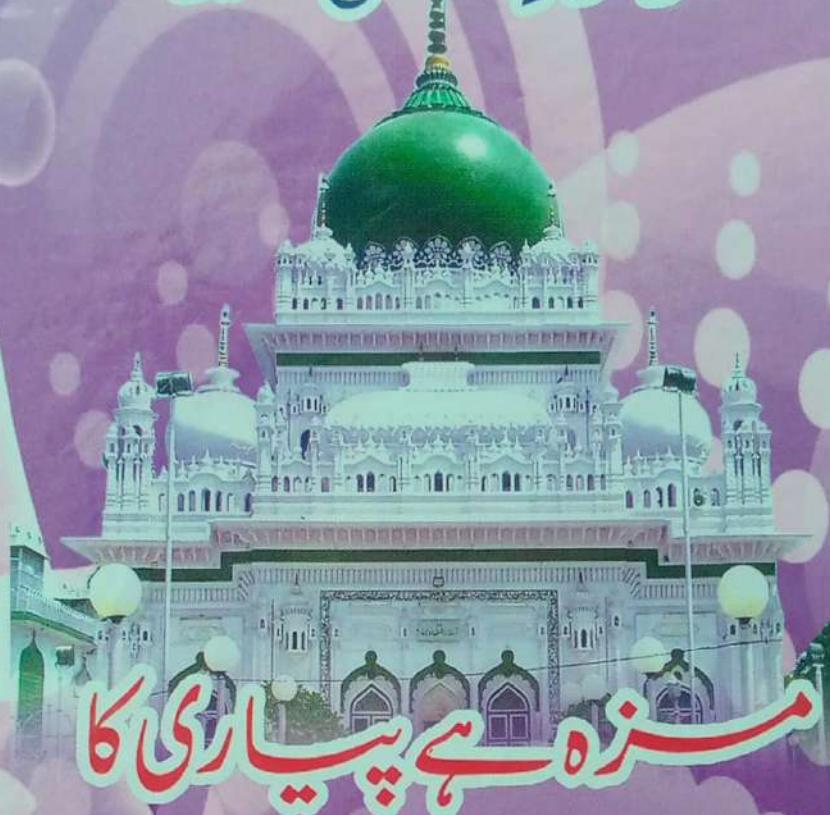


أَلَا إِنَّ أُولَئِكَ اللَّهُ لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
هُوَ الَّذِي أَرَى مُحَمَّدًا



سزہ ہے پیاری کا

وارث الائولیاء
فی

تذکرۃ الفقیر

مؤلفہ

خادم الوارث الکوئین فقیر حضرت خواجہ سید عبیر علی شاہ وارثی چشتی، اجمیری

الله

محمد ﷺ علیه السلام فاطمہ علیہ السلام حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرُدَّاً وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ •

وارث الاولیاء

فی

تذکرۃ الفقراء

تصنیف

خاک نشین ارض مقدس دیوی شریف، ضلع بارہ بنکی (ہند)

فقیر عتبر علی شاہ وارثی قلندری اجمیری عفی عنہ

حسب فرمائش:

برادر طریقت میان عبدالغفار خاں وارثی صاحب، وارثی ہوٹل، گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ:

B-4 ایر پبلک نمبر 70، کوراٹ نمبر 6، وارث محل لانڈھی کولونی کراچی۔

نام کتاب : وارث الاولیاء فی تذکرة افقراء

مصنف : خادم الوارث الکونین حضرت خوجہ سید عنبر علی شاہ وارثی، چشتی، اجمیری

کتابت : محمد ارشد عزیزی، سلیمانی، چشتی

پروف ریڈنگ: محمد احمد جمال وارثی (گلشن وارث)

معاونت پروف ریڈنگ: جناب اکمل علی شاہ وارثی

طبعات: عزیزیہ پر نظرز، کراچی۔

سرورق: جناب غوث مینائی وارثی

اشاعت اول: آفتاب عالم پر لیں 5، ہسپتال روڈ لاہور

اشاعت دوم: وابستگان وارا کین ٹرسٹ خانقاہ حضرت بابا خواجہ سید عنبر علی

شاہ وارثی، چشتی، اجمیری ٹرسٹ رجسٹر ڈ 270

تعداد اشاعت دوم: 500

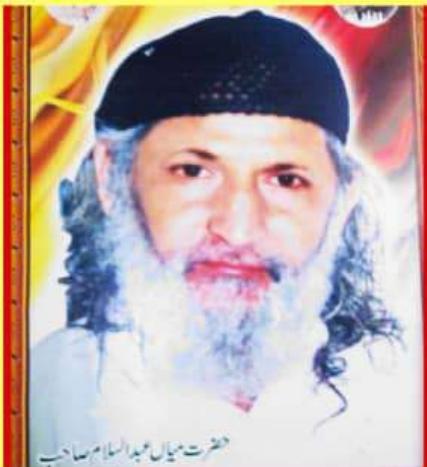
تاریخ اشاعت: 12 ذی قعده 1440ھ، 15 جولائی 2019ء

ہدیہ کتاب: 400 روپے

ملنے کا پتہ: خانقاہ حضرت الحاج بابا خواجہ سید عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیری

پلاٹ نمبر 1-A، خانقاہ عالیہ جامعہ وارثیہ اندر ون میوہ شاہ قبرستان میانوالی

کالونی، کراچی۔



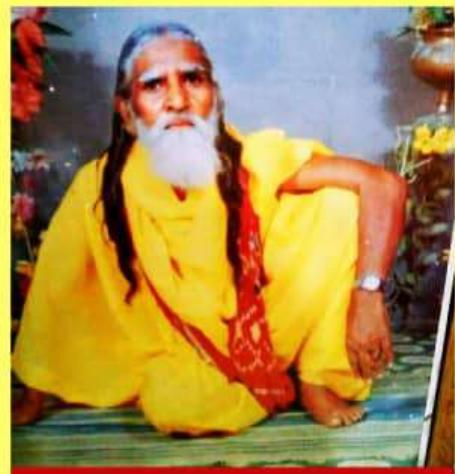
حضرت سید

عبدالسلام

عرف میان بالکا ابو بکر

رحمتہ اللہ علیہ

پاوارٹ حق وارٹ



حضرت خواجہ

سید صبر علی شاہ

وارثی چشتی اجمیری

رحمة اللہ علیہ

فیضان نظر

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ کی ایک بہترین کاؤش

وارثی کتب اب پی ڈی ایف میں آپ سب وارثیوں کے لیے۔

منجانب : رمیز احمد وارثی

جو لوگ سلسلہ کی کتب جو پی ڈی ایف والی پڑھنا چاہتے ہیں
تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

923101157013

هُوَ أَلَّوَارِثُ الْحَقِّيْقَيْم

مزہ ہے پیاری کا

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
خیر النساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

اپنی تصنیف وارث الاولیاء فی تذکرة الفقراء

بخلوص قلب بارگاہ پنجتین پاک علیہم الرضوان

میں نذر گذرا نتا ہوں

شاہان چہ عجب گر بنوازندگدارا

عنبر خدا گواہ کہ ایمان من ہمیست مقصود ما محمد وآل محمد است

فقیر عنبر علی شاہ وارثی

مقیم وارثی ہوٹل، گوجرانوالہ
مورخ یکم صفر المظفر ۱۳۹۰ھ

نذرِ عقیدت

ہم انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ

”وارث الاولیاء فی تذکرة الفقراء“ وارثیہ کی اشاعت دوئم کو
سراج الفقراء نے وارثیہ عاشق وارث عالم پناہ حضرت بابا سید مسٹر
شاہ وارثی کی بارگاہ میں نذر کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ کریم
سرکار کے درجات کو مزید بلندگی عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

سید عبدالماجد صوفی وارثی

وارا کین ٹرست رجسٹر ڈ 270

فترآن کی ہر آیت و سورت دیکھی
اسلام کی تفسیر و حقیقت دیکھی

ایمان پہ جب غور کیا عنبر نے
سرکار دو عالم کی محبت دیکھی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ وَعَلٰی آلِہِ الطٰیبینَ

الظَّاهِرِینَ الْمَعْصُوْمِینَ •

تمام تعریف اس قادر حی القیوم کو سزاوار کہ جس کا تخت عظمت و جلال

ہمیشہ سے آراستہ ہے اور ہمیشہ آراستہ رہے گا۔

جس کی آواز کن سے اٹھارہ ہزار عالم کا وجود ظہور میں آیا اس کی

بارگاہ قدس میں وہ مقبول ہوئے جنہوں نے عمل صالح کئے اور دھنکارے

گئے وہ کہ جو کچھ نہ کئے بغیر سب کچھ حاصل کرنا چاہتے تھے۔

وہی تمام عالم کا رب ہے اور اسی کی بڑائی ہمیشہ رہی اور ہمیشہ رہے

گی۔ کبڑیائی اسی کی شان کوشایاں ہے۔ از عرش تافرش اسی کی ملک ہے اور اسی

کی ملکیت رہیگی۔

اَللّٰهُمَّ لَبِیْکَ لَا شَرِيكَ لَبِیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَنِعْمَتَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِيكَ لَکَ

ذرے ذرے میں تیر انور عیاں ہے یار ب
تو عیاں ہو کے بھی ہر شے میں نہاں ہے یار ب

۷۸۶

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حَسْبِهِ وَجَمَالِهِ

عَرْشِ بَرِّيْسِ بَزِيرِ نَعَالِيْ مُحَمَّدُ اسْتَ

دَسْتِ رَسُولِ دَسْتِ الْهِيْ اسْتَ بَالْقَيْنِ

اَزْ آَنِيْنَهُ قُلْمُمْ تَوْلُو عِيَاشِدَاسْتَ

تَفْسِيرِ مِنْ رَآْنِيْ بَبِيْسِ اَے خَدا پَرِسْتَ

انْوَارِذَاتِ بَرْزُخِ قَرْآنِ زِيرِ لَبِ

ہَرِیْکِ گَدَائِ خَاکِ مَدِيْنَه شَهِ زَماںِ

عَنْبَرِ خَدا گواہ کَ ایمانِ مِنْ ہَمِی سَتَ

مَقْصُودِ ماںِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ سَتَ

اے مظہرِ نورِ خدا بلغ العلیٰ بکمالہ
 مولا علیٰ مشکل کشا کشف الدّجے بجمالہ
 حسنین جان فاطمہ حسنیت جمیع خصالہ
 سید محمد مصطفیٰ صلو علیہ وآلہ

۷۸۶

سرکار عالم پناہ حضور وارث الاولیائی کی سیرت پاک اور مجھ سانا قص
 انسان کجا آفتاب کجادڑے کا ہزارواں حصہ بھی نہیں سرکار عالم پناہ کی ذات
 قدسی صفات ہمارے علم ہمارے فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔

تیری تعریف کیسے کروں میں بیاں میری طاقت ہے کیا میں تو کچھ
 بھی نہیں مہر و ذرہ سے نسبت تو ہوتی کچھ مجھ کو نسبت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
 مجھ سے پہلے میرے بزرگان سلسلہ نے بھی بڑی بڑی ضخیم کتابیں سرکار عالم
 پناہ کی سیرت پر لکھیں لیکن وہ بھی اپنی معذوری ظاہر کرنے پر مجبور ہوئے۔

سب سے پہلے عین الیقین حضرت قبلہ عبدالآدشاہ صاحب تحریر
 دارثی نے تحریر کی اور سرکار کی خدمت اقدس میں یہ کتاب مقبول ہوئی۔
 آپ کے بعد مشکلوۃ حقانیہ مولوی فضل حسین دارثی "اور حیات دارث
 مصنف مرزا محمد ابراہیم بیگ شیدا دارثی نے تحریر کی، جلوہ دارث حکیم صدر
 علی دارثی "بہراچی نے تحریر کی تعارف دارثیہ حضور بیدم شاہ صاحب دارثی
 علیہ الرحمۃ کے ارشاد گرامی کے تحت اس فقیر نے ۱۹۵۲ء میں ظہور قدسی
 حالات دارث کے نام سے ایک مختصر رسالہ لکھا اور قبلہ محترم حیرت شاہ
 صاحب دارثی " نے اس کی طباعت و اشاعت میں مکمل طور پر اپنی ذات
 خاص سے اخراجات برداشت کئے تھے ظہور قدسی کوشائی ہوئے عرصہ ہو گیا
 دوران سفر لاہور میں برادر طریقت میاں عطا اللہ ساگر دارثی نے مجھ سے
 اصرار پر اصرار کیا کہ آپ ایک صحیفہ تحریر کریں جس میں سرکار عالم پناہ حضور
 دارث الاولیاء کے حالات کے ساتھ تذکرۃ الفقراء بھی لکھا جائے جس کی اس
 وقت اہم ضرورت ہے۔ تاکہ یادگار رہے اور آئندہ آنے والوں کے لئے

نشان منزل ثابت ہو۔ لہذا میں نے سرکار وارث الاولیا کے نام پاک کا
سہارا لیکر وعدہ کیا کہ میں انشا اللہ اس خدمت کو بخلوص قلب اخبار
دونگا الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ کتاب آپ کی خدمت میں حاضر ہے میری کم علمی
کو دیکھتے ہوئے اگر کوئی غلطی رپکئی ہو تو از راہِ کرم پتہ ذیل پر اپنے ذرین
اصلاحی مشورہ سے آگاہ فرمادیں مشکور ہونگا طالب دعائے خیر۔

عنبر شاہ وارثی، اجمیری

میاں جیتا لے شاہ وارثی حضرت حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے نونہال
فرزند طریقت خاص خادم محبوب ترین، فقیر ہیں کراچی میں قیام ہے۔

بِاسْمِهِ وَارثُ الْكَرِيمِ

وَلَا يَتَّبِعُونَ

انبیا علیہم السلام کے معاملات انسانی کمالات میں عام لوگوں کی بہ نسبت سب سے مختلف اور امتیازی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

کہ دربار رب العالمین میں یہ نفوس قدسیہ برآ راست مخاطب اور کتاب اللہ و اشارات ہدایت غیبی کے عامل خاص الوہیت کی صحیح بشارات سے سرفراز فرمائے گئے ہیں۔

چمن تکریم و گلستان تعلیم احادیث سے تربیت یافہ ہیں یعنی علوم و معارف انہیں برآ راست مکتب غیبی سے حاصل ہوتے ہیں یہی پاک حضرات نور سے معمور نشہ توحید سے مخمور مجالس عظیم کے سردار اور مدارس تفہیم کے دانشور ہیں۔ احکام الہی کے مخزن اور اسرار والہام کے مورد ہیں۔ عالم مملکوت کے نور سے منور و معمور اور مجذرات کے ظہور سے عالم تکوین میں موید کے کمالات سے موصوف اور لذات حمد ذات و مناجات کے ادراک کے

عاشق اور رب اللہ کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ اور بعض فی اللہ کے معز کہ میں علمبردار ہیں۔ عاجزی کا اقرار کرنے والے ہیں روحشوع میں ثابت قدم اور خوف رجا میں مثل سیما بے قرار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دیدار کے شوق میں فنا ہیں جیسا کہ شبِ نم شورج کی تپش سے فنا ہو جاتی ہے۔

رب العزت کی تعظیم میں نہایت موبد اور راضی برضاۓ الہی۔ یہی اللہ کو ایک ماننے میں پختہ ہیں۔ توکل اور تہائی میں نہایت پاکیزہ یہی نفسانی آلوہ سے مبڑا ہیں۔ اور وسواس شیطان کے دور کرنے میں جری ہیں اور بہادر ہیں۔ طہارت و پاک دامنی ان کی جگلت ہے۔ اللہ عزوجل کی عبادت ان کا شغل مستقل ہے۔ عشق الہی کی آگ ان کے دلوں کو روشن سے روشن تر کئے ہوئے ہے اور ماسوی اللہ کے بالکل ہیچ جانتے ہیں ہر بات کا جواب الا اللہ من اللہ ولا قوۃ الا باللہ العظیم ہے۔

صبر و اسقامت میں ضرب المثل ہیں دشوار یوں کو حل کرنے میں ممتاز

اور مہمات کے سرانجام دینے میں عالی ہمت ہیں عقل و علم کے خزانے، عفو و

حلم کی کانیں ہیں، دوستی و محبت ووفا کے جامے اور پاکدامنی و حیا کے چشمے

ہیں تمام خلقت پر رحیم اور رابطہ تعلقات میں کریم ہیں۔ ہر بیگانے کے

دوست اور ہر گھر کے لئے مثل ہماں ہیں، خدا کی راہ میں بھاگنے والے کے

پیچھے دوڑتے ہیں کہ اس کو راہ پر لا میں بہار سخاوت کے ابر ہیں اور گلستان

جو ان سردی کی بہار ہیں، پیشہ شجاعت کے شیر اور میدان کا رزار کے دلبر

ہیں، راست گو سید چشم، شمن کو دوست بنانے والے ہیں مکارم اخلاق میں

یگانہ آفاق اور طالبان حق کے عاشق و مشتاق ہیں یہ انعامات ربی ہیں۔

هذا من فضل ربی۔

یہی اوصاف ولایت کے نقطہ کا ماحصل ہے۔

جب دنیا میں کفر و ظلمت و بربریت تشدد، جہالت بے خبری کا دور

دورہ ہوتا تو قدرت اپنی رحمت خاص سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے

تجلیات سے منور فرمائی انبیاء علیہ السلام کو مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجتی ہے۔

اور الہامات غیبی سے براہ راست ان پر وحی نازل فرمائی کر ہر موقع اور لحاظ سے مخاطبت کلام سے سرفراز فرماتی رہی۔

بعد خاتم النبوة سرکار دو عالم حضور سید الکوئینین محمد مصطفیٰ احمد محبتبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کاہر ہدایت اولیاً عظام کو ودیعت کیا گیا۔

کہ دنیا میں بے راہ روی اور غفلتِ خداوندی سے مخلوق اپنے آپ کو گمراہ کر لیتی ہے تو حضرت حق ہر دور میں وقتاً فوقتاً ناسیبین رسالت اولیاً عظام کو مبعوث ہدایت، خلق کے لئے مبعوث فرماتے ہیں۔ انہیں کی شان میں ارشاد ہے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونْ

خبردار اس میں شک نہیں کہ اللہ والوں کو کوئی خوف و غم نہیں یہ لوگ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پر ہیز گاری کی۔

یہی اللہ والے حدیث ”الفقر و فخری و الفقر منی“

ترجمہ: فقیری میرا فخر ہے اور فقیری مجھ سے ہے۔ کامظہرا تم ہیں کہ راہ خدا

میں مجاہدات تزکیہ نفس سے محلی ہو کر پہلے خود کو صبر و ضبط تحمل و رضا و تسلیم
، سخاوت و شجاعت، تقریر و تحرید، بخشش و عطا، فکر و تجسس غیبی کا خود کو آئینہ بننا
کر مخلوق خدا کی ہدایت کا علم لیکر میدان عمل میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں
رہروانِ منزلِ عشق اُبھی کو وہ تمام ہدایات بتول امام اول امام المغارق
والغارب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ و جہہ بارگاہ رسالتِ مآب فخر
موجودات مظہر انوارِ ذات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو حاصل
ہوتے ہیں اور وہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔

ارشادِ نبوی حدیث: ان تو مرو علیاً ولا امرا کم فاعلین تجدُ
هادیاً مهدیاً يأخذ بكم الصراط المستقيم
ترجمہ: کیا تم علی کو امیر بناؤ تو مگر میں ایسا نہیں دیکھتا اگر علی کو امیر بناؤ گے تو وہ
تمہارے ساتھ سیدھی را پکڑے گا۔

اس حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے الفاظ میں ارشاد فرمایا
ہے کہ صراطِ مستقیم اگر چاہتے ہو تو علی کی معیت میں علی کی اقتداء کرو تمہاری

دو جہاں کی فلاج بھی اسی میں ہے۔

دوسری جگہ حدیث پاک ہے۔ ”القرآن مع علیٰ مع القرآن“

ترجمہ: قرآن علیٰ کے ساتھ اور علیٰ قرآن کے ساتھ ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ میں تم میں دو بھاری پتھر چھوڑے

جاتا ہوں۔ ایک تو کتاب اللہ اور دوسری میری اہل بیت۔ اور یہ دونوں تم سے جدا نہ ہوں گے حتیٰ کے حوض کو شرپ ملیں گے۔

اس حدیث کی تفسیر امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ ہے کہ آپ

نے قرآن کو نہیں چھوڑا اور قرآن کی عظمت و ناموس رسالت کے لئے جان دیدی۔

ترجمہ: ہم نے ان میں سے امام بنائے جو

ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں جب

انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیتوں پر یقین

کیا۔

آپ کی امامت پر آیت پاک

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدِيُونَ بِأَمْرِنَا

لَهُمَا صَبَرُوا وَكَانُوا إِيمَانِيْزِقِنُونَ

(سورۃ السجدة) ۲۳

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَذْهَبُونَ إِلَيْنَا

رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةُ أَيْضُمْ أَقْرَبُ

(بُنِي اسْرَائِيل)

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَقُوا اللَّهَ

وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (مائدۃ)

ترجمہ: وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور اپنے پور دگار کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ کون انہیں سب سے زیادہ مقرب ہے۔

اے ایمان والوں اللہ سے ڈر و اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

وسیلہ سے مراد وہ شخص ہے جسے قرب الی اللہ حاصل ہو باعتبار منزلت، اقرب الی اللہ اول رسول اللہ بعد ازاں امام ہے جو اس کا نائب ہے۔

جیسا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

احب للناس الى الله يوم القيمة واقربهم مجلس امام عادل۔

ترجمہ: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور مقرب قیامت میں امام عادل ہو گا۔

حدیث: من لم یعرف امامۃ زمانہ فقد مات میتته الجahلیۃ

ترجمہ: جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

آیہ فَكِيفَاذاجئنامنكلامةبشهیدوجئنابکعَلَىهُولاءشہیدا۔

ترجمہ: بس کیا ہو گا جب ہر اک امت سے ایک ایک گواہ لا یا جائے گا اور آپ کو ان پر گواہ بنایا جائے گا۔

اس طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کے مانند مبعوث ایکھم سے نسبت ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ ہے۔

السَّتِّمْ تَعْلِمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ قَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتَ مَوْلَأً فَعَلَّمْ مَوْلَةً

ترجمہ: کیا تم کو معلوم نہیں کہ مؤمنین کے لئے میں انکی جانوں سے بہتر ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں۔ پھر فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں علی ہم بھی اس کا مولا ہے۔

يَوْمَ تَدْعُونَ كُلَّ أَنَاسٍ بِمَا مَهِمْ وَقَفُوهُمْ أَنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ

ترجمہ: جس دن ہم لوگوں کو بلا سئیں گے معداً نکے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر

کے سوال کیا جائے گا۔ بنی اسرائیل

انہم مسئولون عن ولایتہ العلی (الحدیث)

ترجمہ: ان سے حضرت علیؓ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

الغرض ان تمام آیات و احادیث سے یہ ثابت ہے کہ امام نائب

رسول ﷺ ہے جس طرح نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں

مخصوص الخاص علی الخصوص بالتفصیل مقامات ارفع و اعلیٰ سے سرفراز فرمایا

اسی طرح نائب رسول اللہ امام کل المؤمنین کو اپنے خاص الخاص انعامات

و ہی سے سرفراز فرمایا ہے امام بمنزلہ حب نشین رسول اللہ ہے امام

رسول ﷺ کے فرزند سعادتمند کے مانند ہے۔ باقی تمام اکابرین امت

اور بزرگان دین اور خدمت گاروں اور جانشاروں کی طرح ہیں اور

غلاموں کی مانند ہیں۔ بس جس طرح اکابرین سلطنت وارکان مملکت کے

لئے شہزادہ والا قدر کی تعظیم و تکریم فرض ہے اور لازمی ہے۔ اور اس سے

توسل موجب سعادت ہے اسی طرح اس سے مقابلہ کرنا بادشاہ وقت سے

مقابلہ کرنا ہے۔ یہ علامت شقاوت ہے اور اس مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے۔

ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادت دارین کا باعث ہے۔

اور اس کے حضور اپنے علم و فضل کو کچھ سمجھنا دونوں جہاں کی شقاوت ہے اور اس سے بیگانگی رکھنا رسول ﷺ سے بیگانگی ہے اور اس سے بیگانگی گویا رسول ﷺ سے بیگانگی ہے اور رسول ﷺ سے بیگانگی حق جل جلالہ سے بیگانگی ہے۔

خصوصاً اس وقت جب نیابت رسول ﷺ بھی اسے رب العزت عزہ جل کی جانب سے تفویض ہو چکی ہے۔

اللهم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بقدر حسنہ و جمالہ۔

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اولی الامر منکم

هوالله الوارث الحق المبين

الصلوة والسلام على نور الاولين والآخرين

شگفتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے کسی میں رنگ علیٰ ہے کسی میں بوئے رسول
واہ اس نامہ کی خوش عنوانیاں
ابتدا ہو جس کی ان کے نام سے بیدم دارثی

حضور قدس سر کار عالم پناہ وارث الاولیاء نور اللہ مزیحہ کے اسم مقدس

”وارث“ ہی سے آپ کی عظمت و بزرگی اور ارفع شان عیان اور نمایاں

ہے کہ آپ اس نور ازیٰ وابدی سرور کائنات فخر موجودات کل سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی دراثت اور مرتضوی ولایت کے حقدار نورانیت فاطمہ و رضا و
تسلیم حسنی و حسینی کے واحد وارث ہیں۔

چرخ رشد و ہدایت کے درخشان ماہتاب ہونے کے ساتھ ساتھ صفات

منظمه اصحابہ مکرمین اخلاق ائمہ مطہرین کے مظہر اول ہیں آپ تمام اولیاء

عظمام میں اسی طرح ممتاز و ممیز ہیں جیسے سرور کائنات فخر موجودات مرکز

انوار و تجلیات حق طاہر و مطہر طیب و اکمل الانبیاء خاتم المرسلین و خاتم نبوت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخر میں آنے کے

با وجود سب سے افضل و مقرب و محترم بارگاہ احادیث ہیں۔

سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء بھی اس دور کفر و ضلالت میں آفتاب

ہدایت بنکرافق عالم پر جلوہ فرمائے اور کائنات کے ذرے ذرے کو

حقیقت آشنا کر دیا۔ یہ سب کچھ نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو خاص اور

صلب مولائے کائنات سیدنا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور افضل

الانسان الاولین والآخرین سیدہ خاتون جنت صلوات اللہ علیہا کاظھور ہے جیسا

کہ آپ کے خاندانی شجرہ مقدس سے عیاں ہے۔

وارث الاولیاء کا شجرہ نسب

- ۱- حضرت سرکار سیدنا و مرشدنا حاجی الحرمین شریفین امام الاولیاء سرکار عالم پناہ (دیوہ شریف) سیدنا و ارث علی شاہ وارث ارث الاولیاء نور اللہ صریحہ دیوہ شریف۔
- ۲- ابن سرکار سیدنا و مرشدنا حکیم قربان علی شاہ صاحب چشتی نظامی
- ۳- ابن سرکار سیدنا سلامت علی شاہ
- ۴- ابن سرکار سیدنا کرم اللہ
- ۵- ابن سرکار سیدنا میرال سید احمد شاہ
- ۶- ابن سرکار سیدنا عبد الواحد شاہ
- ۷- ابن سرکار سیدنا عمر نور
- ۸- ابن سرکار سیدنا زین العابدین
- ۹- ابن سرکار سیدنا عمر شاہ
- ۱۰- ابن سرکار سیدنا عبد الواحد شاہ
- ۱۱- ابن سرکار سیدنا عبد الاد شاہ
- ۱۲- ابن سرکار سیدنا علاء الدین علی بزرگ
- ۱۳- ابن سرکار سیدنا عز الدین شاہ
- ۱۴- ابن سرکار سیدنا اشرف ابی طالب شاہ
- ۱۵- ابن سرکار سیدنا محروم شاہ
- ۱۶- ابن سرکار سیدنا ابو القاسم شاہ
- ۱۷- ابن سرکار سیدنا عسکری شاہ
- ۱۸- ابن سرکار سیدنا ابو محمد شاہ

۱۹۔ ابن سرکار سیدنا سید محمد جعفر شاہ[ؒ] ۲۰۔ ابن سرکار سیدنا محمد مہدی شاہ[ؒ]

۲۱۔ ابن سرکار سیدنا امام علی رضا[ؒ] ۲۲۔ ابن سرکار سیدنا قاسم حمزہ[ؒ]

۲۳۔ ابن سرکار سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ابن سرکار سیدنا امام جعفر
صادق علیہ السلام ابن سرکار سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام ابن سرکار سیدنا سید
الساجدین امام المؤمنین امام زین العابدین علیہ السلام ابن سرکار سید الشہداء[ؒ]
شہنشاہ تسلیم و رضا حجۃ السلام سید امام حسین علیہ السلام ابن سید السادات امام
المغارب والمشارق امام الاجمعین نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امیر
المؤمنین علی کرم اللہ وجہه الکریم زوج سیدۃ النساء فضل النساء الاولین
والآخرین سیدہ فاطمہ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا بنت سید العالمین تاجدار دو
جهاں وارث کنوں مکاں صاحب مندشین ھل اتی افضل الانبیاء سیدنا و
مولانا خاتم النبین سرکار دو عالم احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سر اپائے وارث الاولیاء

حضور سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کی خاندانی عظمت سرکار کے شجرہ

اقدس سے ظاہر ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کے پاک صلب
پر آیت تطہیر قرآن پاک میں شاہد ہے آپ کی سوانح حیات لکھنا احاطہ تحریر
سے باہر اور حلقہ تقریر سے بالاتر ہے نہ الفاظوں میں ادا ہو سکتی ہے نہ ضبط
تحریر میں آسکتی ہے یا اگر آپ کی زندگی دیکھنا چاہو تو کسی قلندر کے جذبہ
بیدار میں دیکھو یا پھر کچھ جھلکیاں کلام بیدم میں نظر آئیں گی۔

کل ذات قدسی صفات نے کوئی دیکھ سکا نہ بیاں کر سکا البتہ جستہ جستہ
پہلوا پنے اپنے ظرف کے مطابق کن انکھیوں سے جس نے بھی دیکھا وہ بھی
پورے طور پر وضاحت نہ کر سکا۔

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتا ب نہیں
وہ آدمی ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

موئے مبارک ریشم سے زیادہ زرم سورج کی کرنوں سے زیادہ چمکدار بجلیوں

کے مانند روشن ۔

نہ تہہا معنربی باشد گرفتار سر زلفش

کہ زلف اُو بہر موئے گرفتارِ دگر دارد

جبین پاک سے نورِ ہدایت مثل خور شید در خشاں جس کی نظر پڑی اس کے جسم
سے کثافت کافور ہو گئی اور قلب منور ہو گیا آفتاب آمد دلیل آفتاب کے
مصدق چشم مبارک من توحید کے چھلکتے ساغر ۔

یکے چشم سیاہ داری دگر سرمہ بروں کر دی

آہا ظالم حپہ ہا کر دی بلا اندر بلا کر دی

صد حسرت صوفی بحسرابات گروہ کرد

آل نرگس محمور بلائے کہ تو داری

رخسار مبارک آفتاب و ماهتاب کی مانند

پری پیکر نگارِ سروفتہ لالہ رخادر

سراپا آفت دل بودشب حبائے کمن بوم

لب ہائے مبارک گلاب کی دو پنکھڑیاں اگر جنبش ہو تو کائنات ساکت

خاموش رہیں تو عشق کی جان پر بن آئے، مسکرائیں تو پھول جھٹریں کلیاں
 سامنے ہوں تو شرم جائیں، کلام کریں تو تفسیر آیاتِ من آیات اللہ، ریش
 مبارک سبحان اللہ جیسے حل پر قرآن پاک جلوہ بار ہو صدر مبارک مرکز
 امانتِ انوار تو حیدر بی تو دستِ سخا کا یہ عالم ہر اپنا بیگانہ طلب سے زیادہ
 دامنِ مقصود بھر لے قدِ مبارک کا یہ کرشمہ کہ ہزار ہا انسانوں میں سب سے
 نمایاں نظر آئیں۔ عاشقوں کے جھرمٹ میں سب کے دل کی بات کے
 لئے ایک جملہ ہی باعثِ تسلی و تشفی ہو دادو ہش کی یہ شان کہ کبھی صحیح کے لئے
 کچھ نہ رکھا ادھر آیا ادھر تقسیم فرمایا بے نیازی کی نرالی شان کے کبھی روپیہ
 پسیے کو ہاتھ سے چھونا تو درکنار اپنے پاس آنے والوں کو دولت لانے کی
 اجازت نہیں دی اپنے آبا و اجداد کی پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی جائداد کے
 کاغذات تالاب برداشت کرنے اور لوٹ کر جا گیر کی طرف توجہ تو کجا کبھی خیال
 بھی نے گزرا۔

پائے مبارک کی لطافت کا یہ عالم گرد کبھی چھونے نہ پائی اکثر لوگوں
 نے چھٹر کا دکیا اور دارت الاولیٰ تشریف لائے تو سفید چاندنی پر دھبہ تک

نہیں آیا۔

بغزہ سحر نگاہ جادو بطرہ افسوس بقدقیامت

بخطہ نقشہ بے زلف سنبل پچشم زگس برخ گلستان

کشش و جاذبیت کا یہ عالم کہ ہر قوم و ملت کے افراد آئے ہر سلسلہ کے
طالبین آئے حاضر خدمت ہوئے تو سب کچھ بھول کر مزہ ہے پیاری کا حق
دارث حق و ارث کے نعرے لگانے لگے تو حید پرستی کا یہ عالم کہ کبھی غیر حق کہا
• نہ غیر حق دیکھانہ غیر حق سنا۔ فرمایا اگر طلب صادق ہے تو ذرے میں جبیب
کی دید ہو سکتی ہے۔

اے خم زلف تو غارت گرائیا نے چند

ظاہرا ز حسن تو صد کفر مسلمانے چند

یوسف آں نیست کہ گویند مہ کن عان سست

یوسف این سست کہ برہم زدہ کن عان چند

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى

وارثنا علیہ السلام

وارث الاولیاء کے خاندانی فضائل

خالق خدا جو فطرۃ نسیان اور بھول سے مرکب چلی آتی ہے اس کی دستگیری اور رہنمائی کے لئے ذات احادیث ایسے عالی مرتبت نفوس قدسیہ مطہر و مقدس رہبر ان راہ ہدیت کو وقتاً فوقتاً اہل دنیا کے لئے ظلِ رحمت بنا کر مبعوث فرماتی رہی جیسا کہ امام الاولیاء خاتم الفقراء سرکار وارث پاک اعلیٰ مقامہ خامس آل عباد، سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی چھبیسویں پشت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل پاک میں نیشاپور کے سادات والفضائل والبرکات میں بہزار جاہ و جلال نزول اجلال فرمایا۔ چنانچہ قصبه دیوبند شریف کے ممتاز و مقتدر حضرات کو حضور وارث پاک کے نسبی اعزاز و خاندانی فضیلت کا پورا پورا اعتراف ہے۔ جملہ مؤلفین سیرت وارثیہ کا اتفاق بھی اسی امر پر ہے کہ آپ کے آباء اجداد نیشاپور کے ذی شرف سادات تھے۔ حضرت سید اشرف ابی طالبؓ مع اہل و عیال ہندوستان تشریف لائے تھے۔

جیسا کہ حضرت سید نامی الدین رین رسول پوری علیہ الرحمۃ جو اسی

خاندان کے نامور صاحب علم و فضل اہل کرامات بزرگ حضرت مخدوم سید

علاوہ الدین اعلیٰ بزرگ کی چوتھی پشت میں ہیں اپنی تصنیف سیر السادات نسخہ

قلمی فارسی مکتوب ۱۴۰۲ھ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہلاکو خان نے جن کو بنی

فاطمہ سے دلی بغض و عناد تھا جب بغداد پر ۷۵۰ھ میں حملہ کیا تو محتشم باللہ کی

حکومت کا خاتمه ہو گیا۔ قرب وجوار کے تمام قصبات آبادیات کو تباہ و بر باد

کرنے لگا۔ تو حضور وارث پاک کے مورث اعلیٰ حضرت سید اشرف ابی

طالب علیہ الرحمۃ نے جو اپنے دور کے جلیل القدر عالم و فاضل اپنے ہمعصر

علماء میں ذوی الاحترام و مشائخین وقت کے سردار امام تھے۔ مع اہل و عیال

نیشاپور سے ہندوستان میں ہجرت فرمائی۔ اور قصبه کنشور ضلع بارہ بنکی میں

آبادی سے باہر قیام فرمایا۔ اور بعد میں وہیں مکان تعمیر کر لیا۔ وہ مقام اب

رسول پور کے نام سے مشہور ہے اور اس کا صدر دروازہ اب تک بھی موجود

ہے۔ جس کو علاوہ الدین اعلیٰ بزرگ کا پھاٹک کہتے ہیں۔ سید اشرف ابی

طالب کے پوتے علاوہ الدین اعلیٰ بزرگ ہیں جن کا حضرت مخدوم

نصیر الدین ”روشن چراغ“، دہلوی کے جلیل القدر خلفاء میں شمار ہے۔

علی ہذا نجوم السما صفحہ ۳۲۰ پر سید اشرف ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کی

تشریف آوری کا واقعہ "مرأۃ الاسرار" سے نقل کیا ہے جو مستند کتاب ہے کہ

صاحب مرأۃ الاسرار سید اشرف الدین ابی طالب دار حادثہ ہلاکو خان ملک

خراسان سے ہندوستان پہنچے۔ دیگر تاریخ میں یہ بھی تحریر ہے کہ سید اشرف

الدین ابی طالب بکمال صوری و معنوی قصبه کنثور میں مقیم ہوئے بعد میں

ان کے صاحبزادے سید عز الدین اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام جانشین

ہوئے۔ ان کے صاحبزادے سید علاء الدین قصبه کنثور میں پیدا ہوئے

- بعد سن بلوغ علوم انواع صوری و معنوی حاصل فرمائے۔

بہرحال یہ امر مسلمہ ہے کہ حضور سرکار وارث پاک کے جد امجد سید

اشرف الدین ابی طالب نیشاپور سے تشریف لائے اور قصبه کنثور ضلع بارہ

بنکی میں آباد ہوئے۔ صحیح النسب سادات کاظمی تھے۔ دور سیادت میں اپنی

اس خاندانی عظمت و شان کو بکمال احتیاط ہمیشہ محفوظ رکھا۔

سرکار وارث پاک الله علیہ السلام کا ارشاد

علی ہذا سرکار وارث پاک نے بھی اپنے خاندان معلیٰ کی امتیازی

خصوصیات اور شان ارفع کا ذکر مختصر الفاظ میں متواتر یوں فرمایا کہ ہمارے اجداد نیشاپور کے رہنے والے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے اجداد نے غیر کفو میں شادی نہیں کی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے محلہ سید و اڑے میں ایک سید بظاہر نہ مزاج تھے لوگوں نے امتحاناً اُن کے دامن پر آگ روکھدی تو اُن کا دامن نہ جلا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہمارے خاندان کی بیبیاں نذر حضرت ام المؤمنین سیدہ فاطمہؑ کی سینک کھانے جب آتی تھیں تو پہلے اُن کو چونا کھلایا جاتا تھا۔ اگر چونے کا اثر زبان پر نہ ہوا تب ان کو سینک کھلاتے تھے۔

یہ خاندانی فضائل بلحاظ قلت وقت و قرطاس مختصرًا نقل کرتا ہوں حالانکہ حضور وارث پاکؒ کے خاندانی فضائل کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ حضور وارث پاکؒ کے اجداد و امجاد نیشاپور کے صحیح النسب سادات تھے باوجود ذمہ کی انقلابی کرد یا مایوں کے۔

کبھی اس خاندان کے افراد نے غیر کفو میں نکاح کرنا یا رشتہ مناکحت کو گوار نہیں فرمایا۔ اور دائمًا اپنے خاندان کی عظمت و شان سیادت کو محفوظ رکھا۔

قصبہ کشور کے قیام اور اس دور کے چار سو سال بعد سید عبدالاحد نے کسی

وجہ خاص کے پیش نظر تھوڑی سی ترمیم فرمائی (صاحب ضمیمه سیر السادات)

نگارش فرماتے ہیں کہ سید اشرف الدین البوصی طالبؒ کی آٹھویں پشت میں

سید عبدالاحدؒ ۱۲۱۰ھ میں قیام کا ارادہ فرمایا کہ کشور سے دیوبند شریف تشریف

لائے۔ اہمیان دیوبند شریف نے آپ کا پر خلوص استقبال کیا اور انہیں

عقیدت سے حضور سرکار عبدالاحد شاہ علیہ الرحمۃ کے کمالات باطنی

سے استفادہ کیا۔ اور فیضان عام کہ جن کی دھوم اطراف واکنان میں

تھی۔ آپ عالم علوم شریعت اور شناور بحیر حقیقت واقفِ رموز طریقت تھے

۔ بزرگ باکمال تھے۔ آپ کی ذات سقوطہ صفات سے درس و تدریس کے

ساتھ ساتھ رشد و ہدایت کا فیض عام بھی جاری تھا۔

۱۲۱۰ھ میں سید احمد علیہ الرحمۃ دیوبند شریف میں پیدا ہوئے اور ان کے

صاحبزادے سے سید کرم اللہ تھے۔ اور آپ کے تین صاحبزادے عالیٰ قدر

تھے۔ ۱۔ سید سلامت علی ۲۔ سید بشارت علی ۳۔ سید شیر علی رحمۃ اللہ

علیہما جمعیں!

آپ، اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نسب

سید سلامت علی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام سید خرم علی جن کی اولاد بریلی میں ہے اور دوسرے صاحبزادے حضرت سید قربان علی شاہ اعلیٰ مقامہ پدر بزرگوار حضور وارث پاک قدس سرہ، حضرت سرکار سیدنا قربان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقد نکاح حقیقی چچا سید شیر علی علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی بی بی سکینہ عرف چاند بی بی صاحبہ سے ہوا۔ جس بی بی کو اللہ نے یہ شرف بخشنا کے وہ حضور قبلہ کو نہیں وارث پاک کی والدہ ہوئیں۔

هذا منِ فضلِ ربِّي روحانی بشارت پاک

سرکار وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ مقامہ کی پیدائش سے پہلے بہت سے اکابرین اولیاء اللہ نے حضور انور کی آمد کی پیشگوئیاں اپنی روحانی طاقت اور کشف باطنی سے کئی صدی قبل فرمائیں۔ جس میں قابل ذکر حضرت سرکار سیدنا عبدالرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ نجات اللہ علیہ الرحمۃ کے کشفی ارشادات مشکوٰۃ حقانیہ میں بالتفصیل نقل ہیں کہ

میری پانچویں پشت میں ایک عشق کا آفتاب پیدا ہوگا۔ جس کی روشنی میں ابھی سے تمام عالم میں پاتا ہوں۔ مصنف حیات وارث شیدا میاں وارثی "ضمیمه سیر السادات قلمی" سے اس واقعہ کو اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں۔ جو اپنی شان کا عجیب واقعہ ہے۔ کہ حضور وارث پاک^ر کے جداً مجدد حضرت میرال سید احمد علی علیہ الرحمۃ جو بہت کامل و اکمل اکابرین وقت میں تھے جن کا سن ولادت را ۱۲۱۴ھ ہے۔ ایک روز اپنے دولت کدہ کے پاس تالاب کے کنارے یاران طریقت سے کرم سخن تھے کہ ایک صاحب باطن درویش نے قریب سے آ کر آپ سے کہا۔

استلام مخلیک و علی ولدک الذی . ترجمہ: سلام ہو آپ پر اور اس صاحبزادے پر
جو آپ کی پشت میں ہے۔ اللہ بزرگ و برتر
نے آپ کی پیشانی کو اس کے نور سے منور کیا
نور سیما کم بنورہ والشرق الارض یظہورا
قطوبی لکم یا سیدی کیا آپ کو قطبی کی بشارت ہے۔

میرال سید احمد فرمود۔ آرے می پننم شیم مشکل بارش در چمنستان عالم منتشر و ضیا

حسن و جمالش چوں مہرتاباں و نشر۔

جواب میں میرال سید احمد صاحبؒ نے فرمایا کہ ہاں میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی معطر ہوا نئیں چمنستان عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اور اس کے حسن و جمال کی خوبی مہرتاباں کی طرح چمک رہی ہے۔

حضرت میرال سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر حضرات نے سوال کیا کہ آنے والے نے کس آنے والے فرزند ارجمند کی بشارت آپؒ کو دی آپؒ نے اُس کی تصدیق فرمائی۔ تب حضرت میرال سید احمدؒ نے مکر ر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک صاحب کرامت فرزند پانچویں پشت میں عطا فرمائیگا کہ جس کے اسم اقدس کے اعداد ان دو جملوں سے مساوی نکلیں گے۔

نور دیدہ میرال سید احمدؒ وجگر بند میرال سید احمدؒ

۷۰۷

۷۰۷

حضور وارث پاکؒ کے نام اقدس کے اعداد بحساب ابجد ۷۰۷ ہوتے ہیں۔ جس میں سے حضرت کی اس روحانی بشارت عظیمی کی تفسیر حضور کی آمد

خاص ہے۔

زمانہ مخصوص میت

حضور وارث پاک کا زمانہ بچپن بھی اپنے انداز میں عجیب ہے۔ آپ پیدا

ہوتے ہی شان و فقر و رضا کا مظہر ا تم ہوئے ابھی آپ شیرخوار ہی تھے۔ آپ

کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپ نے عہد طفولیت میں، ہی ماہ رمضان

المبارک میں ہمیشہ سحری کے وقت سے افطار کے وقت تک کبھی دودھ نوش

نہیں کیا۔ اور شان حیا کا یہ عالم تھا کہ کبھی سر کار اتفاقاً اگر برہنہ ہو گئے تو فوراً

بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی۔ شب کا زیادہ حصہ بیداری میں گزرتا تھا۔ آپ

کی والدہ فرماتی ہیں کہ آپ نے بھوک و پیاس کا کبھی رو دھو کر اٹھا رہ نہیں کیا

۔ جیسا کہ عام بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ جب حضور کی والدہ دودھ خود بخود

آپ کے لب ہائے مبارک میں دیتیں تو آپ نوش فرماتے تھے۔

چنانچہ مستند اور موقر افراد سے سنا کہ شیرخواری میں حضور کی یہ شان

خصوصی تھی کہ اوقات مسعيئہ کے علاوہ کسی اور وقت حضور شیر نوشی کی طرف

رغبت نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی عام بچوں کی طرح گھبرا تے ہوئے جلدی

جلدی آپ شیر مادر نوش فرماتے تھے بلکہ بہت اطمینان کے ساتھ انتہائی صبر و

سکون سے پیا کرتے تھے۔ جب آپ کا سن شریف تین سال کا ہوا تو والدہ مکرمہ نے بھی داغ مفارقت دے دیا اور وصال فرمائیں۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجُونَ •

اس حادثہ جانکاہ کے بعد حضور کی جدہ ماجدہ مکرمہ سیدہ حیات النسائی بیوی اپنے پوتے کی کفیل ہوئیں یعنی حضور وارث پاکؒ عہد طفویلت ہی میں سیرت نبوی کی تفسیر مکمل ہو گئے۔ اور سنت نبی کی تجدید ذات صمدیت کی طرف سے ادا کی گئی۔

حضور وارث پاکؒ کے عہد طفیلی ہی میں ایسے ایسے واقعات رونما ہوئے جسے دیکھ کر لوگ حیران ہوتے تھے یعنی حضور وارث الاولیاءؒ کی ولایت کاملہ یقینی طور پر زمانے کے اندر پھیل گئی۔ لوگوں کے دلوں میں روشنی ہو گئی۔ قصبه کے بزرگ حضور کے خرقہ عادات طفیلی ہی دیکھ کر یہ کہتے تھے کہ یہ نونہال کسی دن جلیل القدر بزرگ ہو گا اور سرچشمہ فیض کا ساقی ہو گا۔

اسی طرح سے قصبه کی عام مستورات اپنے اپنے گھروں میں ذکر کرتیں کہ ایسے خصائص کا بچہ نہ آج تک دیکھا ہے نہ سنا۔ چنانچہ مستند اور موقر افراد

سے سن کہ شیرخواری میں میں حضور کی یہ شان خصوصی تھی کہ اوقات معینہ کے
علاوہ کسی اور وقت حضور شیرنوشی کی طرف رغبت نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی
عام بچوں کی طرح گھبرا تے ہوئے جلدی جلدی شیر مادر نوش فرماتے بلکہ
بہت اطمینان کے ساتھ انہی صبر و سکون سے پیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی
طرح بول و بر از کی یہ کیفیت تھی کہ ضرورت کے وقت ایسی جگر گدا ز آواز سے
اشارہ فرماتے کے دایہ خبردار ہو جاتی تھی اور بہت احتیاط سے رفع حاجت
کرتیں۔ آپ کا بسترہ اور لباس اطہر ہمیشہ پاک و صاف رہا اسی طرح بوقت
رفع حاجت چہرہ اقدس پر کیفیت حجاب طاری ہوتی تھی آپ اُس حالت میں
اپنا سر مبارک جھکا لیتے تھے۔

عالم خواب

آپ کے سونے کا عالم بھی قابل تعجب تھا یعنی اول تو آپ بہت کم سوتے
تھے اور سونے یہ کیفیت تھی کہ تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور پھر
آنکھیں کھول دیں غفلت یا مدد ہو شی کی نیند کبھی آپ نہیں سوئے۔ جب کبھی
آپ آنکھیں کھولتے تو چشم مبارک پرنہ خمار ہوتا اور نہ ہی تکان نہ ہی عام

بچوں کی طرح میل کچیل۔ نہ ہی چہرہ اقدس پر ادائی طاری ہوتی، بلکہ چہرہ
مثل آفتاب روشن اور منور ہوتا تھا۔

دیگر آپ عام بچوں کی طرح روتے بھی نہیں تھے بلکہ پُرسکوت خاموشی میں صرف چہرہ مقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ انکھوں سے ایک انتظاری کیفیت نمایاں ہوتی تھی جب تک آپ کی یہ حالت رہتی۔ دیکھنے والوں پر رعب حضوری ایسا ہوتا کہ اپنی جانب حضور کو متوجہ نہ کر سکتے تھے۔ رات میں اکثر آپ چاند اور ستاروں کو ٹکٹکی باندھ کر ایسا دیکھتے کہ محو ہو جاتے تھے۔ کبھی کبھی آپ مسکراہٹ بھی فرماتے تھے۔ ان جملہ مشاہداتِ عینی اور انوارِ عالم یزدی سے ہر معمر و بچہ و خواتین محلہ آپ کا احترام عہدِ طفلی ہی میں کرنے لگے۔

بالائے سر ش ز ہو شمندی

بالائے سر ش ز ہو شمندی

نماز کی پابندی سلسلہ وارشیہ کے ہر فرد پر فرض ہے۔

حق

قصیدہ

از جناب فروغ شاہجهہ انپوری

اولاد ہے یہ خاص شہ مشرفتین کی!
 چھبیسویں ہے پشت جناب حسین کی
 پُتلی یہی ہے فاطمہ کے نورِ عین کی
 مہرِ نگیں ہے فاتح بدر و حسین کی

یہ جو ہر و خلاصہ ہے دونوں جہان کا
 بندہ نظر پڑا ہے خدائی کی شان کا

ہے تو ہی وارثِ علیٰ و وارث[ؑ] نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ
 دل ہے تیرا خزینہ اسرار معنوی
 تیرے بدن پٹھیک قبا فتر کی ہوئی
 عادت کی ابتداء ہی سے ترک لباس کی

دستار و پائچا مہ نہ زیب بدن کیا
 احرام کو پسند پئے ستر تن کیا

لڑکا یہی ہے شاہ شہید اں کا با خلف
 پُر نور سلک شاہ نجف " کا در نجف
 درج رسول کا ہے یہی گوہر صدف
 اللہ نے دیا ہے ہر ایک بات کا شرف
 سید بھی ہے فقیر بھی ہے اور ولی بھی ہے
 ہر طرح حاشیں نبیؐ وعلیؐ بھی ہے
 قوم ایسی لا جواب کہ دنیا میں آفتا ب
 دنیا میں آفتا ب تو عقی میں ماہتاب
 عقی میں ماہتاب تو کوثر پہ جوش آب
 کوثر پہ جوش آب سے پھر ساقی شراب
 ساقی شراب کوثر تو نیم کا یہ ہے
 وارث علیؐ واحمد بے میم کا یہ ہے
 چہرہ سے جلوہ گر ہے سراسر خدا کا نور
 ظاہر ہے لب سے قدرت اللہ کا ظہور
 رخ سے عیاں ہے صاف تخلیٰ برق طور
 ایسا پری جمال کہ قربان جس پہ خور

بھر پیا حق کا یہ ذریتیں ہے
جاری اسی کا خلق میں فسیض عیم ہے

تعلیم ظاہر

حضرور انور تجلیات عشق الہی سے قرآن ناطق تو تھے مگر تاہم جب
آپ کا سن شریف اس قابل ہوا کہ بظاہر بھی نظام تعلیم قائم ہو سکے تو آپ کی
دادی صاحبہ نے جو اس وقت جناب والا کی کفیل پرورش تھیں یہ تجویز فرمایا
کہ اپنے پیر و مرشد قبلہ حضرت امیر علی شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ
ولایت محمد عبد المنعم قادری کنز المعرفت علیہ الرحمۃ سے قرآن پاک پڑھوایا
جائے تاکہ مبارک و مسعود ہو۔

حضرت شاہ فضل حسین صاحب دارثی زیب سجادہ حضرت شاہ ولایت
محمد عبد المنعم قادری کنز المعرفت فرماتے تھے کہ آپ کی جدہ مکرمہ نے با
قتضاۓ خلوص و عقیدت اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا تو چچا صاحب نے ان کی یہ
خواہش بخوبی قبول فرمائی اور وہ اس لئے کہ چچا صاحب قبلہ کو خاص طور پر
حضرور قبلہ عالم وارث پاک سے محبت تھی اور اکثر آپ فرماتے تھے یہ

صاحبزادے خلق خدا کے بہت بڑے پیشوں ہو گے۔ اور تمام عالم میں ان کے نام کا ڈنکابجے گا۔ حضور پاک نے کلام پڑھنا شروع کیا روزانہ آپ اس انوکھی اور زرالی شان سے تشریف لاتے کہ بڑی تقطیع کا کلام پاک ضخیم چند جزدانوں میں گردانا ہوا سر پر رکھے ہوئے تشریف فرمایا ہوتے۔ دونوں ہاتھوں سے کلام پاک کو پکڑے رہتے اور قریب آ کر متبعسِمِ لبوں سے سلام کرتے تھے۔ اور یہ دیکھ کر وہ فرماتے مٹھن میاں اتنا بڑا قرآن شریف کیوں لاتے ہو لیکن آپ مسکرا کر خاموش رہتے تھے۔

سبق پڑھ کر جب آپ گھر واپس آتے تو سبق کو بھی کبھی دوبارہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور گوشۂ تہائی میں بیٹھ کر کسی گھرے خیال میں مستغرق رہتے تھے آپ اپنی ازلی ذہانت سے دوسال میں حافظ قرآن ہو گئے۔ بعض ابتدائی کتابیں بھی نظرے گزریں۔

آپ کی دادی صاحبۂ کاخیال تھا کہ میرے یتیم پوتے کو تکمیل تعییم وسیع پیکانے پر ہو جائے۔ اس لحاظ سے مخدومہ مدد و مدد نے آپ کو ہمیشہ قابل معلمین کے سپرد فرمایا۔ جیسا کہ مشکوٰۃ حقانیہ نے بعض معلمین کے اسماء

گرامی مفصل لکھے ہیں۔ لیکن معتبر و مستند قول یہ ہے۔ کہ مولوی امام عسلی
 صاحب علیہ الرحمۃ ساکن قصبه سرکھ ضلع بارہ بینکی نے جن کاشمار اس دربار
 مقدس کے ابرار لوگوں میں ہے۔ حضور وارث پاک^ر کو ابتدائی تعلیم میں
 کتب درسیہ کی تعلیم دی۔ آپ بہت شفقت اور محبت سے حضور کو پڑھاتے
 اور جب مزاج گرامی کا رجحان موزوں نہ پاتے تو فرماتے کہ مٹھن میاں
 آپ اب کھیلنے۔ کیونکہ علاوہ دیگر مستند روایات کے خود حضور وارث پاک^ر
 نے بسا اوقات فرمایا کہ مولوی امام علی صاحب^ر نے ہم کو اس طرح پڑھایا کہ
 ہم پڑھتے تھے تو پڑھاتے تھے۔ جو ہماری طبیعت گھبراتی تو مولوی
 صاحب فرماتے جاؤ کھیلو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مولوی امام صاحب^ر نے ہمیں
 یار بنالیا۔ کبھی وہ ہمارے واسطے پتنگ بناتے تھے کبھی شاہان سلف کے
 واقعات سناتے تھے اور وہ بھی اس زاویہ نگاہ سے کہ ہمارا دل بہلے نیز یہ بھی
 ارشاد فرمایا کہ مولوی امام علی صاحب^ر خود بزرگ تھے لیکن ہمارا ادب کرتے
 تھے اور جب ہم کھلتے تو وہ بغور دیکھتے۔ ہم ان سے کہتے تھے کہ مولوی
 صاحب آپ تو ہمارے استاد ہیں یہ تعلیم کیسی ہے وہ بجواب کہتے کہ

صاحزادے میں تو صرف ظاہری علم کا مولوی ہوں اور آپ ما شا اللہ خلق۔ خدا کو باطنی علم کا سبق دو گے۔ مولوی امام صاحبؒ کا بحیثیت بزرگ اور استاد ہونے کے ایک نو خیز شاگرد کی تعظیم و احترام کا خاص سبب یہ ہتا کہ مولانا بذات خود باطن شناس اور اہل اللہ تھے۔ یا یوں سمجھنے کہ من جانب اللہ یہ القا تھا۔ بہر حال دوم حضور وارث پاکؒ کے عادات و واقعات کچھ ایسے دیکھئے تھے کہ مولوی صاحب نے اکثر آپ کی دادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ کے صاحزادے کو مکتبِ عشق میں اللہ تعالیٰ نے وہید طولی مرحمت فرمایا ہے جو کہ بن پڑھے پڑھتا ہے ایسی صورت میں انہیں ظاہری علم کی تحصیل کی چند اس ضرورت نہیں ہے وہ وقت آئیگا کہ دوسروں کو سبق پڑھائیں گے۔ جس کے سمجھنے کے لئے فہم و ادراک قاصر رہے گا۔ بالجواب محترمہ فرماتیں کہ مولانا بقدر امکان کوشش کیجئے اور جس قدر بھی یہ پڑھیں انہیں پڑھائیے۔ اس پیغام کے مورث اعلیٰ بلحااظ اشرف النسبی صاحب عزو شان اور خاندانی وجاهت کے صاحب حقائق اور معارف ہونے کے باوجود علوم ظاہری کے بھی کما حقہ ماهر تھے۔ یہ گوہر آبدار انہی بزرگان دین کی

یادگار ہے۔ بلکہ سید و اڑ کا چراغ ہے۔ اس لئے میری خواہش یہی ہے

کہ میں بسر مُوکسر نہ ہو۔ غرض مولوی صاحبِ موصوف بکمال احتیاط اور بلا

شبیہ و تشدید نہایتِ لجوئی سے آپ کو پڑھاتے تھے۔ حضور کو بھی پڑھنے کا

شوq تھا۔ مگر اضطرار طبع ہونے کی وجہ سے مسلسل بیک نشست نہیں پڑھ

سکتے تھے۔ اللہ اکبر!

ذہانت کا یہ عالم تھا کہ ایک بار سبق پڑھنے کے بعد فوراً طبیعتِ خاصہ اور

منور قلب پر نقش کا لمحہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ قصبه مذکور کے متعددین معمّر حضرات کی

روایات سے ثابت ہے۔ کہ اسی دوران میں جولواز ماتِ عشق بقا یا تھے۔

اُن کا بھی اظہار ہوا۔

ہنوز آپ کی عمر سات یا آٹھ سال ہو گی۔ کہ حقیقی کرشمہ ساز شاہد بے نیاز

کو یہ شرکتِ یتیم بھی گوارانہ ہوئی۔ اور ماجدہ علیا کے بعد جده محترمہ کاسایہ

عاطفت بھی سر سے اٹھ گیا۔ لہذا حسب منشاء قضا و قدر آپ کی دادی صاحبہ

نے بھی اس دارفانی سے عالم جاؤ دانی کا سفر فرمایا اور بیجوائے۔

آلِ عِشْقٍ نَارٌ تَحْرِقُ مَا سَوَّى إِلَيْهِ الْحَبِيبُ!

ترجمہ: عشق کی آگ سوائے معشوق کے سب کو جلا دیتی ہے۔ الگ رض

تعلقات موجوں سے انقطائی فیصلہ زیست ہوا ہے۔

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت

ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

اب بجز ذات حق یا خالق کائنات بظاہر کوئی شفیق یا نگران نہ رہا۔ اس

لئے دیواشریف میں اقامت مناسب نہ بھی۔ اور آپ کے محترم حقیقی بہنوئی

حضرت ہادی سیدی و مولائی خادم علی شاہ صاحب اعلیٰ مقامہ آپ کو ہمراہ

لے آئے۔ اور تعلیمی سلسلہ بدستور قائم رکھا۔ بلکہ علاوہ دیگر استادوں کے

بعض کتابیں آپ نے حضرت بلند شاہ صاحب قدس سرہ العزیز سے بھی

پڑھیں۔ اور نیز سیدنا حاجی خادم علی شاہ صاحب نے جو کہ حضرت مولانا شاہ

عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کے شاگرد تھے۔ آپ کو نہایت دلجوئی

سے پڑھایا۔ لیکن کسی مستند روایت سے یہ ثابت نہیں ہوسکا۔ کہ اس سات

سالہ تعلیم کا حصل کیا ہوا۔ اور بظاہر کہاں تک آپ نے پڑھا۔ بعض

معتقدین فرماتے ہیں کہ آپ نے فراغ حاصل کیا۔ اور بعض حضرات کا قول

ہے کہ کعب درسیہ قریبِ اختتم تھیں۔ کہ جوشِ عشق نے آپ کو بیقرار کیا۔ اور
حالتِ مستغرق و جز بہ نیخودی نے آپ کو مستغفی کر دیا۔ لہذا ایک قلم سلسلہ
تعلیم ختم کر دیا اور ملکِ عرب کی سیاحت کا عزم کیا۔ بعض راشد دین وقت جو
ہم عصر کہلاتے تھے۔ ان کا بھی خیال ہے کہ آپ نے چند ابتدائی درسیہ
وں کتابیں پڑھیں۔ اور تعلیم مکمل ہو گئی۔ واللہ اعلم بالصواب! بقول سعدیؑ

ما مقیمانِ کوئے دلداریم
رُخ بدنیا و دیں نے آریم
گرنیا بد گوشِ رغبت کُن
بر رسولان بلاغ باشد و بس

عہدِ طفیلی میں سخاوت

حضور وارث پاک کا سن شریف پانچ سال کا ہوا تو آپ کی دادی صاحبہ نے بہت شان کے ساتھ تقریب بسم اللہ شریف کی اور خاندانی رواج کے موافق ایک قابل معلم کو مقرر کیا۔ جو طبع مبارکہ کو عادی کرنے کی غرض سے وقتاً فوقتاً قاعدہ بغدادی پڑھاتا تھا لیکن زیادہ وقت حضور کا کھیل میں گزرتا تھا۔

حضور وارث پاک کے کھیل کے اوقات مقرر تھے لیکن آپ کا اندازہ سخاوت ذیل کی سطور سے معلوم ہو گا۔

ہر کھیل اپنے وقت میں اچھوتا اور نرالا ہوتا تھا۔ جس میں حقانیت کی حقیقت اولیٰ اور لہیت کی شان عظمی ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں حناص طور پر پنجتینی جود و سخا و مہر ووفا کا جذبہ شامل حال ہوتا تھا۔

کھیل کی صورت میں آپ کا مشغله خاص تھا۔ کہ آپ حلواںیوں سے مٹھائی خرید کر بچوں کو تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ کیا یہ دریادی نہیں؟ اکثر اوقات بسبیل تذکرہ آپ کے عہدِ طفویلت کا ذکر آیا تو حضور پاک نے تقسیم

انداز میں ارشاد فرمایا کہ ہم بچپن کے زمانہ میں دادی اتاں کے صندوق تھے میں سے اشرفی یار و پیغمبر جوں جاتا تھا نکال لیتے اور لوکی حلوائی سے سفارش کرتے کہ اس کا ہمیں ایک بتاشہ بنادو۔ وہ بتاشہ بفضلِ خدا سینی کے برابر ہوتا تھا۔ ہم اُس کو توڑ توڑ کر بچوں کو تقسیم کرتے تھے۔ اور دادی صاحبہ یہ سنتی تھیں تو بجائے ناراض ہونے کے خوش ہوتی تھیں۔

یہ بھی اکثر بزرگان قصبه نے فرمایا کہ آپ بچپن میں اپنے ساتھیوں کو بٹھا کر کھیل کے پیرا یہ میں دنیا کی مذمت اور محبت الٰہی کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

بہر حال! العاقل تکفیۃ الاشارة۔ ان جملہ حالات و واقعات کے پس منظر کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضور وارث پاکؒ دراصل پیدائشی ہادی و مہدی کی شان لئے ہوئے تھے۔ اور بچپن کے بعد ہی آپ نے رشد و ہدایت کا فیضان عام جاری کر دیا تھا۔ نیز بغیر کسی تاویل کے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور وارث پاکؒ اول عمر ہی سے دنیوی مال و متاع سے متنفر تھے۔ بجائے اس کے وہ خود فائدہ اٹھاتے بلکہ دنیا کے

حاجتمندوں کو تقسیم کر دیتے تھے۔

آپ کے والدین کا متروکہ جو بہت قیمتی سرمایہ تھا۔ اس کے مالک بغیر شرکتِ غیرے نفس نفیس تھے۔ مگر اس باوقار باعظمت و شان، غیور، وارثِ مرتضویٰ نے اُس کو اپنی تملیک بنا ناپسند نہیں فرمایا۔ بلکہ مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا اور بذاتِ خود من یتو گل علی اللہِ فہو حسبہ، پر عمل کیا۔

حضرور پر نور و ارشِ پاکؒ کے عہدِ طفیل کے یہ واقعات اور مشاغل جو بظاہر کھیل تھے۔ لیکن در حقیقت معنوی حیثیت میں علوم مرتبہ اور بزرگی کی نشانیاں تھیں۔ اور نیز آپ کے عشق کامل کے جلوے تھے۔ کیونکہ پھوپھوں پر بزرگانہ شفقت کرنا خلقِ خدا کے ساتھ بے لوث محبت و سلوک کرنا۔ اور ان کے مصائب درد و کرب معاون بننا، مشکلات کا حل کرنا، بیماروں کی تیارداری، غرباء کی دل جوئی، یتامی کی پرورش کرنا، آپ کی عظمت و بزرگی اور جلالت کی ایک بیان دلیل ہے۔ چونکہ اولیائے کرام و صوفیائے عظام کا بالاجماع اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق کی یہ خاص علامت ہے کہ مخلوقِ خدا کو حرم و کرم کی نظر سے دیکھئے۔ ان کی مشکلات کو حل

کرے۔ اور سچا ہی خواہ اور ہمدرد ہو۔

شیخ داؤد کبیر رحمت اللہ علیہ جو ساتویں صدی کے نامور بزرگ ہیں۔

اُن کا قولِ حمیل ملاحظہ ہو۔

وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ أَحَبَّ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ كُلَّمَا كَانَ سَبَبًا مِنْهُ۔

ترجمہ: یعنی جسے اللہ سے محبت ہوگی۔ وہ اُس ہر چیز کو جس کا مسبب وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ دوست رکھے گا۔

بیعت طریقت

مستند اور معتبر کتب اور روایات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ حضور

وارثِ پاکؒ کے معزز اعززؒ نے چھ سال سال تک متواتر علوم ظاہری کی تعلیم میں پورا اہتمام فرمایا۔ جس قدر آپ نے ظاہری تعلیم میں ترقی کی۔

اُس سے فزوں تر عشق الٰہی ہوا۔ بلکہ ہر وقت جدا ہی محبوب کے غم میں محاور

سرشار رہنے لگے۔ طبع فاخرہ خلوت پسندی اور کنجِ تہائی پر مجبور کرنے

لگی۔ شب ہائے تاریک میں غیر آباد ویرانوں اور سنسان صحراویں میں پہنچ

کر ذکر اشغال میں مصروف رہنا پسند خاطر اقدس ہوا۔ جب حضرت سیدنا حاجی خامعی شاہ نے مزارِ ہمایونی کو جانبِ فقر مائل دیکھا تو حسب سنت حضرات مشائخین عظام نے حضور والا کو سلسلہ عالیہ قادر یہ چشتیہ میں بیعت فرمایا۔ آپ کا سینہ پاک اور بے کینہ اول ہی دن سے بفضلِ ایزد متعال روزِ احادیث و حقائق و معارف کا خزینہ تھا۔ کچھ پیرانِ عظام کے فیضانِ سردمی سے تاثیر پا کر زیادہ منور ہو گیا۔ تجلیات و انوار و برکات کے لمحات سے اضطرابِ عشق میں مزید اضافہ ہوا۔ دن رات سرکار بے قرار رہنے لگے۔

وصال پاک سیدنا خادم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسی دوران میں حضرت سیدنا خادم علی شاہ صاحبؒ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ ہر چند مشاہیر اطباء اور حاذق الملک حکماء وغیرہم نے متفق الرائے رو بعمل ہو کر پوری توجہ سے علاج میں کماحت کوشش فرمائی۔ مگر بحائے صورت افاقہ کے حالت یوم ”فیوم“ خراب ہوتی گئی۔ وہ وقت آگئی کہ بیمار بھراں جانِ شیر میں سپر دخدا کرتے ہوئے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ اور

بتاریخ ۱۲ صفر المظفر ۱۲۵۲ھ میں اس دنیافانی سے عالم حبادانی کو
سدھا رے۔

إِنَّا بِلِهٖ وَإِنَّا إِلَيْهٖ رَاجِعونٌ

وارث الالیاء کی رسم دستار بندی

حضرت سیدنا حاجی خادم علی شاہؒ کی تیرے دن رسم فاتحہ خوانی ہوئی۔ جسمیں علاوه روسرائے اوڈھ کے پیشتر علماء و مشائخین عظام نے شرکت فرمائی۔ مجمع عام میں بعد فاتحہ خوانی رسم دستار بندی کا مسئلہ پیش ہوا۔

مولوی منا جان نے جو آپ کے لنگرخانے کے مہتمم بھی تھے۔ نقری کشتی میں ایک دستار رکھ کر عہد دین و حاضرین جلسے کے سامنے رکھ کر پیش کی اور عرض کیا کہ آپ حضرات جس کو اس دستار مقدس کا اہل سمجھیں اُسے مرحمت فرمائیں۔ چنانچہ بیزہ شاہ غوث گوالیاری و نیزاکبر شاہ نے اس منصب جلیل کے لئے حضور قبلہ عالم کو منتخب فرمایا۔ اور مشائخین سے اس رائے سے پورا پورا اتفاق کیا۔ اور اس دستار فضیلت کو مشائخین عظام نے اپنے ہاتھوں سے

حضور پُر نور کے سر مبارک پر باندھا۔ بیعت دستار بندی کا واقعہ مستند و معتر

روایات بالخصوص ارشادات گرامی کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ خود حضور
 وارت پاک نے ٹھا کر پنجم سنگھ صاحب وارثی رئیس ملاوی ضلع میں پوری جو
 بعد میں وقار شاہ کے ممتاز خطاب سے سرفراز فرمائے گئے۔ مجمع کی طرف
 مخاطب ہو کر فرمایا کہ ٹھا کر حاجی خادم علی شاہ صاحب کے سوم میں جب
 شامل ہوئے تو مولوی منا جان صاحب نے ہم سے کہا کہ آج تمہارے
 پگڑی بندھیگی۔ ہم نے کہا بھئی پگڑی و گڑی کا تو ہم جھگڑا نہیں جانتے۔
 انہوں نے ہمیں دور سے دکھایا۔ ہم نے دیکھا کہ کشتی میں پگڑی اور بہت
 سے روپے رکھے ہیں۔ ہم نے دل ہی دل میں کہا کہ یہ پگڑی اور ساتھ میں
 نقد مال ہاتھ آئے گا۔ تو ہم خوب خرچ کریں گے۔ لیکن ہوا خلاف امید
 پگڑی اس محفل میں ہمارے سر پر باندھی گئی اور تمام روپے گھر میں بھیج
 دئے گئے۔ اور ہم محروم رہے۔ اس کے بعد قوائی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تو
 ہم محفل سے اٹھ کر چلے آئے۔ گھسیطے نے کہا کہ چلو کباب کھائیں۔ ہم نے
 چار پیسے کے کباب لئے کبابی نے پیسے طلب کئے ہم نے فوراً پگڑی اتار کر
 دے دی اور کہا اپنے پیسوں کے بد لے میں اس کو لے لو۔ گھر میں اعزٰزا

وہمشیرہ نے جب یہ حال سناتو کہا کہ تم سید و اڑے کا نام ڈبو دو گے۔ اور بزرگوں کا نام روشن کرو گے۔ ہم یہ سن کر چپ ہو گئے۔

وارث الاولیاء کا سلسلہ رشدو ہدایت

جس طرح حضور وارث پاک چار پیسے کے عوض دستار گرانہا کبابی کو عطا فرمائی دریادلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ہر لمحہ لا تحسین ہے ہمیں اس درسِ عبرت لینا چاہئے۔ اسی دریادلی اور جود و سخا کو حضور نے اپنی پاک زندگی کا اصول اور مقصد حیات بنالیا۔

ایک طرف خاص و عام کی دستگیری آپ کا خاص مشغله تھا۔ غرباء اور مساکین کی مالی امداد کرنا اشعار فطرت تھا تو دوسری طرف مخلوق خدا کی رہنمائی اور دستگیری بکمال شفقت فرماتے تھے۔ طالبین حق کی ہدایت فرماتے۔ جس کا نتیجہ اس قلیل عرصہ میں یہ پیدا ہوا کہ سینکڑوں ارادت مند داخل سلسلہ عالیہ ہوئے۔ اور بعض خوش نصیب آپ کے تصرفات سے صاحب کمال ہو گئے۔

شید امیاں وارثی مصنف حیات وارث کے والد صاحب جو متشرع

تھے۔ اور جن کی عمر ان تالیس سال تھی۔ آپ کی ارادت کا واقعہ بھی عجیب و غریب ہے لہذا فرماتے ہیں۔

چونکہ سید خادم علی شاہ کا شہرہ عام تھا۔ اس لحاظ سے میں بھی بطور نیاز مندی حضرت کے سویم میں شریک غم ہوا۔ اور بعد فاتحہ خوانی دیکھا کہ ایک بہت حسین اور خوبصورت وجیہ نو عمر صاحبزادے کے فرق انور پر تمام مشائخین نے دستار باندھی۔ میرے دل پر ان صاحبزادے کی عظمت اور جلالت کا غیر معمولی اثر ہوا۔ چنانچہ ارادہ کیا کہ مصافحہ کروں لیکن رُعب حق ایسا غالب ہوا کہ نزدیک نہ جاسکا اورنا کام واپس مکان پر آگیا۔ لیکن یہ یقین کامل ہو گیا کہ یہ ہستی مقرّب خدا ہے۔ اور ان کے پس پشت کوئی غیبی طاقت کا فرماء ہے۔

چند روز بعد انہیں صاحبزادے کو خواب میں دیکھا کہ فرمایا ہمارے پاس آیا کرو میں حسب الحکم صحیح اٹھ کر بحصول قدم بوئی چلا۔ مسجد پل قصاباں کے قریب پہنچا۔ دیکھا وہی صاحبزادے مسجد سے برآمد ہوئے اور سلام کا نہایت اخلاق سے جواب دے کر فرمایا ٹھہر و ہم آتے ہیں تھوڑا

عرصہ گزرا ہوگا۔ زنانہ محل سراستے دوڑتے ہوئے چرخی اور کنکوا ہاتھ میں

لئے تشریف لائے۔ کنکوا مجھ کو ہاتھ میں دے کر ارشاد فرمایا چھوڑائی دوائی

کنکوے کی ڈور پکڑ کر دس پندرہ قدم بڑھا تھا کہ ارشاد فرمایا اب ڈور نے

چھوٹے۔ اس مختصر جملے کا میرے قلب پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ مضطرب و

بیقرار ہو کر قدموں پر گرا اور عرض کیا اللہ دستگیری فرمائیے۔ میرے کمزور

ہاتھوں سے آپ کی ڈور نہ چھوٹے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو۔

”ہاتھ پکڑتا ہوں پسیر کا“

میں نے یہ جملہ کہا تو آپ نے ہاتھ چھوڑ کر چند ہدایات فرمائیں۔ اور فرمایا

جاوہ دنیا کے طالب نہ ہونا اور خدا کی محبت میں بندگانِ عشق خدا کی بقدر

امکان خدمت کرنا اور قلب کی نگرانی۔ انفاس کے شمار سے غافل نہ

ہونا۔ اور آپ محل سرائے میں تشریف لے گئے۔

میں حسب ہدایت مکان پر واپس آیا۔ لیکن دل کا تقاضہ تھا کہ یہیں

پڑا رہوں اور حضور کی دلکش نورانی صورت جو قدرت کی مجسم تصویر ہے دیکھا

کروں۔ بلکہ اسی اضطراب کی وجہ سے روزانہ حاضر خدمت ہوتا تھا۔ ایک

ہفتہ بعد آپ نے پرورش فرمائی کہ غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ میری اہلیہ محترمہ کو داخل سلسلہ بیعت فرمایا۔ اور بتا کیا فرمایا کہ ”ایک صورت پکڑلو“ وہی صورت یہاں بھی تمہارے ساتھ رہیگی اور قبر میں بھی اس کا سامنا ہوگا۔ اور حشر میں بھی اُسی کو دیکھو گے۔

اسی زمانہ میں دارالخان وارثی، داروغہ سلطان حسین صاحب وارثی، علیدادخان صاحب وارثی، مولوی امتیاز علی وارثی ”فرخ آبادی، شاہزادہ نواب مرزا صاحب وارثی بھی حلقہ غلامی میں داخل ہوئے۔ ان حضرات کی بیعت کے واقعات بھی عجیب و غریب ہیں جو کسی اور موقع پر تحریر کئے جائیں گے۔

۷۰۷

یاوارث

علیؑ وارثؑ نبی وارث ہوا اُس کا خداوارث
کسی بندے کے مونہ سے جب کبھی نکلا کہ یاوارث

شجرہ ہائے عالیہ

ا- قادریہ ، رزاقیہ ، وارثیہ ۲- چشتیہ ، محبوبیہ ، وارثیہ
 اللہم صلی علی سیدنا محمد اور علی آل سیدنا محمد بقدر حسنہ وجمالہ

اہی سروں عالم مرا ایمان ہو جائیں علی المرتضی مشکلکشاۓ جان ہو جائیں
 شہ شیر و عابد حسرت وارمان ہو جائیں حضور باقر و جعفر ہماری جان ہو جائیں
 وال شہ کاظم شہ موسیٰ ارضا پر دل تصدق ہو شہ معروف کرخی سقطی جان ہو جائیں وال
 جنید و شبلی عبد الواحد بو الفرج بحرلوسی علی و بوحسن سے جان کے پیمان ہو جائیں
 حضور بوسعید و خوٹ اعظم روح ہوں میری شہ رزاق سرپر سایہ ایمان ہو جائیں
 شہ سید محمد سید احمد اور علی عارف شہ موسیٰ شہ سید حسن ارمان ہو جائیں
 جناب شیخ بو العباس دل میں جاگزیں ہوئیں بہاؤ الدین قیم باورہ عرفان ہو جائیں
 شہ سید محمد اور جلال قادری حق میں شہ میراں فرید بھکری ارمان ہو جائیں
 امام اللہ حسین شاہ ہدایت اور حبیب احمد شہ عبدالصمد سرچشمہ فیضان ہو جائیں
 شہ رزاق و اسماعیل حضرت شاکر اللہ پیغم نجات اللہ میرے منبع فیضان ہو جائیں
 وال حضور حاجی خاوم علی شاہ نور ایساں ہوں وہی دل کی تمنا ہوں وہی ارمان ہو جائیں
 حضور وارث عالم پناہ ہوں زندگی میری میری آنکھیں شاربیدم ذیشان ہو جائیں
 رہے تا حشر حیرت اپنی سرکاروں کا متبر
 وہی آئینہ دار حیرت حیران ہو جائیں

شجرہ عالیہ چشتیہ وارثیہ محبوبیہ

الصلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ نُورُ الْأَوَّلِیْنَ وَالآخَرِینَ!

اہی مجھ کو سر کار دو عالم کی زیارت ہے علی المرتضی مشکل کشا کی مجھ پر رحمت ہو
 حسن بصری و واحد اور فضیل حق نماں جائیں اور ابراھیم اور ہم فیض عالم کی کفالت ہو
 سدید الدین خذیفہ اور مبین الدین ہیرہ ہم جناب فیض بخش پر رضیا کی مجھ پر شفقت ہو
 ابو اسحاق اور خواجہ ابی احمد کرم فرمائیں جناب ناصر الدین کی میرے دمیں محبت ہو
 ابو یوسف جناب قطب دین پشتپناہ ہو جائیں شریف زندگی کی حال پر میرے عنایت ہو
 حضور خواجہ عثمان ہارونی پر دل فتر بان وہی نور بصیرت میری آنکھوں کی بصارت ہو
 غریبوں بیواؤں کے شہنشاہ خواجہ اجمیر معین الدین سلطان طریقت کی حمایت ہو
 میرا دل خواجہ قطب الدین پر قربان ہو جائے فرید الدین بابائے عطا مجھ کو قناعت ہو
 نظام الدین محبوب الہی کی عنلامی ہو گدا ہوں انکے درکابس انہیں کی چشم رحمت ہو
 نصیر الدین کمال الدین سراج الدین علیم الدین شہ محمود راجح اور جمال اللہ کی شفقت ہو
 شہ محمود اور خواجہ محمد خواجہ یحییٰ کلیم اللہ نظام الدین کی مجھ پر عنایت ہو
 کرم فرمائیں حال زار پر مولانا فخر الدین جناب قطب دین کی نقش دل پر میرے صورت ہو
 جمال الدین عباد اللہ بلند رامپوری بھی شہ خادم علی کا نقش پا میری طریقت ہو
 ہماری زندگی کی جان اور روح روں وارث ہمارے مالک و رہبر کی ہم پر چشم رحمت ہو
 شار وارث حق شاہ بیدم صاحب عرفان حقیقت آشناۓ باصفا کی ہم پر شفقت ہو

میری حیرت بروز حشر ہو بس آپ کی حیرت

کہ دامن پنجتن کا سایہ وار فرق حیرت ہو

وارث الا ولیا ارحمة اللہ علیہ کا حجاز پاک کا سفر

حضور وارث پاک آخر ربع الاول تک رشد و ہدایت فرماتے رہے

اور طالبانِ حق فیضان وارثی سے فیضیاب ہوتے رہے۔ شروع ربيع الثاني

حضور دیوبی شریف تشریف لے گئے اور جملہ سرمایہ و اثاثہ جو تو سل

بزرگان کی پس اندوختہ تھی۔ وہ تمام راہ خدا میں غریب ویتا می مساکین و

بیوگان و سائلان و اہل محلہ میں تقسیم فرمادیا۔ کتابوں کا بیش بہاذ خیرہ اعزاء کو

تقسیم کر دیا۔ اور ملکیت کے کاغذات سب کے سب تالاب میں ڈبو کر جبکہ

بجز ذاتِ احادیث جل جلالہ دُنیا کی کسی چیز سے آپ کو سروکار نہ رہا تو ارابع

الثانی ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۸ء کو عازم حریم الشریفین ہوئے مریدین و

معتقدین سے بہت اصرار کیا کہ ایسے وہ راز اسفر کے لئے ایک خادم کا ہمراہ

سفر ہونا ضروری ہے۔ مگر آنحضرت پر نور نے نظام عالم اسباب کو ناپسند کرتے

ہوئے حقیقی مسبب الاسباب پر اکتفا کیا اور نہایت صبر و استقلال سے

وَكَفَى بِاللَّهِ وَكَيْلَ فَرَمَكَرْ پَا پِيَادَه رُوَانَه هُوَ گَنَه۔

یہ روایت بھی مشہور ہے کہ حضور وارث پاک کو سرکار خادم علیٰ شاہ علیہ الرحمۃ نے خواب میں بشارت فرمائی۔ آپ سفرِ مکہ معظیمہ کا اشارہ فرماتے ہیں اس لئے مشاہزادیہ کے اشارہ پر حضور کو ذوق سفر نے مجبور کیا۔ اس لئے تعلقاتِ دنیوی کو یک قلم خیر باد کہ کر عازم بیت اللہ ہوئے۔

اَيْ سَعَادَتٍ بِزُورٍ باَز وَنِيسَتٍ

تَاسِه بَخْشَدِ خَدَائِ بَخْشَنَدَه!

قیامِ اناو: حضور پاک کی ذاتِ اقدس کے سفری مشاہدات و ارشادات بہت کچھ ہیں۔ لیکن بوجہ قلتِ قرطاس، نمونہ مشتبہ از خردارے، ضیافت طبع کے لئے خاصانِ حق کے دستِ خوان پاک پر چُن رہا ہوں۔
گرفتِ جوں افتداز ہے عز و شرف

حضور نے سب سے پہلے اناو میں قیام فرمایا۔ ڈپٹی محمد باقر صاحب وارثی راوی ہیں کہ میرے والد ما جدر نیس اعظم موضع آسیوں ضلعِ اناو تھے۔

وہ ایک ہفتہ قبل لکھنؤ پہنچ کر داخل سلسہ ہو کر واپس آئے تھے انہوں نے

ایک ہفتہ بعد دیکھا کہ حضور خود آنا و آسیوں میں تشریف لے آئے۔ آپ نے بے ساختہ کہا۔

مژہ اے دل کہ میجانفسے می آید

قدموی بسیار اور بکمال اصرار غریب خانہ پر حضور کو لائے اور مہمانداری کے انتظام میں مصروف ہو گئے۔ فیضان عام سے اہل قریہ فائز المدام ہوئے وارے کے نیارے ہوئے۔ بہت سے لوگ حلقة بگوش ارادت با سعادت ہوئے، صبح حضور پر نور نے عزم سفر فرمایا۔ کانپور تشریف لے گئے۔

قیام شکوہ آباد: حضور وارث پاک نے قنوج اور فرخ آباد میں بھی قیام فرمایا۔ کیونکہ ان قصبات کے تاریخی مقامات کا حضور نے اکثر تذکرہ فرمایا کہ ہم میں پوری کے راستے سے شکوہ آباد گئے تھے۔ اور چاند تمبکو فروش کے مقام پر قیام کیا۔ شیخ چاند تمبکو کے بہت بڑے تاجر تھے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھ کر آ رہا تھا۔ دیکھا کہ تالاب کے کنارے ایک نوجوان خوبصورت وجیہ بزرگ درویش تھا بیٹھے

ہیں۔ چھامیاں ان کے قریب گئے۔ تو آپ نے عجیب دل فریب لمحے میں فرمایا۔ آگئے چھا صاحب! قریب پہنچ تو آپ نے فرمایا تم تو ازالی مرید ہو۔ میں نے عرض کیا حضور میں؟ فرمایا ہاں!! اچھا آجائتم بھی مرید ہو جاؤ۔ میں مرید ہوا تو فرمایا کہ خدا کا طالب جھوٹ نہیں بولتا۔ جاؤ ہمیشہ ایمانداری سے کام کرنا ہم دونوں کے اصرار سے حضور مکان پر جلوہ افروز ہوئے۔ ہمارا سارا خاندان داخل سلسلہ ہو گیا۔ اور شہر سے لوگ جو ق در جو ق آتے اور مرید ہوتے تھے۔ بعض سے فرمایا تم جس کے مرید ہواں کو دیکھو۔ تم کو اسی صورت میں خدا ملے گا اور جس کو مرید کرتے اس کو نصیحت ضرور فرماتے۔ کسی کو حکم ہوتا ماباپ کی خدمت سے غافل نہ ہونا۔ کسی سے فرمایا رشوت نہ لینا کسی سے فرمایا خدا کہ حکم کی تعییل محبت خدا کی دلیل ہے۔ مولوی احسان علی صاحب قصبه کے مقتندر رئیس تھے۔ ان کو حکم ہوا۔ خلق اللہ کی خدمت ایمان کی نشانی ہے۔ مولوی صاحب گو بہت منتظم شخص تھے۔ مگر ارشاد حضور کا اتنا گہرا اور زبردست اثر ہوا کہ اُسی دن سے خیرات کرنے لگے۔ حتیٰ کے آپ نے اپنی

کل جائیداد مساکین کی امداد پر صرف کر دی۔ اور بعد فروع حج بیت اللہ
انہوں نے مدینہ منورہ میں ہی قیام فرمایا۔ اور وہیں انتقال ہوا۔

اَنَّ اللَّهُ وَاَنَا الْيَمِ راجعون

شکوہ آباد سے حضور وارث پاک فیروز آباد ہوتے ہوئے آگرہ تشریف
لائے۔ آپ نے ایک سڑائے میں قیام فرمایا۔ آگرہ عجیب و عنریب
و اقعادت ہیں۔ ایک واقعہ عجیب تریہ ہے۔ کہ حافظ گلاب شاہ صاحب وارثی
جن کی عمر بھی بیس سال کے قریب تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں مدرسے میں
تعلیم پا رہا تھا۔ اُسی زمانے میں ایک بزرگ آئے۔ میرے ایک دوست ان
سے بیعت ہو گئے۔ مجھے بھی فرمایا تم بھی مرید ہو جاؤ۔ میں اسی غور و فکر میں
تھا کہ مرید ہو جاؤ یا نہیں؟ تمام دن یہی سوچتا رہا۔ شب کو گھر پر آیا۔ اور
سو گیارات کو مجھ کو خواب میں ایک نورانی بزرگ نے بشارت دی کہ
تمہارے پیر پورب سے آئیں گے۔ ان کے مرید ہونا اس خواب کو دیکھتے
ہی میری قلبی کیفیت ایسی ہوئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔ مجھے اسی انتظار
میں پورے تین سال گزرے۔ جب کبھی زیادہ بیقراری ہوتی اور اضطراب

بڑھتا تو وہی مقدس بزرگ خواب میں میری تسلی فرماتے اور کہتے گھبراو نہیں
 تمہارے پیر آنے والے ہیں۔ چنانچہ اسی دوران میں ایک دن بہت زیادہ
 بے چین تھا۔ بمشکل تمام نصف حصہ گزرنے پر مجھے نیند آئی۔ تو وہی بزرگ
 خواب میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ وہ بزرگ پورب سے آگئے
 ہیں۔ اور تمہارے شہر میں مقیم ہیں۔ تلاش کرو کسی سرائے میں ٹھہرے ہیں۔
 میں یہ خواب دیکھ کر چونک اٹھا اور جھٹ پٹ گھر سے باہر نکلا تو معلوم
 ہو کہ رات کے دو بجے ہیں۔ لیکن اضطراب اور بیقراری کا یہ عالم تھا کہ بیان
 سے باہر ہے۔ جدھر کو دل نے گواہی دی چل دیا۔ آگرہ میں ایک محلہ ہینگ کی
 منڈی کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ایک سرائے میں خود بخود اپنے دل کی
 رہنمائی سے داخل ہوا۔ ہر ایک کوٹھری کو بغور دیکھا۔ سرائے میں حپارو
 ں طرف اندر ہرا تھا۔ ایک کوٹھری کے قریب پہنچتے ہی اندر سے آواز آئی۔
 آہ حافظ گلاب شاہ تم آگئے۔ میں اس محبت بھری آواز کو سن کر فرط مسرت
 سے بیقرار ہو گیا۔ اور دوڑ کر فوراً حضور وارث پاک کے قدموں پر گر پڑا۔
 اُس وقت حضور متبرسم تھے۔ میں نے غریب خانہ چلنے کی درخواست کی جو

وارث بندہ نواز نے قبول فرمائی۔ اس وقت حضور کاسن شریف ۱۵ پندرہ

سال ہو گا۔ گھر پر آ کر میں حلقوہ بندی میں داخل ہوا۔ گلاب شاہ وارثی کا

بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ جس بزرگ نے مجھے بار بار خواب میں د

بشارت دی تھی۔ وہ حضور وارث پاک کی ہی شبیہ تھی۔ جو حضور کی کہن سالہ

عمر ضعیفی میں میں نے مشاہدہ کی۔ وہ بزرگ آپ ہی تھے۔ جو عالم دیار میں

غم ہجرات کے بیمار کو اعجاز مسیحی ای کا جلوہ دکھار ہے تھے۔

حضور والا نے آگرہ (اکبر آباد) میں ہزاروں بندگانِ خدا کو فیضان

وارثی سے سرفراز فرمایا۔ بعد ازاں حضور والا نے اجمیر شریف میں نزول

اجلال فرمایا۔ یہ زمانہ عرس مبارک انیس الغرباء سرتاج الاولیاء حضرت

خواجہ خواجہ گان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ آپ نے مزار پر انوار

کیف بار فاتحہ خوانی فرمائی۔ اور بعدہ، محفلِ سماع میں تشریف لے

گئے۔ قوای یہ تھی۔

رخنه کردہ بد لہم ناوک نازے عجے

مے پرستے عجے فتنہ درازے عجے

یہ سنتے ہی حضور والا پر کیف طاری ہو گیا۔ وجدان کا ایسا جوش تھا کہ ارض و سما

سب مکیف تھے۔ ایک سمندر بھائیں مار رہا تھا۔ سازندے اور رخصار مجلس

مشل ماہی بے آب بسل بنے ہوئے تھے۔ محفل ختم ہو جانے پر عوام نے

حضور پاک کو برائے زیارت (قدمبوسی) روک لیا۔ ہر زبان توصیفِ

وارث میں رطب اللسان تھی۔ بہت سے صاحب تقدیر دستِ اقدس پر

بیعت ہوئے۔ چنانچہ صاحبزادگان، پیرزادگان، حلقة با ارادتِ عالیجناب

ہوئے۔ متحملہ ازاں حضرت صاحبزادہ والا اقدر سید حیدر علی شاہ وارثی

اجمیری بھی شمول اسوہ حسنہ و ارشیہ کا شرف رکھتے ہیں۔ جو کہ احرام پوش

بزرگ ہیں۔ اجماع شریف سے آپ ناگور، پیران پٹن، احمد آباد وغیرہ ہوتے

ہوئے۔ بمبئی پہنچے۔ بمبئی میں دو ہفتہ قیام فرمایا۔ بزرگان دین کے مزارات پر

کی زیارتیں کیں۔ بمبئی کے جلیل القدر نامور تاجر سید یعقوب خاں و یوسف

خاں زکریا صاحب ان معہ جماعت کثیر حضور اقدس کے دستِ مبارک پر

شرف انوار ارادت ہوئے۔ بعد ازاں آپ جہاز پر سوار ہوئے۔

حضور جہاز پر سوار ہوئے تو صوم و صالح رکھتے تھے۔ جو تیسرے روز

افطار ہوتا تھا۔ اور چونکہ انتظام افطار کا خیال بھی مزاج بے نیاز کو پسند نہ تھا۔ لہذا بے سروسامان ہی جہاز کو قدِمِ پاک سے سرفراز فرمایا۔

جیسا کہ حضرت قبلہ شیدا میاں وارثی علیہ الرحمۃ حیات وارث میں تحریر فرماتے ہیں کہ تین یاسات روز ہے۔ آب و دانہ گزر گئے۔ اور دفتراً جہاز رک گیا۔ اُسی شب میں بمبئی کے بڑے تاجر محمد ضیاء الدین سیٹھ کو جو اسی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت فرمائی کہ۔

”اے ضیاء الدین خود کھاتے ہو اور ہمسایہ کا خیال نہیں کرتے“

وہ خوش نصیب تاجر خواب سے بیدار ہوا تو اس نے تمام جہاز والوں کی اسی روز دعوت کر دی۔ اور ساتھ ہی خود بھی تلاش شروع کر دی کہ کوئی شخص باقی تو نہیں رہا ہے۔ جب تھے خانہ میں پہنچے اور حضور انوار کو اپنے بستر مبارک پر محو و مستغرق دیکھا۔ فوراً واپس آ کر ایک طبق میں وہ لذیذ اور پر تکلف کھانے لے گیا۔ اور عاجز انہ اس کو قبول فرمانے کے لئے عرض کی۔ حضور نے از راہ خلقِ محمدی دو چار لقے تناول فرمائے۔ اور اس کے بعد جہاز چل پڑا۔

سیٹھ ضیاء الدین اور جملہ اہل جہاڑ بعد آپ کے گرویدہ ہو گئے مگر

حضور انور حسب معمول سات روز کے بعد افطار فرماتے تھے۔ حضور پاک

کے اس سفر حجاز کے مفصل واقعات تو ہمیں معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن مولوی

رونق علی وارثی کے والد بزرگوار حضرت شاہ مقصود علیؒ اپنی یادداشت میں

تحریر فرماتے ہیں جو حضور کی خدمت اقدس میں مقرب تھے۔ کہ حضور بارہ

سال تک سیر و سیاحت ملک عرب و عجم، حجاز و عراق، مصر و شام میں مصروف

رہے۔ اور انہی ممالک کی سیاحت فرماتے رہے۔ اور دس مرتبہ آپ حج میں

شریک ہوئے۔ اور سات بار ہندوستان سے تشریف لے گئے۔

اس زمانہ سیاحت میں سلطان عبدالمجید خاں علیہ الرحمۃ بھی آپ

کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح

سے صاحب مشکوٰۃ حقانیہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب آنحضرت قسطنطینیہ

تشریف لے گئے تو عبداللہ حاجب کے مکان پر فروش ہوئے۔ عبداللہ حاجب

نے ایک روز عرض کی حضور اگر مزاج گرامی چاہے تو ذرا باغ شاہی چلیں

آپ نے اسے منظور فرمایا۔ حضور پر نور کا جمال ہمیشہ دیکھ کر سلطان معظم

خوش ہوئے۔ اور عاشق ہو گئے۔ دست بستہ عرض کی کہ آقا و مولا غریب
 خانہ پر چلنے کی زحمت فرمائیں۔ حضور نے منظور کیا۔ اور محل سلطانی میں
 نزول اجلال فرمایا۔ ایک ہفتہ قیام رہا۔ تمام مقریبین سلطانی اور حنادل
 شاہی کے اراکین عالیہ حلقہ گوش غلامی ہوئے۔ اور عالی مرتبہ امیر
 المؤمنین موصوف بھی اسی سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اس واقعہ کو حضور پر انوار
 نے بھی ارشاد فرمایا۔ کہ ہم قسطنطینیہ گئے اور سلطانی باغ کی سیر بھی کی اور
 سلطان معظم کو خواب میں سرکار دو عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی
 جانب سے خواب میں بیعت کی بشارت کبریٰ ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ
 ساتھ خواب ہی میں حضور انور کی زیارت بھی کرائی گئی تھی۔ جس سے سلطان
 معظم نے شاہی باغ میں حضور انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ حضور انور ایک
 رسی لٹکا دیتے تھے۔ اسی رسی کو پکڑ کر بہت سے ترک بیعت ہو جاتے۔ لوگ
 جو ق در جوق حضور کے بیعت ہوئے۔ اور فیضانِ پنجتن پاک سے بہرہ
 یاب ہوئے۔ حضور انور نے ان تبرکات کی بھی بہت تعریف فرمائی جو
 سلطان معظم نے حضور انور کو دکھائے تھے۔

نیسبت اویسیہ

حضور وارث پاک جب پہلی مرتبہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو راستے میں یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ کہ ایک درویش کامل صاحب جذب جو مذلوں سے یہاں مقیم تھے۔ حضور کو دیکھ کر کھڑے ہوئے سینہ سے سینہ ملایا۔ پھر حضورؐ کے زانوئے مبارک پرسر کھتے ہوئے واصلِ محبوب حقیقی ہوئے۔ آپ کے وصال کی خبر جب مکہ معظمہ پہنچی تو لوگ تجهیز و تکفین کو پہنچے۔ اور ایسا عجیب و غریب واقعہ راہِ مدینہ منورہ میں ہوا کہ ایک صاحب جذب کامل درویش سے ملاقات ہوئی جو آپ کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے بھی حضور انورؐ کے سینہ سے سینہ ملایا اور آپ کے زانوئے مبارک پرسر رکھ کر واصلِ محبوب ہوئے۔ مولوی عبدالغنی صاحب وارثی رئیس پرداد ضلع رائے بریلی لکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان مدینہ طیبہ کے راستے والے بزرگ کی لعش طاہر ہو کر اڑ گئی۔ اور عرصہ تک جنگل میں پھرتا رہا۔ ان واقعات سے یہ معلوم ہوا کہ حضور وارث پاک اعلیٰ مفتامہ، کو کامل طور پر

نیسبت اویسیہ بھی حاصل تھی۔

اس سفر کے بعد حضور انور دیوی شریف رونق افروز ہوئے۔ ایک اعلیٰ کے درخت کے نیچے بیٹھ کر آرام فرمایا۔ ایک شخص وہاں پڑا۔ اس سے آپ نے فرمایا کہ پہلے ایک بھنگن یہاں رہتی تھی وہ موجود ہے۔ اس شخص نے اس بھنگن سے ذکر کیا۔ ایک درویش صورت بزرگ تیرانام لے کر تجھ کو دریافت فرماتے ہیں۔ یہ بھنگن صاحبہ حضور کے خاندان کی قدیم خدمت گزار تھیں۔ لہذا فوراً سمجھ گئیں۔ اور کہا کہیں مٹھن میاں نہ آئے ہوں۔ دیکھا تو درحقیقت آپ ہی تھے۔ مزاج عالی دریافت کرنے کے بعد وہ قصبه میں شاہ فضل حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت عالیہ شاہ ولائیت سے ذکر کیا کہ مٹھن میاں یہاں آئے ہیں۔ یہ سنتے ہی اور اہل مجلس حضرات کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپیل کی کہ غیر بتکدہ پر تشریف فرماؤ جائیے۔ آپ نے استدعا منظور کی اور خانقاہ ولایت میں قیام فرمایا۔ جب طعام کے متعلق فرمایا۔ تو حضور والانے جواب دیا کہ شاہ صاحب! ہمارے کھانے کا آج دن نہیں ہم سات سات دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اور ساتویں دن ایک اروی گھنی برشنہ ہو کر حپار

قاشیں بنائی جائیں۔ اس میں سے ایک قاش اور تین گھونٹ پانی کے

ہمارے لئے کافی ہیں۔ چنانچہ حسب الارشاد ایسا ہی کیا گیا جب سات یوم

گزرے حضور نے قاش اروی اور تین گھونٹ پانی سے روزہ افطار کیا۔ یہ

معمول بارہ، چودہ سال رہا۔ ان مجاہدات کے بعد بھی غذا ائمۃ کے اعتبار
سے حضور انور ماشہ، تولہ کا استعمال کرتے رہے۔

نیز احرام مقدس جو اول حج کے موقع پر زیب تن فرمایا۔ ازاں دم پا

ایندم در بار الہیہ کا یہ مقدس لباس، ہی اپنا پسندیدہ لباس مقرر فرمایا۔ جب

بغداد شریف تشریف لے جا رہے تھے تو وہاں کے صاحب سجادہ کو حضرت

غوث الا عظیم سے بشارت ہوئی کہ ہندوستان سے ہمارے خاندان کا سراجاً

منیرا ”روشن چراغ“ آرہا ہے۔ جو افقر و فخری کا حسین مجموعہ ہے۔ اور حسن

عبدیت کی مکمل تفسیر ہے۔ اس کو زر درنگ کا احرام پیش کیا جائے۔ نام اس

کا سیدوارث علی ہے۔ جیسا صاحب آستانہ عالیہ غوثیہ نے سنابہ تعیل تمام دو

احرام زر درنگ کے تیار کرائے۔ اور حضور انور کا انتظار کرتے رہے۔ جب

حضور بغداد شریف میں داخل ہوئے تو موصوف علیہ درگاہ اعلیٰ نے بے حد

عقیدتمندی سے احرام کا اہتمام کیا۔ خانقاہ شریف میں ٹھہرا یا۔ دو احرام نذر گزارے۔ بعد ازاں معاملہ سجادہ نشین سے متعلقین و اہل طریقت نے استفسار کیا کہ حضور سب کو خرقہ و دستار عطا ہوتی ہے۔ آپ کو احرام نذر کرنا کیا معنی، سجادہ نشین نے فرمایا کہ ہم سب کو خرقہ و دستار اپنی مرضی سے دیتے ہیں۔ اور حضرت حاجی صاحب کو احرام بحکم سرکار غوث الاعظم دشکیر رضی اللہ عنہ نذر ہوا ہے۔ اور ایسا ہی حکم ملا تھا۔ جس کی تعییل کی گئی ہے۔

ہر گز نمیر دآنکہ دلش زندہ شد بعض

ثبت است بر جریدہ عالم و دوام ما

تسلیم و رضا توکل و استغنا: حضور وارث پاک ہر لمحہ اور ہو نفس معشوقِ حقیقی کی رضا پر قائم رہے۔ کبھی اشارۃ یا کناۃ بھی اپنی مرضی کو ظاہر نہیں فرمایا۔ جو حضرت حق جل وعلا کا منشاء ہوتا اسی پر راضی بر رضاء ہوتے تھے۔ حتیٰ کے روزانہ معمولات میں کمال احتیاط فرماتے تھے۔ کبھی حضور نے اپنے خدامان حاضر باش سے بھی اپنی مرضی سے پانی تک طلب

نہیں فرمایا۔ گرمی کے شدید دور میں خادم بارگاہ نے اگر پانی کے لئے دریافت نہیں کیا۔ تو حضور نے کسر نفسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خود بھی پانی نہیں مانگا۔ کسی نے عرض کیا حضور پانی ملاحظہ فرمائیں تو حضور نے بہت نرم لہجہ میں فرمایا پیلیں پھر پانی نوش فرمایا۔ اسی طرح حضور کھانے کے متعلق اولاً بالجواب فرماتے کھالیں۔ پھر تناول فرماتے اللہ اکبر۔ کیاشان تھی۔ بہر کیف! آپ تسلیم و رضا کی مکمل تفسیر تھے۔

مولوی نادر حسین گرامی وکیل بارہ بستکی جو ایک ثقہ بزرگ تھے۔ انہوں نے اس واقعہ کو بیان فرمایا۔ کہ ایک سال خشک سالی کی وجہ سے فصلِ خریف خشک ہو گئی۔ میں آٹھ بجے شب کو حضور انورؒ کے پائے مبارک دبار ہاتھا۔ تو حضور نے فرمایا۔ نادر حسین اس وقت ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں! تراب علی شاہ نہ کہا داتا دن کو ایسی گرم ہوا چلتی ہے کہ تمام فصلِ خریف بجسم ہو گئی۔ یہ سُنکر حضور نے فرمایا تم کیا حبانو معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہیں میسر ہوتی ہے۔ بعد ازاں بارش ہوئی اور فصلِ خریف پیدا ہوئی۔ ربیع بونی گئی جس میں غلہ خوب پیدا ہوا۔

حضرور انورؒ اپنی ملک میں دو چیزیں سمجھتے تھے۔ ایک کچی مٹی کے ڈھیلے جو طہارت کے لئے ضروری ہیں۔ دوسرے دانت صاف کرنے کے خلاں۔ ہر دو چیزیں بستر کے قریب موجود رہتی تھیں۔ اور موسم گرما میں بستر باہر چبوترے پر ہوتا تھا۔ اگر کسی شب کو بارش ہوتی تھی۔ تو حضرور انورؒ اپنے دونوں ہاتھوں میں خلائیں اور مٹی کے ڈھیلے لے کر اندر تشریف لاتے تھے۔ باقی تمام چیزیں چادر بستر، سرہانہ یعنی تنکیہ بھیگتا چھوڑ دیتے تھے۔ یعنی ان دو چیزوں کو ساتھ میں رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔

مولوی حسین علی صاحب نواب وارثی زمیندار موضع سادہ سو ضلع بارہ بنگلی کا بیان ہے۔ کہ ایک مرتبہ عشرہ محرم میں حضرور انورؒ قصبه روڈی شریف میں قاضی مظہر الحق کے مکان پر قیام پذیر تھے۔ میں جب تعزیوں کے دن ہونے کے بعد مکان پر آیا۔ تو میں نے اپنی لڑکی سے کہا کہ حضرور انورؒ کے لئے جلد حلوا تیار کرو اور بادام نہ ڈالنا۔ اس لئے کہ آپ بادام نہ کھاتے تھے۔ لڑکی نے جلدی جلدی حلوہ تیار کیا اور خاصہ میں لگا کر دیا۔ چلتے وقت لڑکی نے ہنس کر کہا کہ حضرور انورؒ کے لئے آپ حلوہ لے جا رہے ہیں۔ لیکن

حضرت نوش فرما لیں تب بات ہے؟ میں حاضر خدمت عالی ہوا۔ حلوہ پیش کیا سرکار نے نور محمد شاہ خادم خاص سے کہا کہ اس کو تقسیم کر دو۔ مجھے یہ سن کر ہنسی آگئی۔ آپ نے فرمایا کیسے ہنسے؟ عرض کیا داتا میری لڑکی نے مجھے چلتے وقت کہا تھا کہ حضرت حلوہ نوش فرما لیں تب بات ہے۔ آپ نے تین مرتبہ انگشتِ مبارک سے اٹھا کر نوش جان فرمایا۔ میں نے عرض کیا حضور بس آپ مطمئن رہیں آب خاطر ہو گئی یہ خلاف مزاج عالی ہے۔ حضور نے دوبارہ پھر تقسیم کا حکم فرمایا۔

پابندی و وضع: حضور انور روضع کی پابندی میں بھی اپنا جواب ہی تھے۔ یعنی جو ایک مرتبہ بات عمل میں آگئی وہ معمول میں شامل ہو جاتی تھی۔ مولوی رونق علی وارثی، رزاقی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ موضع گورا بارہ بنکی جو کہ دیوبئی شریف سے جانب شمال واقع ہے۔ حضور انور جب ابتداء میں تشریف لائے تو راستہ میں ایک باغ تھا۔ آپ نے ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا لیکن پندرہ سو لہ سال بعد حضور انور پھر موضع مذکور میں تشریف لائے۔ اور اپنے قدوم میمنت سے لزوم سے یہ شرف بخشا

حضور بوجہ نقاہت پاکی میں تشریف لائے۔ زمانے کے انقلاب نے اس

باغ کا نام و نشان بھی مٹا دیا تھا۔ لیکن جب اس معتام پر پاکی آئی تو فوراً

آپ اترے اور اسی مقام پر رونق افزود ہوئے۔ جہاں سولہ سال پہلے

آرام فرمایا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ یہاں ایک سایہ دار درخت تھا۔ بہت اچھا

تھا۔ تھوڑی دیر سکون فرمائے پھر آپ پاکی میں سوار ہوئے۔ پاکی روانہ ہوئی

آپ ہر اس مقام اور جگہ پر جہاں سفر کے وقت قیام واستراحت فرمایا۔

حسب وضع ہر جگہ تشریف فرماتے ہوئے جلوہ افزوز موضع گوار ہوئے۔

اسی طرح حضور انورؒ کے خدامان میں جو خدمت جس کے سپرد ہوتی

تھی۔ وہی انجام دیتا تھا۔ اگر کسی وجہ سے کوئی خادم حاضر بارگاہ اقدس نہ

ہوتا۔ تو حضورؒ کا کام خود انجام دیتے تھے۔ بسا اوقات غسل کے وقت

اگر پشت مبارک ملنے والا خادم حاضر نہ ہوا تو کسی دوسرے حنادم سے

خدمت نہ لی۔ بلکہ اپنے دست مبارک سے خود پشت مل لی۔ ہمیشہ حضور انورؒ

نے داہنی کروٹ استعمال کی اور آخری عمر تک اسی کروٹ پر آرام فرمایا۔

اسی کروٹ کے باعث آپ کی داہنی پسلی میں زخم ہو گیا تھا۔

آخر عشا قانِ جانشاد خدامانِ خاص و پرستارانِ حقیقی نے مسلسل

درخواست کی۔ آقا مولا ہم غلاموں کی اس درخواست کو قبول فرمائیں۔ یہ

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و سنت بھی ہے۔ کہ دو پھر کے کھانے کے بعد آپ نے

فرمایا اچھا دو پھر کا خاصہ سے حضور انورؐ فارغ ہو کر لیٹے تھے۔ تو خادم خاص

جو اس وقت حاضر ہوتے عرض کرتے حضور دوسری کروٹ بدل لیں۔ تو

آپ کامل اطمینان سے خلاں اور ڈھیلے و نیز روماں دوسری طرف رکھتے اور

کروٹ بدلتے۔ لیکن دو منٹ یا چار منٹ کے بعد حضور انورؐ پھر اٹھ کر اسی

انداز سے دائیں کروٹ سے لیٹ جاتے تھے۔ لیکن حضور انورؐ نے زمین

پر لیٹتے لیٹتے زمین کی پشت دے کر کروٹ نہیں بدالی۔

سراپائے مبارک: ۔

پیکر حسن ازل صفت آرائے ترا

نقش می بست ہمی ذوق تماشہ میکرو

حضور انورؐ کا سراپائے مبارک صفتِ احادیث کا خاص الحاصل شاہ کار

تھا۔ حضرت احادیث نے حضور انورؐ کی ذات میں تمام و کمال صفاتِ حقیقت

کو مجملہ اکٹھا کر دیا تھا۔ باندازِ دگر حضرت احادیث کی ذات کا مظہر حضور سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مظہر انوار پختن حضور وارث پاک ہیں۔ حضور کا چہرہ انور مثُل آفتاب تھا۔ لوح جبیں روشن و منور، ریش مبارک مثُل اصل، قدموزوں، مناسب و متوسط، رفتار قیامت، گفتگو سحر جنبش نظر قندھ محسن از سرتاپا مجسمہ نور احادیث۔ جسم مطہر نرم و نازک، بلکہ کہیں سے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ حضور کا جسم ہے یا روئی کا گالا معلوم ہوتا تھا۔ حضور انور سراپا خلق مجسم محبت ہی محبت تھے۔

ایک خاص صفت ہمارے سرکار عالم پناہ کی یہی تھی جو جلوت یا مجمع عام میں بھی مستقلًا نمایاں رہتی تھی۔ کہ حضور جب کھڑے ہوتے تھے تو آپ کا فرق انور تمام مجمع میں نمایاں رہتا تھا۔ یعنی اہل بیت کرام کی سر بلندی کا مظہر اتم آپ تھے۔ ہزاروں کے مجمع میں کھڑے ہوئے سرکار ہر دور و نذر یک کے زائر کو شانے اور صراحی دار گردان بلند نظر آتی تھی۔ اور اس سر بلندی کی ہر عاشق دور سے ہی بلا نہیں لیتا تھا۔

صفتِ تنزیہی: حضرت سید معروف شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ میری ہم شیرہ محترمہ نے جو حضور انورؒ سے بیعت تھیں۔ ایک مرتبہ مجھ سے بیان کیا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ جب حضور انورؒ کے جسم لطیف کا پتہ نہیں چلتا۔ ان کے اس بیان پر میں نے بھی تجربہ کیا اور بوقت شب پیشتر اوقات پاؤں مبارک دبانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو اکثر یہ حقیقت میرے مشاہدے سے گزری کہ پاؤں دباتے وقت جسم اطہر بالکل محسوس ہی نہیں ہوا۔ ہر طرف دیکھ بھال کر اور اپنے بستر پر آ کر لیٹ گیا۔ تو حضور انورؒ نے آواز دی۔ معروف شاہ سوتے ہو میں فوراً اٹھ کر حضور انورؒ کے پائیں پہنچ جاتا اور پائے مبارک دبانا شروع کر دیتا۔ تب آپ مختلف مقامات کے واقعات بیان فرماتے۔

مولوی احمد حسین صاحب وارثی متوفی را ہرامیو کا بیان ہے۔ کہ میرے مکان پر حضور سید عبدالرزاقؒ کے خرقہ، عادات کاذکر ہو رہا ہے۔ کہ آپ کی کمر مبارک سے پٹکا نکل گیا تھا۔ اسی اثناء میں حضور وارث پاکؒ میرے مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور ان کے مشکوک بیان کوئن کر فرمایا۔ کہ یہ کیا ہر زادہ سرائی ہے۔ عشق کو اللہ کی طرف سے ہر حال میں

ایک حال ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز سے اور ہر مخلوق سے جو چاہیں کروائیں۔ تمام

اوصاف دراصل عشق ذات میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں گم ہو جانے

ہی کو ”وصل“ کہتے ہیں۔ اور خودی نہ رہنا، ہی کمال ہے۔ عشق جب اس

درجہ پہنچ جاتے ہیں۔ وہ اپنی ہستی کو نیست کر دیتے ہیں۔ اور اس کی مثال

یہ ہے کہ جب آفتاب فلک پر نور افشاں ہوتا ہے۔ تو تمام ستارے مخلوق کی

نگاہ سے کالعدم ہو جاتے ہیں۔ جس طرح کواکب کا وجود آسمان پر ہے۔ بس

اسی طرح سے عشق کا وجود معشوق میں ہے۔ (بِخُوايْ منْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ

اللَّدْلَهُ۔ جَوَ اللَّهُ كَاهَ وَاللَّهُ أَسْ كَاهَ) عاشق و معشوق ایک ذات ہو جاتے

ہیں۔ بس اس میں تعجب کی کوئی بات ہے۔ کہ وہ آفتاب حقیقت تمام انوار و

اوصافِ عشق کو اپنے میں جذب کر لے۔

اس ارشاد پر چند ساعت تمام حاضرین پر ہیبت و سکوت طاری رہا۔

قصبہ مسولی شریف میں تشریف لائے۔ وہاں شیخ مظہر علی صاحب قدوامی

کے مکان پر قیام فرمایا۔ مولوی احمد حسن صاحب وارثی متوفی رامیو تحریر

فرماتے ہیں کہ چند روز بعد اس واقعہ کا کسی کو خیال بھی نہیں ہتا۔ حضور

انور نے ایک چھٹری جو کہ لکڑی کی طرح تھی۔ اور اس پر سفید رومال بندھا
 تھا۔ شیخ مظہر علی قدوسی وارثی کو مرجمت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ گور کھدھندا
 ہے۔ اس رومال کو لکڑی سے کھیچ لو۔ گرہ قائم رہے گی۔ اور رومال لکڑی سے
 علیحدہ ہو جائے گا۔ چنانچہ تعییل ارشاد کی گئی۔ تو واقعی ایسا ہی ہوا۔ شیخ مظہر علی
 صاحب حضور انور کی بارگاہ میں بہت بے باک تھے۔ اس لئے انہوں نے
 عرض کیا کہ غلام اس بندھی ہوئی لکڑی کا قاتل نہیں بلکہ میں اپنے ہاتھوں
 سے خود گرہ لگاؤں گا۔ اور پھر نکل آئے گی تو یقیناً قاتل ہو جاؤں گا۔ آپ نے
 منظور کیا اور شیخ مظہر علی نے اپنے ہاتھوں سے رومال کس کر باندھا۔ اور
 مضبوطی سے گرہ لگائی۔ وہ لکڑی حضور انور کے دست مبارک میں
 رہی۔ دوسرے دونوں طرف کے رومال شیخ مظہر علی صاحب کے ہاتھ
 میں تھے۔ انہوں نے جیسے ہی رومال کھینچا۔ وہ صاف نکل آیا۔ اب ہر شخص
 متحیر تھا کہ چوب سے اس طرح رومال نکل آیا۔ گویا بندھا ہوا ہی
 نہیں تھا۔ حضور انور تسبیم فرماتے ہوئے اپنے بستر پر رونق افروز ہوئے۔ اور
 ارشاد فرمایا ہم نے اس صفت کو ملک عرب میں ایک استاد سے سیکھا ہے۔

مولوی احمد حسین صاحب وارثی اور شیخ مظہر علی قدوسی وارثی صاحب
کا بیان ہے۔ کہ جب ہم دونوں حضور انورؒ کی خدمت سے علیحدہ ہوئے تو دو
گھنٹے بعد یہ حقیقت سمجھ میں آئی۔ کہ یہ کمر سے پٹکا نکل آنے کا جواب
ہے۔ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوا کہ حضور انورؒ کے دست مبارک میں آ کر
چوب خشک میں بھی وہی تاثیر ہو گئی۔ سچ ہے۔

خاک کو ایک نظر ان کی بنائے اکسیر!

قطرہ ان ہاتھوں میں آجائے تو دریا ہو جائے

حضور انورؒ کی صفت تنزیہی کی یہ صفت مخصوص زبانِ زد خاص و عام تھی کہ
حضور انورؒ کے پائے مبارک برہنسہ پائی کے باوجود کبھی آلو دھنگل نہیں
ہوئے۔ بلکہ پھول گلاب کی پنکھڑی کی مانند نرم و حسین تھے۔

وارث الاولیاء کی شان بیعت

حضور انورؒ کی ذات والا صفات جو بات تھی۔ وہ لا جواب تھی۔ حضور
پرنورؒ کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا۔ اللہ اکبر کیسی عظمت و شان تھی کہ بڑے بڑے
فلام سفر دہریے۔ جو پیر و پیغمبر تو کیا خدا تک کے قائل نہ تھے آپ کے دست

حق پرست پر توبہ کر گئے۔

مرا بکوئے تو رفتون چہ مشکل افتادست

بہر کجا نظر مے کنم دل افتادست

بیعت کی مختلف شانیں تھیں کہ کوئی ملبوس مبارک کو چھو کر مرید ہوا۔ کوئی پاکی چھو کر مرید ہو گیا۔ اور ارشاد مبارک کے تحت فیضان اذکار و اشغال سے اسی بیعت کے ذریعہ بہرہ مند ہو جاتے تھے۔

مسلمہ ہے کہ بیعت کا تعلق روح کے ساتھ ہے۔ اس کا واقعہ ہے کہ

قاضی سلیمان احمد صاحب وارثیؒ نے عالم رویا میں بیعت کی۔ لیکن اس میں

ایک خاص پہلو ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی بیعت کا تعلق روح سے ہے۔ یہ مسئلہ

قاضی صاحب کے اس واقعہ سے حقیقی طور پر ظہور میں آیا۔ حضرت قاضی

سلیمان احمد صاحبؒ کا جملہ خاندان قبلہ فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نج

مراد آبادی سے مرید تھا۔ اہل خاندان کا خیال ہوا۔ سلیمان احمد کو بھی

حضرت سے بیعت کرا دیا جائے۔ قاضی صاحب کی عمر اس وقت قریباً

گیارہ سال ہو گی۔ مگر قاضی صاحب نے عالم رویا میں ایک مکان کا نقشہ

دیکھا۔ جس میں فرش زمین مجلس لگی ہوئی ہے۔ اور ایک بزرگ رونق افروز ہیں۔ اور زائرین کا غیر معمولی مجمع ہے۔

یہ واقعہ ۱۲۰۷ھ کا ہے۔ اس محفل میں ایک شخص زردرنگ کاتہ بند سر پر رکھ کر لا یا۔ اور اس عالی مرتبت ذیشان کی خدمت میں نذر کیا۔ اس مجلس میں سے ایک صاحب نے قاضی سلیمان صاحب کی بیعت کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ قاضی صاحب سلسلہ عالیہ میں داخل ہو ہے۔ قاضی سلیمان احمدؒ نے جب یہ خواب دیکھا اس وقت قاضی صاحب حضور انورؒ کے اسم گرامی سے بھی واقف نہ تھے۔ نہ ان کے مرید ہونے کا شوق و خیال تھا۔

بلکہ اپنے خیال زہد و عبادت، ہی کو خداشناسی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اس خواب کو دیکھے ہوئے پانچ سال کا عرصہ گزرنگیا۔ ۱۳۱۴ء میں قاضی صاحب حضرت راجہ دوست محمد صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ رئیس و تعلقدار لہونہ ضلع سلطان پور کے ہمراہ بغرض سیر و سیاحت حضور پُر نور آقا مولا سیدنا شاہ قربان علی علیہ الرحمۃ کے عرس میں دیوبئی شریف پہنچے۔

یہاں آ کر قاضی صاحبؒ نے مکان کا نقشہ اور مکین کی شان

خدامان کی وضع بجھے وہی دیکھی۔ جو پانچ سال قبل خواب میں دیکھی تھی۔ اور
 جس طرح خواب میں جس شخص کو زردرنگ کا تھا بند نذر کرتے ہوئے دیکھا
 تھا۔ وہ بھی دیکھا۔ اور جس شخص نے قاضی صاحب کی بیعت کی سفارش کی
 تھی۔ اُس کو بھی دیکھا۔ غرض خواب کے واقعہ کا مکمل نقشہ ہو بہاظاً ہر میں
 مشاہدہ عینی سے گزرا۔ اس خواب میں خاص بات یہ ہے کہ ۱۳۱۴ھ میں
 جب قاضی صاحبؒ نے یہ خواب دیکھا تھا۔ اس وقت نہ وہ مرید ہوئے
 تھے۔ جو سرپرستہ بند رکھ کر لائے تھے۔ نہ وہ حضرت بیعت ہوئے جنہوں
 نے قاضی صاحب کو خواب میں بیعت کرایا تھا۔ سرپرستہ بند رکھ کر لانے
 والے حضرت بابو کنهیا لال صاحب غلام وارث وکیل علی گڑھ تھے۔ اور
 مرید کرانے والے راجہ دوست محمد خان تعلقدار مہونہ تھے۔ یہ دونوں
 اصحاب ۱۳۱۴ھ کے بعد بیعت ہوئے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ عالم اجسام
 میں جو بیعت ہوتی ہے وہ اُس بیعت کا تکملہ ہے جو عالم ارواح میں ہو چکی
 ہے۔ اور جس طرح اس عالم میں جو جس خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ اسی
 طرح ازل میں بھی حاضر باش اور خدمت گزار رہے ہیں۔ ورنہ قبل وقوع

بیعت بابو کنہیا لال صاحب وغیرہ کی حاضری اس طرح نہ ہوتی۔ جس طرح
بعد حصول بیعت ہوتی۔۔۔

چو غلام آفتابم ہمه ز آفتاب گویم نہ شبم نہ شب پرستم نہ حدیث خواب گویم
اے زندہ حُسنِ تو آئین دل آرائی جاں بندہ رونے تو زاں بود کہ موطنی
بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم بر متد ففتر کبریائی کردیم
اے درد بدولت فقیری ایں حبا
در کسوت بندگی خداوی کردیم

مولوی سید علی حامد صاحب قادری چشتی، سجادہ نشین سانڈھی شریف
صلع ہردوئی تحریر فرماتے ہیں کہ مشی صادق علی متوضن گو پاسو ضلع ہردوئی
حضور انورؒ کے سخت مخالف تھے۔ اپنی بیعت کا واقعہ خود فرماتے تھے۔ کہ
جب حضور انورؒ گو پاسو شریف لائے مولوی محمد فاضل تعلقہ دار کے ہاں قیام
فرمایا۔ مولوی محمد فاضل صاحب وارثیؒ نے مجھ سے کہا کہ حضور حاجی
صاحب قبلہ شریف لائے ہیں۔ تم کو بھی ملنا چاہئے۔ میں نے کہا میں ایسے
فقیروں سے نہیں ملتا۔ چند جملے اور بھی سخت استعمال کئے۔ لیکن جیسے ہی

میں مکان پر پہنچا۔ میرے پیٹ میں شدت کا درد ہوا۔ ہر چند اطبا نے یہ کوشش کی۔ علاج مسلسل کے باوجود درد بڑتا ہی گیا۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ مرض الموت ہے۔ اسی بے چینی و بے قراری میں آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان مسجد ہے۔ اُس میں تمام بزرگان دین جمع ہیں نماز سنت ادا کرنے کے بعد کسی کے منتظر ہیں۔ اور خاموش گردن جھکائے بیٹھے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ہنگامہ کی آواز آئی۔ تمام بزرگ احترام و استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ دیکھا کہ ایک بزرگ آتے ہیں تمام بزرگوں نے ان کو ادب و احترام سے محاب میں امامت پر کھڑا کیا۔

اُن بزرگ نے نماز سنت ادا کی۔ بعد ازاں فریضہ امامت ادا کیا۔ سب بزرگوں نے اقتدا کی جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے دیکھا کہ وہ بزرگ و امام حاجی صاحب قبلہ ہیں۔ میں قدموں ہوا۔ اور درخواست بیعت گزار کر ملت جی غلامی ہوا۔ حضور انورؒ نے وہیں بیعت فرمایا۔ جب بیدار ہوا تو دردشکم بالکل اچھا تھا۔ میں نے اپنے خیالات باطل سے توبہ کی۔

جب بیدار ہو کر حاضر خدمتِ اقدس ہوا۔ اور اظہارِ ندامت کیا۔

حضرت نے اسی بیعت کو برقرار رکھا۔ اور فرمایا تمہارا قصور نہیں تھا۔ آنکھوں کا
صور تھا۔

دیگر مذاہب کے پرستار بھی اس ذاتِ مقدس سے فیضیاب ہوئے
اور گوہر مقصود سے دامن بھر کر مالا مال ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ توحید حق کے
پرستار اور نور رسالت کے سچے عاشق ہوئے۔ چند اسماۓ گرامی درج ذیل
ہیں۔

بابو کاشی پرشاد صاحب الہ آبادی، مشی تملک نارائن صاحب مظفر پوری
حضرت ٹھا کر پنج سنگھ صاحب رئیسِ اعظم ملا ولی ضلع میں پوری، راجہ سرب
دین صاحب تعلقہ دار سورت گنج اودھ، بابو موتی لعل صاحب بھاگل پوری
منشی لکھی نرائی تعلقہ دار مظفر پور، ٹھا کر بشن سنگھ صاحب رئیس رائے پور ضلع
بارہ بیکنی۔

حضرت بابو کنهیا لال صاحب وارثی نے بیس برس روزے

رکھے۔ نشہ وحدت میں مخمور و سرشار عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں مست و

بیخود بے نیاز کائنات، شاہد حقیقی کے عین مجاہدہ کش عشق و ارث پاک سے
دل میں سوز و گداز لئے ہوئے تھے۔ علی الاتصال صائم لاہر و قائم اللیل
بزرگ ہوئے۔

حضور قبلہ و کعبہ میاں اوگھٹ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ "ضیافت
الاحباب" میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضور انورؐ^ر
سے بہت سے عیسائی بھی بیعت ہوئے اور خلعت فقر سے سرفراز فرمائے
گئے۔ چنانچہ حضرت رومی شاہ صاحب وارثی[ؒ]، ولایتی شاہ صاحب
وارثی[ؒ]، عبداللہ شاہ صاحب وارثی[ؒ]، جو حضور انورؐ کے خرقہ پوش فقراء تھے۔
یوروپیں تھے۔ میاں اوگھٹ شاہ صاحب وارثی[ؒ] ضیافت الاحباب میں لکھتے
ہیں کہ برادر بیدم شاہ صاحب وارثی[ؒ] فقیر خاص سرکار عالم پناہ اپنے خط میں
حضور پُر نور مجلہ و کعبہ مظہر انوار و ارث، علی حضرت بابا رحیم شاہ صاحب[ؒ]
وارثی خادم خاص بارگاہ وارثی[ؒ] سے مسٹر کمیل صاحب فرانسیسی کی سفارش
بیعت کرتے ہیں۔ کہ حضور عالی مرتبت میں اُن کی تمنا پیش کردیجئے۔

خط مبارک امیر الطریقت وارثی شیخ العشق حضرت قبلہ و کعبہ بیدم شاہ صاحب[ؒ]

قبلہ ام جناب رحیم شاہ صاحب وارثی زید مجدد

پس از مادر جب آنکہ باعثِ تکلیف دہی یہ ہے کہ ایک صاحب فرانسیسی مسٹر کمیل حضرت پر نور کے غلام ہونا چاہتے ہیں۔ بوجہ چند در چند فی الحال حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہذا ان کی درخواست پیش کرد تجھے اور بواپسی مطلع فرمائیے۔ ان کو عالم رو یا میں بھی زیارتِ سلطانِ دو جہاں یعنی وارث کونو مکان ہو چکی اور یہی باعث انکی غلامی قبول کرنے کا زیادہ تر ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور یہ تکلیف گوارا فرمائے مجھے ممنون فرمائیں گے۔

رَأْمَ فَقِيرَ بَيْدَمَ وَارَثِي اَزَّاً گرہ

مسٹر موصوف کی عقیدت اور برادر بیدم شاہ صاحب وارثی کی یہ سفارش ملاحظہ فرمائے حکم ہوا ان کی بیعت قبول ہوئی۔ جب موقع ہو چلے آئیں۔ جب مسٹر کمیل حضور انورؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنا نام بدل دیا۔ اور مسٹر کمیل کی بجائے اب ”عبدالوارث“ رکھا اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں۔

حضور انور تمام عالم کے لئے شیخ الہدایت بن کر تشریف لائے

تھے۔ اور جس طرح رب العالمین تمام عالموں کا رب ہے۔ کوئی شخص یا قوم ربوبیت الہی سے انکار کرے۔ لیکن بندگی سے خارج نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضور انور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے پیغمبر مبعوث فرمائے گئے۔ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رَحْمَةً إِلِّيْلَعَالَمِينَ۔ کوئی شخص یا قوم نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرے۔ تو وہ بھی نافرمان ضرور ہے۔ لیکن امت محمد و رسول اللہ میں داخل ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حضور انور سرکار وارث پاک کی ذات سے بیعت نہ کرے لیکن حلقہ ارادت و ارتی سے متعلق رہے گا۔ رَبِّ لَا تَذَرْ فَرْدًا وَ آنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔ تمام کائنات مخلوق پروردگار، امت محمدیہ و غلامان و ارتی ہے۔

حضور انور کا فیضان ”اجنا“ پر بھی رہا ہے۔ حضور انور کے بہت سے مرید اجنا بھی تھے۔ جس کے لئے متعدد واقعات کتب سید و ارتی میں روتھیں ہیں۔ اسی صورت میں حضور کے تصرفات چرند و پرند پر بھی جاری تھے۔

خُسنُ اخْلَاقٍ وَارثُ الْأَلَيَاء

ترے کردار پر شمن بھی انگلی رکھنہیں سکتا
تری گفتار تو قرآن ہی قرآن ہے ساقی

حضرور انورؒ ہر خورد و کلاں سے خلق عظیم سے پیش آتے تھے۔ اور عمر رسیدہ حضرات جو حضور انورؒ سے بیعت ہوتے تھے۔ حضور انورؒ ان کی بھی تعظیم فرماتے تھے۔ تکلم کا انداز ایسا دلکش ہوتا تھا۔ کہ سامعین یہ چاہتے تھے۔ کہ حضور انورؒ فرماتے رہیں اور ہم سننے رہیں۔ گفتگو کے وقت حضور انورؒ پنجی نظریں رکھتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے۔ پند و نصائح کے لئے ایک جملہ ایک ہی مجلس میں سب کے لئے باعث ہدایت ہوتا تھا۔ ہر شخص اس ارشاد سے اپنے اپنے مقصد کو پا جاتا تھا۔ مریدین سے بچوں کی طرح مخاطب ہوتے تھے۔ خدامان بارگاہ عالی عام طور پر بے تکلف اور بے باک تھے۔ حضور انورؒ خود کو مکترین خلاق سمجھتے تھے۔ اور یہی تعلیم تھی۔ کہ اپنی ہستی سے گزر جاؤ۔ اور اسی پر حضور انورؒ کا عمل بھی تھا۔

چنانچہ قصبه نیورا (بہار) کا واقعہ ہے۔ جسے حضرت قبلہ احمد شاہ صاحب دارثیؒ نے بیان فرمایا۔ آپ حضور کے خاص الخاص فقراء میں تھے۔ فرماتے تھے کہ حضور انورؒ و نق افر و زر تھے کہ محفل میں آنریبل مولوی سید شرف الدین دارثی بالقابہ ممبر ایگزیکٹو کنسل بہار حاضر خدمت ہوئے۔ اس وقت

اُن کے ہاتھ میں ایک تھر ما میٹر کی طرح کا آلہ تھا۔ اُس پر لکھا ہتا۔ غصہ، ذہانت، حافظہ، رنجش، خوشی وغیرہ کے اندر اس کو مٹھی میں دبانے سے پارہ اپر چڑھتا تھا۔ اور انسان کے مزاج کی حالت معلوم ہوتی تھی۔

وہ شیشہ حضور انورؒ نے اپنے دست مبارک میں لیا تو جو تیز آب یا پارہ تھا۔ حسب معمول اُس میں اُپر کو چڑھا۔ اس کے بعد آپ نے رکھ دیا۔ دیگر حاضرین محفل نے اپنے ہاتھ میں اس شیشہ کو لے کر تشخیص کرنی شروع کی تو اس وقت کا عجیب ولفریب منظر تھا جو شخص اُس کو مٹھی میں دباتا تھا۔ اس کی نسبت حضور انورؒ سے عرض کیا جاتا تھا۔ کہ حضور ان میں اس درجہ کی ذہانت ہے۔ اس درجہ کا غصہ ہے۔ اور حضور انورؒ نے فرماتے تھے۔

یک مولوی سید اشرف الدین صاحب بالقبہؒ کو خیال پیدا ہوا کہ جلدی میں حضور انورؒ کے مزاج مبارک کی حالت کچھ اور معلوم نہ ہو سکی۔ چنانچہ انہوں نے مکروہی شیشہ حضور عالیٰ قدر کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور نے سابق کی طرح مٹھی میں دبایا۔ مگر یہ عجیب بات تھی کہ اس کا تیز آب یا پارہ اپنی جگہ سے قطعی جنبش نہ کر سکا۔ اور بالکل ساکن ہو گیا۔ یہ

ماجراد لیکھ کر سید صاحب موصوف نے اس خیال سے کے کہیں حضور انورؒ

کے نرم و نازک ملامت ہونے کے سبب شیشہ پورا دبائے نہ میں نہیں آیا

ہے۔ اس لئے مولوی صاحب قبلہ نے اپنے ہاتھ سے حضور انورؒ کی مٹھی کو

اچھی طرح دبایا۔ تب بھی وہی شیشہ کا پارہ یا تیز آب بدستور ساکن رہا۔ اور

قطعی جنبش نہیں کی اور کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا۔

سب کو حیرت تھی کہ ابھی تو حضور انورؒ کے دست مبارک میں پارہ یا

تیز آب چڑھتا تھا۔ لیکن اب ساکن ہے۔ اور اس کا فعل ساقط ہو گیا

ہے۔ کیا بات ہے۔ سب اسی خیال میں محو تھے۔ کہ حضور انورؒ نے حناص

انداز سے دست مبارک کو جھٹک کروہ شیشہ رکھ دیا۔ اور زبان مبارک سے

صرف اتنا فرمایا ”ہم کچھ نہیں ہیں“، اس ارشاد پر تمام محفل میں ایک عجیب

محویت کا عالم طاری ہو گیا۔

سید اصغر علی وارثی ساکن فتح پور ہسوہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک

مرتبہ میرے سامنے حضور انورؒ کی خدمتِ اقدس میں ایک انگریز حاضر ہوا۔

حضور انورؒ نے معانقہ فرمایا اور ارشاد فرمایا (ہم تم ایک ہے نا) پھر فرمایا

صاحب کو چائے پلاو۔ انگریز پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ صاحب بہادر مکیف ہو گئے۔ جو قابل بیان نہیں۔ اسی طرح حضور انور سب سے یگانگت کا برتا و فرماتے تھے۔

سید معروف شاہ وارثی راوی ہیں۔ جب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا انتقال ہوا۔ تو شب کو دیوی شریف میں خبر آئی حضور انور اس وقت کھانا تناول فرمائے تھے۔ کسی شخص نے حضور انور سے عرض کیا کہ ملکہ معظمہ کا انتقال ہو گیا۔ حضور انور سے معا کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا بڑا بارکت عہد تھا اور بہت اچھی بادشاہی نہایت امن و امان رہا۔ اچھا لاؤ ہمارے ہاتھ پر سیاہ کپڑا باندھ دو۔

شانِ تکلم و ارش الاولیاء

حضور انور کی سخن فہمی کا یہ عالم تھا کہ ایک شعر کے معنی مختصر الفاظ میں فرماتے تھے۔ تو وہ ہر مسلک و مشرب اور ہر فرقہ کے لئے موزوں ہوتے تھے۔ حضور انور کو اشعار سننے اور پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ اور ہر رنگ کے اشعار حضور انور کو یاد تھے۔ اکثر بیت بازی کی مجلس میں لوگ حضور انور کی

مجلس میں بیٹھتے تھے۔ اور شعر پڑھتے تو حضور انور ایک ہی ردیف اور قافیہ اور ایک مضمون کے سو شعرا رشاد فرماتے تھے۔ جس پر اہل مجلس پر سکوت طاری ہو جاتا۔

ایک مرتبہ چار پنڈت حاضر ہوئے۔ حضور انور مولوی رکن عالم صاحب وارثی تحصیلدار ہاتھرس ضلع سترہا کے مکان پر قیام فرماتھے۔ یہ پنڈت صاحبان اپنے علم میں صاحب کمال تھے۔ اور اس غرض سے آئے تھے۔ کہ حضور انور کے سامنے اپنی قابلیت کا اظہار کریں گے۔ تو ہم کو کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ چاروں پنڈتوں نے حاضر خدمت ہو کر چند اشلوک سنائے۔ لطف یہ تھا کہ پنڈت صاحبان جتنے اشلوک پڑھتے تھے۔ حضور انور ان سے چند در چند اشلوک پڑھتے تھے۔ بالآخر پنڈت صاحبان شرمندگی سے مجبور ہو کر واپس جانے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ جس کے لئے آئے ہو وہ تو لیتے جاؤ۔ چنانچہ مولوی رکن عالم صاحب وارثی نے چاروں پنڈتوں کو کچھ روپے دے کر خصت کر دیا۔ چاروں پنڈت حضور انور کے علم و فضل سے بے حد متأثر ہوئے۔

مولانا سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی "مند آرائے

کچھو چھو شریف سیدن پور سے بعد فراغت مصروفیات مع اپنے مریدین و
معتقدین حضور انورؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد حضور
انورؒ نے فرمایا "اچھا پھر ملاقات ہوگی" مولانا مددوح جانے کے لئے
کھڑے ہوئے۔ حضور انورؒ بھی ایتادہ ہوئے۔ مددوح سے معانقہ کیا۔ بعد
از اس حاضرین مجلس سے ارشاد ہوا کہ سب باہر چلے جائیں۔ خود مولانا
مددوح فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور نے اسرار و توحید کے متعلق چند باتیں
ارشاد فرمائیں۔ فرمایا نفوس کو ذاتِ الہ موت ہے۔ رُوح کو موت نہیں
حضرت احادیث ارشاد فرماتے ہیں کلام اللہ کی اس آیہ تشریفہ کو دیکھو گلؒ^۱
نفس" ذاتِ الہ موت۔ گلؒ رُوح ذاتِ الہ موت۔ نہیں فرمایا۔ اس کے بعد
کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائیں۔ جس کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔ وہ الفاظ محض
اسرار روح سے متعلق ہیں۔ مولانا چونکہ عالم تھے۔ حضور نے ان کے مذاق
کے مطابق کلام کیا۔

از فلسفہ و منطق حبز عشق نہ فہیم

ایں دفتر بے معنی غرق می نا ب اولے

حضور انورؒ کے کلام میں مذاق سخن کا بھی حصہ ہے۔ آپ کے پاس ایک بیاض رہتی تھی۔ جس میں چیدہ چیدہ غزلیں قصائد تحریر تھے۔ زبانی بھی حضور انورؒ کو بہت کچھ کلام یاد تھا۔ دس دس شعراء کے مقابلے میں حضور انورؒ نہ ہوتے تھے۔ اور سب کو ساکت و خاموش فرمادیتے تھے۔ آپ سو سو شعر ایک ہی حرف پر ختم فرماتے تھے۔ بیاض مذکور اب بھی تبرؒ کا حضرت حافظ پیاریؒ وارثی کے ہاں موجود ہے۔ جو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خور حضور پر نور مقصود شاہ صاحب وارثی مدظلہ کے پاس رہتے ہے۔ جس کی اس فقیر نے زیارت کی ہے۔

مولوی خدا بخش شائق کی مشنوی تقریباً پوری از بر تھی۔ جناب شائق کی فارسی غزلیات جو حضور انورؒ کی زبان مبارک سے سن گئی ہیں۔ ان میں بعض حسب ذیل ہیں۔

آه دل درد لا دوا دارد در درہ مرگ ضد دعا دار
کرد مددود راہ حورو ملک دویں آہم سر سما دارد
داد دلدار درد گر مارا او ہمہ درد را دوا دار

دیگر

خیرتم چه گویم او صاف زلف یار
 خوشتر بود ز ناف نه تار تار تار اتار
 زاہد بزلف و خال و خطت کرد تا نظر
 گردست حبیب و دامن و دستار تار تار
 طوی سبز بال بوقت **تکلمش**
 قند بزور لعل شکر بار بار بار
 تا بزرخ تو سبزه نو خیز بردمید
 شاق چگونه جاں بسلامت بود که او
 افتاده است در دل دخاں خار حنا ر
 دار و بحبان اذیت پیکار کار کار

جو متفرق اشعار حضور انور کی زبان فیض ترجمان سے سُنے گئے وہ بھی حسب
 ذیل ہیں۔

ندارم ذوق رندی نے خیال پا کدا منی
 مراد یوانہ خود کن بہر نگ کہ میدانی
 سپردم بتو ما میہ خویش را
 تو دانی حاب کم و بیش را
 ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
 ایں خیال ست و محال است و جنوں
 ایں بست کے عشق میں بھی کہاں سے کہاں گیا
 عشق میں تیرے کوہ غم سرپلیسا جو ہوسو ہو
 اس بست کے عشق میں بھی کہاں سے کہاں گیا
 اگر آں ترک شیرازی بدست **آردن ملا**
 بخال ہندو ش بخششم سمر قد و بخار ارا
 چول آہم ز فتن کند حبان پاک
 چپ کر دند پیرا ہن عمر چپاک
 چپ کر دند پیرا ہن عمر چپاک
 کشیدند سر در گری باں چپاک

حضور پر نور نبی کریم ﷺ کی شان میں اکثر فرماتے۔

تن اور اعتلاف نور کر دند پئے عالم بشر مشہور کر دند

۶۲ مصروع کیسی بڑی سرکار ہے کیا بڑا دربار

حضور انور کی ذات با برکات مخملہ اوصاف عشق کامل کا اکمل

نمونہ تھی۔ آپ کی بات بات میں عشق و محبت کے نکات و محسن ہوتے

تھے۔ آپ تمام امور پر محبت کو ترجیح دیتے تھے۔ اور محبت ہی آپ کی تعلیم

ہوتی تھی۔

مولانا شاکِ وارثی "تحفۃ الاصفیاء" میں لکھتے ہیں کہ مولانا سید

عبدالعلی نگرامی ایک متشرع بزرگ تھے۔ مولانا موصوف کے اور قاضی

عبدالکریم صاحب بریلوی کے پر خلوص تعلقات تھے۔ عبدالکریم صاحب

قاضی محفل میلاد میں قیام وسلام کے قائل تھے۔ اور سید صاحب موصوف

سلام و قیام کو بدعت کہتے تھے۔ قاضی صاحب نے ماہ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ میں

اہتمام میلاد کیا اتفاقاً حضور انور بھی نگرام تشریف لے گئے۔ ہر دو حضرات

بغرض استفسار حاضر خدمت ہوئے۔ حضور انور نے خود بخود اس مسئلہ پر سید

عبدالعلی صاحب سے تناطہ فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا میر صاحب عاشق جو
کچھ معشوق کی نسبت کہے وہ بجا ہے۔ درست ہے جو تعظیم کرے وہ زیب
ہے۔ میر صاحب یہ تو بتائیئے کہ جو شخص دربار میں حاضر ہو وہ بھلا
درباریوں کے آداب کیا جانے! علم اور چیز ہے۔ عشق اور چیز ہے اگرچہ
جناب رسول کریم ﷺ نے علم کی بے انہتا تعریف فرمائی ہے۔ مگر عشق کی
سنگلار خ منزلمیں علم کو حجاب اکبر کہا گیا ہے۔ اکثر علماء کے اقوال جہلا کے
لئے شہد کی مثال ہوتے ہیں۔ مگر وہ عاشقان حق کے لئے ستم قاتل ہوتے
ہیں۔ جیسا کہ حضرت مولانا رومیؒ نے اس تنبیہ کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
منجانب حق و جل و علی ہوئی تھی۔ گلے بان کی حکایت میں اسی طرح لکھا
ہے۔

موسیٰ آداب دانان دیگر اند	سوختہ جبانان رواناں دیگر اند
تو برائے وصل کردن آمدی	نے برائے فصل کردن آمدی
در حق او شهد در حق تو ذم	در حق او مدح در حق تو ذم
در حق او نور، در حق تو نار	در حق او درد، در حق تو حnar

حضرور انورؒ کے اس ارشاد فیض بنیاد سے سید عبدالعلی صاحب کو کامل
تسکین ہو گئی۔ اور پھر کوئی سوال انہوں نے نہیں کیا۔ ۔

فَاعْتَبِرُو يَا أَوْلَى الْأَبْصَارِ وَقَنَا رَبِّنَا عَذَابَ النَّارِ

ارشادات عالیہ

عشق کی الٹی چال ہے۔ جس کو پیار کرتا ہے۔ اُس کو جلاتا ہے۔ جس کو پیار نہیں کرتا۔ اُس کی باغ ڈھیلی کرتا ہے۔ مذہب عشق میں کفر اسلام ہے۔

فرمایا محبت میں کفر و اسلام سے غرض نہیں اس میں شریعت کو کچھ دخل نہیں ہے۔

فرمایا کہ جو کچھ عاشق معاشق کی نسبت کہے۔ وہ بجا اور درست ہے۔ اور جو کچھ تعظیم کرے وہ سزاوار ہے۔

فرمایا جو معاشق کی نسبت کہے۔ وہ مقام رضا و تسلیم ہے۔ عاشق کو چارہ نہیں۔

فرمایا حضرت موسیؑ نے اس چروائے کو اپنی شریعت کی رو سے منع کیا تھا۔ لہذا بارگاہ عالیٰ میں ناپسند ہوا۔ اور اس کا وہی فعل خلاف شرع کرنا خدا کو پسند ہے۔ اس کو دل سے تعلق ہے۔

فرمایا لا الہ الا اللہ کہنا اور بات ہے۔ ضرب لگانا اور بات ہے۔

فرمایا کہ بن دیکھئے عاشق ہونا محال ہے۔ دیکھ کر عاشق ہونا ممکنات سے ہے۔

فرمایا عاشق کی ہر سانس بلا ذکر و کسب عبادت ہے۔

فرمایا عاشق غافل نہیں سمجھا جا سکتا۔

فرمایا عاشق کی یہی نماز ہے۔ اور یہی روزہ ہے۔

فرمایا کہ جس نے یہاں نہیں دیکھا وہ اندھا ہے۔

فرمایا عاشق کا دین اور دنیادنوں خراب۔

فرمایا عاشق وہی ہے جو کسب سے حاصل نہیں ہوتا۔

فرمایا عاشق میں انتظام نہیں۔

فرمایا عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔

فرمایا عاشق وہ ہے جس کی ایک سانس بھی یاد مطلوب سے خالی ن

جائے۔

فرمایا۔ عاشق کو خدا معشوق کی صورت میں ملتا ہے۔

فرمایا۔ محبت ہے تو ہم ہزار کوں پر تمہارے ساتھ ہیں۔

فرمایا۔ محبت میں بے ادب عین ادب ہے۔

فرمایا۔ محبت عین ادب ہے۔

فرمایا۔ جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔

فرمایا۔ محبت میں خلافت نہیں۔

فرمایا۔ جس کو سب شیطان کہتے ہیں۔ اس را محبت میں دوست بن جاتا ہے۔ دشمنی نہیں کرتا۔

فرمایا۔ محبت میں انتظام نہیں جہاں محبت نہیں وہاں انتظام ہے۔

فرمایا۔ عاشق کے مرید کا انجام خراب نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ عاشق کے خیال پر دین و دنیا کا انتظام ہے۔

فرمایا۔ عاشق کے منہ سے اگر کوئی بات غلط نکل جائے تو خدا اُس کو

بھی درست کر دیتا ہے۔

فرمایا۔ کہ عاشق کا گوشت درندوں پر حرام ہے۔ ان پرنہ سانپ کا زہرا ثرکرتا ہے۔ اور نہ شیر کھا سکتا ہے۔

فرمایا۔ محبت کرو کسب سے کچھ نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے۔ محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

فرمایا۔ جو ہے لگاؤ ہے۔ باقی جھگڑا دکھانے کی چیز ہے۔ اگر لگاؤ نہیں تو خاک نہیں۔ دنیاداری دکان داری ہے۔

فرمایا۔ عاشق کا کمالِ عشق یہ ہے۔ کہ وہ خود معشوق ہو جائے۔ جب عاشق معشوق کی ذات میں فنا ہو گیا۔ تو عاشق عین معشوق ہو گیا۔ جو شے آذانِ دوست ہے وہ اپنی ہے۔ اور یہیں سے توحید کا آغاز ہوتا ہے۔

فرمایا۔ حقیقتاً عشق و توحید لازم و ملزم ہیں۔

فرمایا۔ عاشق کامل ہی موحد بھی ہو سکتا ہے۔ جو ہر ایک ذرہ میں معشوق کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔

فرمایا۔ سوال نہ کرنا مر جانا، خواہ سات دن کا فاقہ کیوں نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو اکنگ رہے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو خدا سے بھی نہ مانے۔

فرمایا۔ جو طمع میں گھر جائے وہ ہمارا نہیں۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو تمام دُنیا کی عورتوں کو مثلِ ماں بہن سمجھے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو اپنی بستی میں رہ کر بدنام نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیری حضرت سیدہ خاتون قیامت حضرت فاطمہ زہراؓ سے
ہے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو رضا و تسلیم پر قائم رہے۔

فرمایا۔ رضا و تسلیم وہ ہے۔ کہ شر کو بھی خیر سمجھے۔ اور خیر تو خیر ہی ہے۔

فرمایا۔ رضا و تسلیم حضرت سیدنا امام علی السلام کا حق تھا۔

فرمایا۔ ہمارے ہاں تعویذ گندے اور ٹوٹکا نہیں ہے۔

فرمایا جو نمازنہ پڑھے۔ ہمارے سلسلہ بیعت سے خارج ہے۔

فرمایا۔ بڑی فقیری ہی یہ ہے کہ ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلے۔

فرمایا۔ محبت اہلبیت ایمان ہے۔

فرمایا۔ جس قدر ہمارے مرید ہیں۔ وہ ہماری اولاد ہیں۔ اور جس کو جس قدر ہمارے ساتھ محبت ہے۔ اُسی فتدر اپنے بھائیوں سے اتفاق۔ جو لڑکا اپنے باپ سے محبت کرے گا۔ اس کو بھائی سے اتفاق ہو گا۔ فرمایا۔ جس کا جو حصہ ہے۔ وہ اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ مرتے وقت ملے۔ اور نہیں تو اُس کی قبر میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ اس جملہ آخری کا حضور انورؒ خاص شان سے اظہار فرماتے۔

ایک مرتبہ گیارہویں شریف کے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ کہ مفتام ”ھو“ ایک عجیب مقام ہے۔ بحساب ابجدھ کے ۵، و کے چھ عدد ہوتے ہیں۔ پانچ اور چھل کر گیارہ ہوتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظمؐ کی یہی منزل تھی۔ انتہایہ کہ گیارہویں والے میاں مشہور ہو گئے۔

حضور انورؒ کے ارشادات کے مسائل تصوف کے علاوہ دیگر امور پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ حضور انورؒ کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلتے تھے۔ وہ نہایت جامع اور معنی خیز ہوتے تھے۔ حضرت حاجی اوگھٹ شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ نقل ہیں۔ کہ حضور انورؒ سے عرض کیا گیا کہ شناگیا ہے

تہتر فرقوں سے بہتر ناری اور ایک ناجی ہے۔ اور ہر فرقہ اپنے آپ کو ”ناجی“ کہتا ہے۔ تو وہ فرقہ کو نسا ہے۔ حضور انورؐ نے فرمایا جو ”حسد“ سے الگ رہے وہ ناجی ہے۔ اور جو حسد میں ہو وہ بہتر میں شامل ہے۔

فرمایا کہ جو نشیب و فراز میں رہے گا۔ خدا اس کو نہیں ملے گا۔ اور جو نشیب و فراز سے نکل جائے گا۔ اُس کو دنیا میں ہی نجات ہو جائے گی۔ فرمایا۔ ہر وقت صورت سامنے رہے وہی صورت ہر جگہ نظر آنے لگے گی۔ یہی ”فنا فی الشیخ“ ہے۔

حاجی او گھٹ شاہ صاحب وارثی نے عرض کیا کہ اسم ذات کو نہ ہے۔ فرمایا ”اللہ“ باقی سب صفات ہیں۔

عرض کیا ”ہو“ کیا چیز ہے۔ فرمایا ذات نہ صفات ایک میدان ہے۔

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔ کہ ہم کعبہ کے اندر گئے تو یہ غزل پڑھنے لگے ”عشق میں تیرے کو نم سر پر لیا جو ہو سو ہو۔

حافظ کعبہ نے کہا۔ ہذا بیت الرذب۔ ہم نے کہا وہ جگہ بستاؤ کہ

جہاں خدا نہیں۔

مسئلہ خلافت

اپنے سلسلہ روحانی میں حضور انورؒ کی روحانیت زالے انداز سے ظہور پذیر ہوئی۔ یعنی حیات اولیاء اللہ کا مکمل نمونہ حضور انورؒ نے ظاہر فرمادیا۔ یعنی سلسلہ عالیہ میں کسی کو نہ تو خلیفہ نامزد فرمایا۔ اور نہ ہی خلافت عطا فرمائی۔ بمصداق۔

ہر گز نمیر دا نکہ دش زندہ شد بعشق!

ثبت است بر جریدہ عالم دوام کا

حضور شاہنخانہ طور پر کسی ضابطہ کے پابند نہ تھے۔ نہ تعلیم کا وہ طریقہ
خانہ بیعت کا وہ طرز تھا۔

ہربات تھی نرالی اُس شوخ سمتین میں

حضرت قاضی بخش علیؒ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف
وسیلہ بخشش میں ہے کہ حضور انورؒ نے ارشاد فرمایا کہ۔

”منزل عشق برتر ہے ذکر و اشغال سے جو کسب ہے۔ اور

میں منزلِ عشق رکھتا ہوں اس ملت میں سجادہ نشین و غیرہ نہیں

ہے۔ جو شخص بادۂ عشق میں سرشار اور دامِ محبت

میں گرفتار ہو وہ خاکروب ہو یا چماروہ مجھ سے ہے۔

جناب شیخِ حسین صاحب قدواً وارثی (بیر سٹرائیٹ لاء)

سے بھی منقول ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ سرکارِ عالم پناہ نے بارہا فرمایا ہے ہمارا مشرب

عشق ہے۔ عشق میں کسب نہیں۔ خدا کی دین ہوتی ہے۔ ہمارا کوئی خلیفہ

نہیں۔ عشق میں خلافت کسی سے مخصوص نہیں۔ جس کے دل میں عشق ہو گا۔

بلکہ اس بارے میں حضور انور کا خاص اقدام ایک تحریر جس کا حوالہ

مشکوٰۃ حقانیہ میں بالتفصیل درج ہے۔ یہاں اُس کا اندر ارج باعث طوالت

ہو گا۔

مگر اس کا اب ثابت پہلو قابل غور ہے۔ کہ خلافت تو نہیں ہے مگر مریدی

جاری ہے۔ اس کے وجہات اعلانیہ طور پر جو ہو سکتے ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

حضرور انور کا خرقہ مرحمت فرمانا اپنی ہستی کو مٹا دینے کا مترا دف

ہے۔ کیونکہ عطاۓ احرام کے وقت حضور ارشاد فرماتے تھے۔

”لو یہی لباس زندگی ہے یہی کفن ہے“

یعنی مُؤْتَوْقُبُلَ اُنْتَ مُوتُوْ کا ترجمہ ارشاد فرمایا۔ اور نگاہوں میں
مرکز تجلیات بھی بنادیا۔ اس سے بڑی خلافت اور کیا ہو گی۔

اور جب اپنے وجود میں واجب الوجود کی جلوہ گری ظاہر ہو گئی۔ اور

اپنی خواہشات کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ تو گویا طالب و مطلوب میں عینیت

ہو گئی۔ یہی منتها ہے حقیقت ہے۔ اور یہی حقیقی سند خلافت ہے۔

چنانچہ ایسے مستند واقعات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ

حضرور پرنور کے عہد میں بھی آپ کے فقراء عالی اقتدار نے بیعت لی

ہے۔ حاجی محمد شاہ صاحب وارثی (جو ایک خوش بیان واعظ ہیں) ناقل ہیں

کہ مولانا مولوی ہدایت اللہ صاحب وارثی الانصاری محدث سورتی کا واقعہ

ہے۔ جوانہوں نے خود بیان فرمایا تھا۔ کہ شاہجہاں پور میں ایک خرقہ پوش

وارثی درویش ملے۔ جو بڑے ذاکر و شاغل اور اہل دل تھے۔ میں نے ان

سے ایک مرتبہ کہا کہ اگر تمہارے پیر مل جائیں تو میں ضرور مرید ہو جاؤں گا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ وہی ہاتھ ہے۔

اس کے بعد میرے دل میں خود بخود حضور کی بیعت کا خیال پیدا ہو گیا۔ جب میں دیوی شریف میں حاضر ہوا تو آپ نے خود بخود ارشاد فرمایا۔

”یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ دونہیں“

اس کے بعد میں حضور انورؒ کے دست مبارک پر بیعت ہوا۔

مسکین شاہ صاحب وارثی، پتیم شاہ صاحب وارثی، معصوم شاہ صاحب وارثی دہلوی، قادر شاہ صاحب وارثی بچھرائیوں اور ان حضرات کے علاوہ دیگر فقراء وارثی حضور کے زمانے میں بیعت لیتے تھے۔ جب متذکرہ بالا بزرگوں کے مرید حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور بطور شکایت حضور سے عرض کرتے کہ یہ حضور کے فلاں فقیر کے مرید ہیں۔ حضر کی موجودگی میں ان کو بیعت لینے کا کیا حق ہے۔ حضور انورؒ ان سے بیعت

لیں۔ تو آپ نے اُن مریدین سے فرمایا کہ

”سنوتم ہمارے مرید ہو یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ ایک ہی ہیں۔ اُن سے اور ہم سے محبت رکھو۔“

آپ اسی بیعت کو قائم رکھتے اور دوبارہ بیعت نہیں لیتے تھے۔ اور اُن کی بیعت کو جائز رکھتے تھے۔ اس قسم کے واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح آپ دیگر امور میں ایک خاص شان رکھتے تھے۔ اُس طرح اس مسئلہ میں آپ کا جدا گانہ طریق عمل تھا۔

وصالِ پاک

حضرت حاجی اوگھٹ شاہ صاحب دارثی مکتب نویس دربار وارثی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ زمانہ وصال کے قریب اکثر دیکھا۔ کہ آپ بستر پر انگشتِ شہادت سے ایک مربع شکل بناتے تھے۔ اور اس پر انگشت مبارک رکھ کر فرماتے تھے۔ یہی کعبہ ہے۔ ”پھر اس کے چاروں طرف مصلے بنائے فرماتے یہ چاروں مصلے ہیں۔ ادھر بھی نماز ہوتی ہے۔ ادھر بھی نماز ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ چاہے کسی طرف آدمی ہونماز کعبہ کی طرف ہوگی۔ پورا ہاتھ

مارکر فرمایا بس یہی کعبہ ہے۔ حضور انور کے وصال پاک کے قریب کے زمانے میں لوگوں نے عجیب و غریب تصرفات مشاہدات کئے۔ شیخ محمد شفیع صاحب وارثی نے مرزا پوری (جن کا نام پہلے بدھوال تھا) ناقل ہیں۔ کہ میں زمانہ وصال کے قریب خدمت حضور انور میں حاضر ہوا۔ ایک عجیب کرشمہ تھا جس کا نقشہ بالکل عالم بیدار باحوش و حواس میرے مشاہدہ میں آئے۔ یعنی حضور انور طفل نوزادیہ معلوم ہوتے تھے۔ میں اس واقعہ کو حیرت تعب کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ معاً مجھ کو خیال آیا کہ حضور انور کی یہ شان دکھانے کا شاید یہ سبب ہے۔ ہم جس شانِ معصومیت کی حالت میں آئے اور رہے۔ دیکھلو اس طرح بے لوثِ معصومیت کی حالت میں دنیا سے جاتے ہیں۔ حضرت فضیحت شاہ صاحب وارثی قدس سرہ نے مولانا سید عبدالغنی قبلہ وارثی، بہاری اور دیگر بزرگوں سے فرمایا کہ حضور انور نے اسی سال کے ماہ ذوالحجہ میں رخصت فرماتے وقت اپنی صورت مبارک بے ریش و بروت امرد کی دکھائی۔ اور فرمایا تھا کہ اب تم مجھے اسی صورت میں دیکھو گے۔

نماز:

نماز کی متعدد جماعتیں ہوئیں۔ سات بار مکان کے اندر اور چار بار مکان سے باہر اس طرح گیارہ جماعتیں ادا کی گئیں۔ لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا۔ اور ایسی بیخودی اور محیت کا عالم طاری تھا۔ کے سمت کعبہ کی تمیز نہ ہو سکی چاروں طرف نماز ادا کی گئی۔ حضور انور گاوه ارشاد پورا ہوا۔ آدمی کسی طرف ہو مگر نماز کعبہ کی طرف ہوتی ہے۔

فَإِنَّمَا تَوَلَّ وَقْتُمْ وَجْهًا لِلَّهِ۔ حضرت سید معروف شاہ صاحب وارثی بابا قبلہ رحیم شاہ صاحب وارثی، اور حاجی فیضو شاہ صاحب وارثی اور قبلہ نور محمد شاہ صاحب وارثی، جناب نواب عبدالشکور صاحب وارثی رئیس دھرم پور حضرت قبلہ ٹھا کر پنجم سنگھ صاحب وارثی نے غسل مبارک دیا۔ حضرت قبلہ و کعبہ بیدم شاہ صاحب وارثی اور حافظ احمد شاہ صاحب وارثی۔ شیخ مظہر علی صاحب قدوالی وارثی اور میاں مولوی عبدالصمد صاحب وارثی نے آخری آرامگاہ مرکز تجلیات و انوار قبر مطہر میں بستر بوترابی پر رکھا۔ اور اوپر سے حضرت قبلہ و کعبہ حاجی فیضو شاہ صاحب وارثی اور دیگر مریدین نے ہاتھوں

ہاتھ اندر پہنچا یا۔

مولوی عبدالعلی صاحب نے اسی رات یہ خواب دیکھا تھا کہ موقع قبر کی خاکِ پاک جس کے پاس ہو گی اس کی نجات ہو گی۔ چنانچہ موصوف کا بیان ہے کہ اس خواب کی تعبیر بچشم خود میں نے دیکھی۔ لوگ خود بخود اس خاکِ پاک کو دامن میں بھر بھر کر لئے جاتے تھے۔ با مشکل تمام تھوڑی سی خاکِ پاک نصیب ہوئی۔

۲۷ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ، کو ہندوستان میں ایک سخت زلزلہ آیا تھا جس نے عام پریشانی پیش کر دی تھی۔ اور بعض مقامات پر تین روز تک ضعیف زلزلہ محسوس ہوتے رہے۔ مولوی محمد سرفراز خان صاحب محقق وارثی سابق مینیجر درگاہ معلہ اجمیر شریف تحریر فرماتے ہیں کہ میں مراد آباد محلہ نہی بستی میں تھا۔ اور مشی یعقوب علی صاحب کے مکان پر رہتا تھا۔ ایک روز صبح کو بہت زور کا زلزلہ محسوس ہوا اور اس وقت مجھے ایک بات یاد آگئی۔ جو مجھے ایک مدرسی درویش مدارشاہ صاحب نے ۱۸۹۴ء میں مقام شہر مانڈلہ بطور پیش گوئی فرمائی تھی۔ کہ حضور انور سرکار حاجی صاحب قبلہ کا اولیاء اللہ

میں بہت بلند مرتبہ ہے۔ ان کا جس روز وصال شریف ہوگا۔ ایسا زلزلہ آئے گا۔ جو کبھی ہندوستان میں نہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔

جو سیدہ سدھ جگت نے رہیئے
پر تھی ڈولے اور جگ بہیئے

تاریخ وصال روز جمعہ، یکم صفر المظفر، ۱۳۲۳ھ بمقابلہ ۱۹۰۴ء،
بوقت ۲ بجکر، ۱۳ منٹ ہے۔ جلوہ گاہ آخری از لی وابدی دیوبی شریف ضلع
بارہ بنکی یوپی ہندوستان ہے۔

اب اُسے کہاں پاؤں ڈھونڈ نے کہا حباؤں
مُنہ چھپالیا اُس نے صورت آشنا ہو کر
إِنَّا لِلّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

تاریخ وصال امام الاولیاء

جان زہرا نوراعین مرتضیٰ

روح شبیر یادگار مصطفیٰ

حضرت وارثہ امام الاولیاء

ہادی آفاق معشوق خدا

بیدم وارثی

مزہ ہے پیاری کا

سلام بحضور سرکار عالم پناہ قبلہ کوئین امیر المؤمنین

وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ

سلطان الیوم الدین

اسلام اے صانع قدرت کے گوہر السلام وارث کوئین شاہ ہفتہ کشور السلام

السلام اے صاحب سجادہ ختم رسول اے وقار فاطمہ جنان حیدر السلام

السلام اے خاتم الفقراء امام الاولیاء یادگار حضرت شبیر و شبر السلام

السلام اے سید عالی نسب والاحسب تاجدار دو جہاں سبط پیغمبر السلام

السلام اے کعبہ مقصود فخر پختن یعنی فیاض دو عالم شاہ صفدر السلام

السلام اے غوث اعظم خواجہ کل خواجگان السلام اے زینتِ محراب و منبر السلام

اے امام عاشقانِ مخدوم مل مخدومیاں

شاہ دیوی رحم کن برحال عنبر السلام

وارث کارساز کے صدقے صدقے ہم فقیروں کو سر بلند کیا

مرشدِ بے نیاز کے صدقے ایسے زرہ نواز کے صدقے

میری حیرت انھیں کا صدقہ ہے

اپنے آئینہ ساز کے صدقے

حصہ دوئم حوالہ وارث المعین

مَنْ كَانَ اللَّهُ كَانَ اللَّهُ
مَنْ كَانَ اللَّهُ كَانَ اللَّهُ
ہر اک زرے سے اُنیٰ انا اللہ کی ساتی
عجب میکش تھے جن کی خاک میں بھی جوش مستی ہے

جمیعۃ الفقراء وارثیان

ان مشاہیر فقراء وارثی کی اجمالی فہرست و مختصر حالات جن کو خاص
دست سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء سے خرقہ احرام شریف عطا ہوا۔
حسب التحقیق اعلیٰ حضرت لسان الطریقت حضور پر نور فنا فی اللہ بقا
باللہ فقیر کامل الفقراء خواجہ بیدم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ۔

(از تعارف شریف)

رام فقیر عنبر علی شاہ وارثی، قلندر اجمیری عفی عنہ

جمیعۃ الوارثیہ صدر مرکزی پاکستان کراچی

سرکار عالم پناہ حضور وارث الاولیاء نور اللہ ضریحہ کے جملہ خرقہ

پوش فقراء سلسلہ وارثیہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے کیونکہ سرکار وارث الاولیاء نے مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب ہزار ہا بندگان طالب حقیقت کو شراب معرفت سے سیراب فرمایا۔ ہاں البتہ جستہ جستہ حضرات کا تبرکات مذکورہ لکھا جاتا ہے۔ یہ کل نہیں جز ہے۔

بہر صورت بہر عالم بہر عنوان ترا دیدم
بہر رنگ گل و غنچہ رخ جاناں ترا دیدم
گہے بر عرش نور افشاں گہے بر قلب ضوافنگ
گہے انس ترا دیدم گہے یزداں ترا دیدم
یدِ آدم یدِ احمد یدِ حیدر یدِ اللہ ہے!
عیاں دیدم نہ اس دیدم نہ اس دیدم عیاں دیدم
بحال کیف و مستی عرقِ بحر نور حق یا بم
بشاں دارث ما حیرتِ حیراں ترا دیدم
بحسن روئے تو جاناں متور شد دلِ عنبر
بہر گائے بہر جائے بہرام کاں ترا دیدم

میدانِ رضامیں اسی جزا کو دیکھا دیدارِ علی دیدِ محمد کی ہے عنبر
ہر زم میں اس صاحبِ توارکو دیکھا احمد نے سبی حیدر کرماں کو دیکھا

حق

مزہ ہے پیاری کا

اعلیٰ حضرت شیخ المعرفت فنا فی اللہ بقا باللہ حضور پر نور کامل عاشق
وارث الاولیاء نور اللہ ضریحہ، حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی آپ کے وطن
برٹا گاؤں ضلع بارہ بنکی تھا۔ آپ حضرت قبلہ کو نین کعبہ دارین اعلیٰ حضرت
اڑاڑ و شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ حافظ
قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ عالم دین بھی تھے۔

۱۹ سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی میعت میں دربار وارث
الاولیاء میں بیعت ہونے حاضر ہوئے۔ سرکار عالم پناہ نے آپ کو مرید فرمایا
ایک کھیر کی پیالی عطا فرمادی اور ایک کتاب دی۔ کہ
حافظہ اس کو پڑھنا۔ آپ نے اس کتاب کا مطالعہ بار بار کیا۔ بظاہر معمولی
کتاب تھی۔ لیکن یہی سبق حافظ صاحب قبلہ کے لئے منزلِ عشق کی تکمیل کا

باعث بن گیا۔

آپ عشق میں گرفتار ہوئے۔ جذبی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور مزہ
ہے پیاری کا اور سب جھول ہے۔ تصرہ بن گیا سرکار وارث الاولیاء کے
حضور جب حافظ پیاری کا ذکر ہوتا۔ آپ فرماتے سن انسا حافظ عاشق
ہے عاشق۔ عاشق آزاد ہوتا ہے۔ آخر سرکار سیدنا عبد المنعم کنز المعرف
علیہ الرحمۃ کی توجہ سے ایک دن دو پھر میں حافظ پیاری شاہ صاحب سرکار
میں حاضر ہوئے۔ اور سرکار وارث الاولیاء کی ایک ادائی نے معراج کمال کو
پہنچا دیا۔ نہ پیاری رہی نہ اس کا عشق اب تو جو کچھ تھا سرکار وارث الاولیاء
ہی کی ذات میں سب کچھ عین مشاہدہ سے گزر گیا۔

پھرے زمانے میں چار جانب نگار یکتا تمہیں کو دیکھا
حسین دیکھے جمیل دیکھے وایک تم سا تم، ہی کو دیکھ
کسی میں ہے کوئی خوش نمائی کسی میں ہے کوئی دل ربانی
مگر باوصاف کبریائی صنم سراپا تمہیں کو دیکھ
سرکار نے فرمایا سن سن حافظ ہم تمہیں ایک صد ابتداء تھے ہیں۔ یہ صد الگا یا
کرو۔

یہ مقرر حدیث میں آیا یعنی حضرت نے ہے یہ فرمایا
 بے مشقت بہشت کو پایا صدق دل میں زبان پہ جولا یا
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 ہے محمد مسرا رسول اللہ

آپ نے بر ساہا برس بہرائچ کے جنگلوں میں گزارے ہزاروں مجاہدات
 کئے۔ آپ پر جذبی کیفیت طاری رہتی تھی۔ آنکھیں زیادہ تر بند رہتی تھیں
 ۔ صاحب سیف زبان تھے۔ ایک روز سرکار وارث الاولیاء نے فرمایا سن
 سن حافظ تم دیوی میں رہا کرو عرض کیا آقا میرے پاس زمین نہیں
 ہے۔ سرکار عالم پناہ نے اسی وقت حضرت قبلہ و کعبہ سیدنا معروف شاہ
 صاحب وارثی مقرب خاص سرکار کو طلب فرمایا آپ حاضر ہوئے۔ ارشاد
 ہوا سنا معروف شاہ تم حافظ پیاری کو مکان کے لئے جگہ دیدو۔ عرض کیا
 آقا مولا حاضر ہوں۔ آپ نے اپنے مکان کے سامنے حافظ صاحب قبلہ کو
 لیجا کر فرمایا بھائی حافظ صاحب جس قدر زمین چاہوں لے لو۔ آپ نے ایک
 عصا جو آپ کے پاس رہتا تھا۔ گھوم کر قریباً نصف بیگہ زمین پر نشان گایا۔

اور وہیں ایک کچامکان تعمیر کیا پہلے پہل سرکار وارث الاولیاء قمری ماه کی ۱۱

تاریخ کو جلوہ افروز ہوئے۔ خاصہ پیش ہوا مسند وارث الاولیاء لگائی

گئی۔ سرکار وارث الاولیاء نے خاصہ تناول فرمائی ارشاد فرمایا سنانا حافظ یہ دو

گدی بچھی رہے قیامت تک یہ جگہ آباد رہے گی۔

قبلہ حافظ صاحب کی جانب سے روزانہ خاصہ پیش ہوتا تھا۔ اب بھی

سرکار میں بزمانہ عرس برابر خاصہ پیش ہوتا ہے۔ یہ جگہ اب بھی آباد ہے۔

سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کے زمانے میں اس خانقاہ شریف میں

محفل ہوتی تھیں۔ صبح چار بجے گا گر شریف کا حبلوس معہ قوالي دربار وارث

الولیاء لیجاتے سرکار میں حاضری کے وقت آپ ہرے رنگ کارنگا ہرا

پائچا مہ، ہرا کرتا، اور ہری سلیم شاہی جوئی پہن کر جاتے۔ اور حاضری کے

وقت آپ پر کیف طاری ہوتا تو ہاتھ پیر مثل لکڑی کے مانند ہو جاتے

تھے۔ سرکار وارث الاولیاء آپ کی پشت پر ہاتھ مارتے تب آپ ہوش

میں آتے۔ اور اسی وقت سرکار وارث الاولیاء آپ کو اپنا مستعمل ملبوس

احرام عطا فرماتے۔ آپ احرام کو زیب تن فرماتے تو آپ کے مستعمل

کپڑے لوگ تبر کا بدن مبارک ہی پر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ لیتے
اور تبر کا تعویز بناتے تھے۔

ہر سال آپ کو سرکار و ارث الاولیاءؒ کے دربار رعائی سے نیا احرام عطا
ہوتا تھا۔ ۔

عشق میں بو ہے کبریائی کی
عشق جس نے کیا خدائی کی

جملہ تقریبات صرف عرس شریف آپ کی خانقاہ نہست گاہ سرکار
عالم پناہ سے انجام پذیر ہوتے تھے۔ بیک وقت پانچ پانچ سو فتراء کی
احرام پوشیاں ہوتیں سب کونڈ رانے پیش ہوتے تھے۔ آپ کے بعد آپ
کے برادر خور دمیرے آقا مولا حضرت خواجہ قطب عالم شیخ العارفین مقصود
شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ تقاریب عرس بحسن و خوبی انجام فرماتے
رہے۔ حضرت حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی اور حضرت مقصود شاہ
صاحب وارثی سرکار کے مندپاک کے قریب ہی مدفن ہیں۔ خانقاہ
حافظیہ میں اب بھی برادر طریقت خواجہ کمال شاہ میاں وارثی بحسن خوبی

تقریب عرس روایات سابقہ کے مطابق انجام دے رہے ہیں۔ اللہ وارث

آپ کو آباد شاہزاد کے مجھے شرفِ غالی اسی بارگاہ سے حاصل ہے۔ ماہ صفر کی

تقریبات خانقاہِ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی حسب ذیل ہیں۔

۲۷، حرم الحرام سے ہر روز قل شریف کی محفل اور محفل سماع

اول: قل شریف سرکار سیدنا شاہ ولایت عبدالمنعم کنز المعرفت دیوی

دوم: قل شریف سیدنا خادم علی شاہ صاحب چشتی

سوم: قل شریف سیدنا قربان علی شاہ صاحب

چہارم: قل شریف سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء نور اللہ ضریحہ

کیم صفر تمام دن فاقہ رات کو خدائی رات کی محفل

آستانہ عالیہ وارشیہ پر بوقت غسل کیوڑہ عطر صندل پیش ہوتا

ہے۔ بعدہ غسل جلوس غالاف شریف وارث الاولیاء منجانب وقف سید غنی

حیدر صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ پیش ہوتا ہے۔

محرم شریف میں مجلس سبیل شربت دو چہلم شریف تعزیہ و عزاداری۔

آپ کی ذات سلسلہ دارشیہ میں بہت مشہور و معروف مایہ ناز ہستی تھی اور سرکار وارث الاولیاء کے حضور خاص رسول کے حامل تھے۔ ریاست حیدر آباد دکن و ریاست بھوپال سے سالانہ وظیفے مقرر تھے۔ اب پتہ نہیں ہے۔ ۔

عنلام نگس مست تو تاجدار آند
خراب بادہ لعل تو ہوشیار آند

ترا حبا و مرا آب دیدشد عنماز
و گرنہ عاشق و معشوق راز دار آند

ادنی اغلام

فقیر عنبر علی شاہ دارشی

حضرت سیدنا معروف شاہ صاحب دارشی

آپ روسائے دیوی شریف میں آپ کی ذات سرکار وارث

الولیاء کی بارگاہ میں بہت مقرب ذات تھی۔ جملہ برادران طریقت میں

آپ سب سے ممتاز و ممیز تھے۔ تمام زندگی سرکار کی خدمت میں وقف۔

کر دی تھی۔ بوقت تہجد پابندی کے ساتھ روزانہ موسم گرما ہو یا سردی ہوا پنے

گھر سے سرپرلوٹار کھ کر سرکار عالم پناہ کو وضو کی خدمت انحصار میتے

رہے۔ آپ کے ہاں سے خاصہ پیش ہوتا تھا۔ سرکار کے سچے عاشق تھے۔

صاحب ذکر و شغل معمول تھا ائم الصوم قائم الیل بادہ تو حید سے

سرشار اپنی تمام جائیدا سرکار کے لئے وقف کر دی تھی۔ حافظ پیاری

صاحب وارثی کو برائے خانقاہ زمین عطا فرمائی اور روضہ سرکار وارث

الاولیاء میں اپنی زمین نذر کر دی۔ سرکار عالم پناہ کے وصال شریف کے بعد

موسم کے دن تمام عماندین سلسلہ اور وارثی فقراء و مشائخین ہند کی موجودگی

میں آپ ہی نے سیدنا محمد ابراہیم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ ہمشیرزادہ سرکار

وارث الاولیاء و نبیرزادہ سیدنا محمد و مخدوم سلسلہ حضور پر نور خادم علی شاہ صاحب

نور اللہ مرقدہ کو آپنے اپنے دست مبارک سے سرکار کا ملبوس احرام شریف

باندھا۔ اور فتنظم آستانہ وارث الاولیاء کے منصب پروفائز الدام

فرمایا۔ تمام فقراء نے آپ کے ارشاد کو برس و چشم تسلیم کیا۔ اور کسی نے چوں

چرانہ کی۔ چونکہ سید صاحب قبلہ سیدنا خادم علی شاہ صاحب نور اللہ کے خاص

نوے سے تھے۔ اور آپ کو سرکار عالم پناہ اپنے دور میں چوہدری ظہیر الدین صاحبوارثی کے ذریعہ را مپور سے بلوا کر بالاخانہ پر مقیم کیا تھا۔ اور تمام حیات طیبہ میں آپ کو واپس نہ جانے دیا۔ آپ کی رہائش کے انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق مہیا فرمائے۔

جب کوئی حاضر بارگاہ وارثیہ ہوتا سرکار عالم پناہ فرماتے سنائیں سید سے ملے۔ حاضر باش عرض کرتے کون سید تو آپ فرماتے سید ابراهیم سنا سنا۔ سید ابراهیم کا اور ہمارا خون ایک ہیں۔ آپ بعد وصال سرکار عالم پناہ سات سال آستانہ پر رہے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد سید صاحب قبلہ کو سرکار عالم پناہ کے روضہ اقدس کے اندر غلام گردش میں دفن کیا گیا۔ تمام حاضرین روضہ شریف میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کرتے ہیں۔ اب آپ کی جگہ سید وصی احمد شبن میاں دارثی دیوبنی شریف میں موجود ہیں۔ جو آپ کا سالانہ عرس کرتے ہیں۔ آپ کے ہزاروں احرام پوش فقیر اور مرید ہیں۔

رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ عالم حاجی سید فضل حسین شاہ صاحب وارثی

زیب سجادہ شاہ ولایت کنز المعرفت دیوی شریف

آپ خادم خاص تھے۔ عالم متقی، پرہیز گار آپ کو سرکار سے نصف

تہبیند عطا ہوا تھا۔ سرکار وارث الاولیاء آپ کا بہت خیال و احترام فرماتے

تھے۔ بارگاہ وارث الاولیاء میں آپ کو خاص مقام قرب حاصل تھا۔ آپ

نے بحکم سرکار حج بیت اللہ شریف بھی کیا۔ آپ کو نسبت عشقیہ حاصل

تھی۔ بعد وصال سرکار آپ نے فراق جام وصال نوش فرمایا۔

قبلہ حضرت میاں بدنام شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا قیام کہیو لی میں تھا۔ آپ صاحب تحرید و تفرید تھے۔ تمام عمر

سرکار عالم پناہ کی خدمت میں رہے۔ آخر عمر میں سرکار نے کہیو لی بٹھا دیا

تھا۔ وہیں مزار ہے۔

حضرت قبلہ میاں دائم علیشاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن دیوی شریف ہے۔ آپ خادم خاص

سرکار تھے۔ مزار دیوی شریف میں ہے۔

حضرت قبلہ میاں خدا بخش شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن موضع پینڈا ضلع بارہ بنگی ہے۔ آپ کچھ عرصہ خدمات خاص فرمائیں کر موضع ذکور میں بحکم سرکار وارث الاولیاء مقیم کرنے گئے۔ آپ تمام عمر صائم الدھر قائم اللیل رہے۔ بجز گھانس اور حنا کستر کچھ نہ کھاتے تھے۔ اس مجہدے میں وصال فرمایا۔

حضرت قبلہ و کعبہ کریم شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

لحق موضع امراء ضلع بارہ بنگی خاص رہے۔ دربار وارثی میں آپ کو خاص رسوخ حاصل تھا۔ سرکار کے مزاج شناس تھے۔ آپ کو دیکھنے سے فنا فی الشیخ کی تصدیق ہوتی تھی۔ آخر میں شہید ہوئے۔ مزار تحصیل نواب گنج میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ بابا رحیم شاہ صاحب وارثی خادم سرکار خاص

تخلص نادم تھا۔ وطن آپ کا خاص دیوی شریف ہے۔ آپ سفر و حضر میں ہمیشہ سرکار کے ہمراہ رہے۔ آپ نے خدمات بڑی مستعدی اور خوبی حسن سے انجام دیں۔ آپ کو مخصوص مقام قربیت حاصل تھا۔ آخر زمانہ بحکم سرکار

موضع اگنگوارہ میں مقیم ہوئے۔ وہیں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ و کعبہ نور محمد شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار
آپ کا وطن ملا و آس تھا۔ آپ کو عرصہ دراز تک شرف خدمت خاص رہا۔ آپ کا مزار نواحِ رودلی شریف میں ہے۔ مجاہدہ کش صائم الدھر بزرگ تھے۔

محرم سرکار عالم پناہ حضور قبلہ و کعبہ بابا فیضو شاہ صاحب وارثی
خادم خاص سرکار

آپ کا وطن موضع بہما ضلع سیتا پور تھا۔ بحکم سرکار آپ نے حج ادا کیا تیس سال مسلسل بقیدِ ترک حیوانات روزے رکھے۔ بعد مضرولی نور محمد شاہ صاحب وارثی قبلہ خدمت پر فائز المرام ہوئے۔ تادم وصال سرکار عالم پناہ خدمت پر معمور رہے۔ صاحب ذکر و شغل مجاہدہ کش فقیر تھے۔ آپ کا مزار موضع بہما میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ میاں مخدوم شاہ صاحب وارثی

خادم خاص سرکار

آپ کو شرف خدمت سرکار خاص طور پر حاصل ہتھا۔ مزار موضع امرا

میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت شاہ صاحب وارثی رحمہ اللہ علیہ

آپ پر آخر دم تک جذب طاری رہا زبردست ذاکر و شاغل بزرگ
تھے۔ مزار موضع ہیارہ میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب وارثی رحمہ اللہ علیہ

وطن ملا و آں تھا۔ سرکار کے عاشق تھے۔ ہمہ وقت ذکر و شغل میں
مصروف رہتے تھے۔ آپ کا مزار صحن آستانہ وارث الاولیاء میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ حافظ گلاب شاہ صاحب وارثی اکبر آبادی

آپ کو سرکار وارث الاولیاء نے پہلے سفر حجاز کی روائی کے دوران
جب آپ آگئے تشریف فرمائے ہوئے۔ خواب میں ارشاد فرمایا گلاب شاہ
تمہارے پیر آگئے ہیں کسی سرائے میں مقیم ہیں۔ گلاب شاہ صاحب رات کو
دو بجے سرائے میں پہنچے ایک کوٹھری میں دیکھا آفتاب روشن ہے سرکار عالم
پناہ رونق افروز تھے۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا۔

”احنہا گلاب شاہ آگئے“

یہ پہلے فقیر ہیں جنہیں سرکار نے بغیر احرام کے لفظ شاہ سے خطاب فرمایا
آپ اسی وقت سرکار سے بیعت ہوئے۔ اور سرکار کو اپنے غریب خانہ لے
آئے۔ ہزاروں بندگان خدا نے راہ ہدایت پائی۔ بعد میں سرکار نے احرام
عطاف فرمایا آپ کے بدن سے گلاب کی خوشبو آتی تھی۔ آپ پانی دیتے
تھے۔ ہزاروں بندگان کو ہر مرض سے شفا ہوتی تھی۔ آپ کے آستانے سے
لوگ پانی لیکے جاتے ہیں اس سے مرض کو شفا ہوتی ہے۔ مزار آگرے میں
ہے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ مولانا کریم شاہ صاحب وارثی، قلندر
وطن بڑا گاؤں ضلع بارہ بنگلی حضرت حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی
بڑے ابا جان تھے۔ سرکار کے والد بزرگوار کے ہم عصر حضرات میں
تھے۔ سرکار نے توجہ فرمائی تو آپ پر جذبہ طاری ہو گیا بعدہ سرکار کے
احرام عطا فرمایا آپ سلوک میں آگئے۔ آپ کا وصال سرکار کے زمانے
میں ہوا سرکار وارث پاک آپ کی قبر پر گئے۔ تو آپ کی قبر ہلی۔ ارشاد

فرمایا نور کریم سو و سو، حشر میں ملیں گے۔

آپ کے وصال شریف کے بعد مولانا فضل کریم صاحب آپ کے برادر خور دکوسرا کارنے احرام عطا فرما کر اڑاڑو شاہ وارثی نام رکھا۔ آپ بہت معصوم فطرت عاشق سرکار سادہ مزاج سیف زبان صاحبِ کمال فیض رسابزرگ ہوئے۔ مزار بڑا گاؤں میں ہے۔ آپ حافظ شاہ صاحب وارثی کے والد بزرگوں ہیں۔ از قلم فقیر عنبر علی شاہ وارثی لسان الطریقت محبوب العارفین حضور پر نور فقیر بیدم شاہ صاحب وارثی آپ کی جائے پیدائش یوپی ضلع اٹاواہ ہے۔ آپ کا مرتبہ فقراء وارثی میں بہت افضل تھا۔ آپ سب سے ممتاز تھے۔ آپ تمام فقراء اور مشائخین میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ حضور قبلہ متوكل، صابر، قانع، مستغنى، صاحب معرفت، مجاهدہ کش فقیر تھے۔ آپ کا صدر عشق آل رسول سے منور تھا۔ بادۂ توحید کے بلا نوش سراپا فقری فقر تھے۔

آپ کا کلام ہندوپاک میں مقبول ہے۔ بلکہ باعتبار وظائف پڑھا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ میں ایسی ٹیبی کے مریض کے آپ کے کلام کا درد کیا تو

صحت کامل ہو گئی۔ نیز کلام بیدم عالم اسلام میں صوت سرمدی کا ساز بنا

ہوا ہے۔ آپ کے کلام میں حال ہی حال ہے۔ مقامات تصوف کے خاص

نکات پائے جاتے ہیں۔ قلوب عشا قان حق کے لئے نزول انوار و تجلیات کا

باعث ہے۔ سالک راہ طریقت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی احرام

پوشی یکم شوال ۱۳۷ھ بروز عید الفطر بعد نماز فجر دیوبئی شریف آستانہ وارث

الاولیاء بدست خاص سرکار عالم پناہ ہوئی بعد عطاۓ احرام شریف سرکار

عالم پناہ نے فرط محبت سے آپ کی پشت پر دست مبارک رکھا تو پنجہ مبارک

کا نشان پشت مبارک پر ابھر آیا اور پختہ نشان ہو گیا۔ آپ اس نشان پاک

کو تمغہ امتیازی فقر سمجھتے تھے۔ آپ کے باعین بازو پر پختہ نمایاں

تھا۔ مصرعہ تاریخ

ردائے فقیر زیب دوش بیدم شاہ ہے

۱۳۵ ہمیں بس است کہ داغ غلامیش دارم

آپ کا مزار اقدس قبرستان شاہ اویس دیوبئی شریف میں ہے۔

وارثی سلسلہ کے علاوہ جملہ سلاسل طریقت میں اعلیٰ مقام تھا۔ آپ مجسم عشق

سر اپا محبت، مرقعہ اخلاق، حسین صورت حسین سیرت خوش خلق خوش مزاج
خوش آواز و خوش ادا خوش وضع سرکار کی بولتی ہوئی تصویر تھے۔ تاریخ وصال
، رمضان المبارک ہے۔

آپ کے دو صاحبزادگان وارث حسین بیدار وارثی اٹاواہ میں اور
ایاز وارث کلومیاں وارثی لاہور میں ہیں۔

آپ کے کئی دیوان تھے۔ وہ دیوان ارمغان بیدم صحف بیدم طبع
ہوئے۔ باقی طبع نہیں ہو سکے ایک تصنیف و تعارف شریف ہے۔ آپ کے
ذریعہ سلسلہ وارثیہ کی کافی نشر و اشاعت ہوئی۔

حضرت قبلہ کعبہ حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثی

آپ راجپوت قوم سے تھے۔ وطن آپ کا بچہ را یوں ضلع مراد آباد
تھا۔ حضرت شاہ شمس الدین صابری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔ آپ کے
والد بزرگوار نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پیراودھ میں ہوں گے۔ تمہارا
 حصہ ان کے پاس ہے۔

آپ اٹھارہ سال کی عمر میں سرکار عالم پناہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

سرکار نے بیعت فرمایا کہ احرام عطا فرمایا۔ آپ نے سیاحی کی۔ حجت بیت اللہ شریف کو بھی گئے۔ آپ مفت امامت تصوف سے واقف تھے۔ فارسی، عربی، ریاضی، فلسفہ، منطق، پر کمال حاصل تھا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے سرکار نے نماز معمکوس تعلیم فرمائی میں نے پڑھی ہے۔ فقراء میں بڑی عزت و تکریم سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ سے ہزاروں گم کشتگان نے راہ ہدایت پائی آپ کے کافی احرام پوش فقراء بیں حلقہ ارادت منداں ہندو پاک و سیع ہے۔ تاریخ وصال ۸ محرم ہے مزار نچہرائیوں ضلع مراد آباد میں ہے۔

حضرت قبلہ کوئین کعبہ دارین اعلیٰ حضرت حسکیم
سید عبدالاہ شاہ صاحب وارثی حصہ

آپ کا وطن شاہ بیگہ گیا تھا۔ آپ کو فارسی عربی کے علاوہ سنکریت کے علم میں کمال حاصل تھا۔ فن طب میں یہ طولی حاصل تھا۔ فارسی، عربی، ہندی میں آپ نے متعدد کتابیں لکھیں آپ کی موحدانہ روشنے بے شمار مشرکین و کفار کو تو حید پرست بنایا۔ عشق و محبت آپ کی

سرشت میں فطرہ تھی۔ سماع کا بیحد ذوق تھا۔ آپ کے جسم مطہر سے روح پرواز کرنے کے بعد متواتر اللہ کی آواز جاری تھی۔ بارگاہ وارث الاولیاء میں بذریعہ تاراطلای دی گئی۔ حضور پر نور نے فرمایا۔ یہ مصروفہ ان کے کان میں پڑھو۔

سپردِ مِبتو مایہ خویش را

جب آپ کے کان میں یہ مصروفہ پڑھا آواز بند ہو گئی مزار شکور گنج ضلع وال بلند شہر باغ نواب عبدالشکور خان صاحب وارثی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ نے سب سے پہلے عین الیقین معہ سوانح وارث پاک تصنیف کی جس کو سرکار نے پسند کیا۔

حضرت میاں ابوالحسن شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ اٹاوی

اوائل عمری میں آپ نے ترک لباس کر کے دنیا ترک کر دی اور احرام پوش ہو گئے۔ بارہ سال متواتر بحکم وارث الاولیاء دائم الصوم و قائم اللیل رہے۔ آپ حسین و مہ جبین، نفس الطبع، نفس اللباس خوش خوارک، خوش اخلاق متواضع صابر و شاکر بزرگ تھے۔ ہزار ہا مخلوق کو رشد و ہدایت

فرمائی۔ بہت سی طوائفوں نے آپ کے دست حق پرست پرتائب ہو کر

نکاح کر لئے۔ آپ کا آستانہ اٹاواہ میں ہے۔ ہر سال عرس بہت دھوم دھام

سے ہوتا ہے۔ فقراء و ارثی میں آپ کو ممتاز و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

میان برم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن ہر دوئی تھا۔ قریب

سے اہل ہندو دے سے تھے۔ سرکار کی محبت میں ترک مذہب ترک خاندان ترک

دنیا کر کے فقیر ہو گئے۔ آپ نے موحدانہ زندگی گذاری اور اسی پرواصل الی

اللہ ہوئے۔

میان احمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن بھوٹان سرکار کی

توجہ سے اپنے آبائی مذہب کو ترک کر کے سرکار کے دست حق پرست پر

اسلام لے آئے۔ احرام پوش کامل فقیر ہوئے۔ مزار ریاست رویاں میں

زیارتگاہ ہے۔

میان جمن شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: تمام عمر ایک ریشہ دار

درخت کے عرق کے سوا کچھ نہیں کھایا اور وہیں وصال فرمایا کوہ شملہ پر مزار

ہے۔

میان محبوب شاہ صاحب وارثی: آپ کا شمار نہایت باوضع

فقراء میں تھا۔ سرکار کے عاشق تھے۔ مزار درمولی۔

میاں فتح علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بہت

بڑے زاہدوں عابد شاغل بزرگ تھے۔ مزار بدوسرا نے۔

میاں حمید شاہ صاحب وارثی: آپ بہت بڑے زاہدوں عابد

شاغل بزرگ تھے۔ مزار در کا کوری شریف۔

میاں رمضان شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ آزاد مشرب

فقیر تھے۔ مزار سپیا میں ہے۔

میاں بسم اللہ شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن فروخ آباد ہے آپ سرکار

وارث الالویاء کے آباؤ اجداد کے مزارات کی خدمت پر مامور ہے۔ وہیں

وصال ہوا۔

مزہ ہے پیاری کا

اعلیٰ حضرت حضور پر نور قبلہ عالم کعبہ معظم شیخ الحبیب و الحبیب قطب زمانہ

فردیگانہ فنا فی اللہ بقا باللہ سرکار خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی:

آپ قبلہ و کعبہ حافظ پیاری شاہ صاحب کے برادر خورد تھے۔ آپ کی

ذات فقر اور ثی میں بہت ذیشان و باعظم تھی۔ آپ کامل عاشق صفت

معشوق صورت، وجیہہ سراپا محبت مکمل درد آئینہ در حسن ازل تھے۔ تو کل ضمیر
 میں فطرۃ تھا۔ صبر و شکر تسلیم و رضا یکتا۔ رغبت یادِ محبوب میں غرق عاشق مزاج
 ، سماع کاذب کمال لازوال، ہر نظر قیامت ہر قدم محشر، مجسم اخلاق، تبسم بر لب
 ، خمار تو حید سے نگاہیں پُر، خمار بادۂ الست سے مست، بے نیاز کائنات، رموز
 آشناۓ حقیقت و معرفت الہی مظہر آیت الفقر و فخری، مزاج عالیٰ مستغنى
 کائنات، چھوٹے چھوٹے جملے بڑے پیچیدہ مسائل کا حل، آپ سلسلہ عالیہ
 وارشیہ میں مثل آفتاب روشن تھے۔

ایک مرتبہ بمبئی کے دوران قیام چند مستورات پانی دم کرانے آئیں
 آپ نے پانی کے سرکاری نل پر ایک ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اس میں سے تمام
 لوگوں پانی پیا کریں۔ لوگ پانی لے جانے لگے۔ وہ پانی آبے حیات بن
 گیا۔ اللہ وارث کے طفیل لوگوں کو شفا ہونے لگی۔ میں نے عرض کیا حضور یہ
 کیا پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا سرکار کا تصور ہے۔ سرکار جانے ہمیں کیا۔

اسی طرح سید باقر حسین صاحب شاہجہان پوری روایی ہیں کہ
 حیدر آباد کن کے دوران قیام نواب طاہر علی خان صاحب مدظلہ نے عرض کیا

کہ حضرت دنیا میں کیمیا بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ کہہ کر نواب کے صحن میں با غیچہ سے کچھ دوپ گھانس توڑ کر لا کر ایک پانی کے دلیچے میں ڈال کر تابہ کا ایک پیسہ ڈال دیا پانی پک کر ختم ہو گیا وہ پیسہ خالص کندن ہو گیا۔ اس کو بازار میں فروخت کر اکر شیرینی پر فاتحہ دلادی۔ نواب نے عرض کیا حضور یہ کیا تھا آپ نے فرمایا فقیر جس چیز پر نظر ڈالے وہی کیمیا ہو جاتا ہے۔

آپ کے بہت سی خرق عادات کے راوی سید باقر حسین میاں شاہ جہان پوری اور میاں فاروق احمد خان صاحب نظامی ہیں آپ صاحب سیف زبان تھے۔ جوز بان مبارک سے فرمایا وہ تقدیر ہو گیا تمام زندگی تجدو میں گزاری۔ حضرت قبلہ عالم حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی کے وصال کے بعد جملہ مراسم عرس ماہ صفر۔ عرس کارتک کے انتظامات آپ کے زیر تحویل رہے۔ آپ کے وصال کے بعد خانقاہ حافظیہ وارثیہ کے منتظم کامیاں کمال شاہ صاحب وارثی داما دخور دحافظ پیاری شاہ صاحب محمد یوس میاں وارثی داما دکلاں ہیں دیوی شریف میں آپ کا مزار ہے۔ مزہ ہے پیاری کا اور سب جھول ہے۔ اس ناچیز فقیر کو خرقہ نقہ سے حضرت کی قدسی ذات سے سرفرازی

بخشی ہے۔

للحمد کہ من بندہ حیدر ہستم
از میکدہ عشق سکندر ہستم

محمور شد از بادہ عرفان عنبر

در دیر خرابات قلندر ہستم

ذرعیت

بحضور امام العاشقین شیخ العارفین حضور پر نور آقا مولائی قبلہ عالم

قطب زمانہ خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی

رونق بزم محبت تاجدار عارفان حضرت مقصود شاہ وارثی شیخ زماں

هم شبیہ حضرت مولا علی مشکل کشا سید و سرور امام و پیشوائے عاشقان

ہر نظر پیانہ مستی و تدم محشر بدش تازگی بخش دل عشق اے جان جہاں

برلب اعجاز عیسیٰ در نظر کیف و سرور ریش پر روئے منورِ حل پر جیسے قرآن

عاشق عالم پناہ وارث دنیا و دیں مرشد پاکاں شہہ مقصود علی پیر معناءں

عُظمت کوئین تیری ہر ادا پر ہے نشار جان خوبی خسر و خوبان بھار گلتاں

از طفیل وارثِ عالم کرم کی ایک نظر اپنے عنبر پر بحق خواجہ کل خواجگان
ہزار آزادیاں صدقے کے پابندِ غلامی ہوں
خدا کا شکر عنبر وارثی چشتی نظمی ہوں

میاں حاجی عباس علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ سیف زبان سلسلہ رشد و
ہدایت وسیع پیانا نے پر تھا۔ مزار پیٹے پور میں ہے۔

میاں حاجی نمازی شاہ صاحب وارثی : آپ سیاح تھے۔ آپ کی ریاضت اور مجاہدات ضرب المثل ہیں مزار دیوبئی شریف میں
ہے۔

میاں ملنگ شاہ صاحب وارثی : مجدوب سیف زبان قطب وقت آزاد مشرب فقیر تھے۔ تلوک پور میں مزار ہے۔

میاں حاجی کلن شاہ صاحب وارثی : آپ طبقہ فرشان میں تھے۔ یک نگاہ وارثی کی ایک جنبش نے دنیا بدل دی تائب ہو کر ذاکرو شاغل عابد ہوئے۔ حج بیت اللہ شریف کو گئے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا۔

میان غریب شاہ صاحب وارثی: وطن تار قول ہندو سے

مسلمان ہوئے۔ سرکار کی نظر کرم نے صاحب عرفان کر دیا۔ احرام پوشی کے

بعد مست و مدد ہوش رہے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا۔ مزار درگاہ دادا میان بائیں

میں ہے۔

میان بشارت شاہ صاحب وارثی: بحکم وارث الاولیاء حج کو

گئے۔ وہیں وصال ہوا۔

میان بھیڑیا شاہ صاحب وارثی رحمہ اللہ علیہ: نواح بہرانج میں

قیام تھا۔ آپ صاحب جذب مغلوب الحال تھے۔ آخر میں سلوک غالب

تھا۔ آپ پیشتر کرامات خوارق عادات کا ظہور ہوا۔ وصال فرمائے گئے۔

میان احمد شاہ صاحب وارثی رحمہ اللہ علیہ: وطن ڈی ایمی ضلع در

بھنگلہ تھا۔ خاندانی رئیس تھے۔ سرکار کے عاشق صادق اور صاحب تصدیق

بزرگ تھے۔ آپ حلقة نقراۃ وارثی کے صدر رہے۔ ذاکرو شاغل بزرگ

تھے۔

مولانا فضیحت شاہ صاحب وارثی: وطن بازید پور ضلع گیا

عربی، فارسی، سنسکرت، کے عالم بے مثال اور آپ نے اپنے پیر طریقت حضرت مسافر شاہ صاحب قبلہ قادری منعمیؒ سے شرف بیعت حاصل کر کے بابا مادھوداس جی بہاری سے جوگ ابھیاس کیا۔ اور ان تمام مراحل سلوک جوگ وغیرہ سے فارغ ہو کر حضور وارث الاولیاءؒ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ سرکار نے خرقہ فقر احرام عطا فرمایا اور چاند لگا دئے۔ یعنی قطرہ کو دریا کر دیا، ذرہ کو آفتاب کر دیا۔ اگر آپ کو آسمانِ تصدیق و تحقیق کہا جائے تو بجا ہوگا۔ آپ کی کیفیات متعدد تھیں۔ کہ سارے مجمع پر آپ کی بر قی جذبات کا فوری اثر ہوتا تھا۔ آپ سراپا محبت تھے۔ ۲۹ ذوالحجہ ۸۳ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ مزار اقدس بازید پور میں ہے۔

حضرت سید بگڑے دل شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن رمضان پور ہے۔ آپ کامل و مکمل فقیر تھے۔ آپ حضرت مولانا فضیح شاہ صاحب وارثیؒ کی خدمت میں رہنے کا تاویر اتفاق رہا۔ آپ انتہائی متحمل مزاج صابر و شاکر ذا کرو شاغل وصال فرمائے۔

میاں حاجی سیاھی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن

آپ کا سرحد تھا آپ صاحب تحرید و تفرید تھے۔ آپ کے تصرفات کی شہر،
عام تھی۔ کئی بار بیت اللہ شریف حج کرنے گئے۔ سلسلہ رشد و بدایت و سعی
پیانے پر تھا۔ مزارِ نجّ و نڈوارے میں ہے۔

میاں حاجی معصوم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی:

آپ نہایت برگزیدہ بزرگوں میں ہوئے۔ آپ نے حج بھی کیا آپ کی
ذات سے بے شمار طالبان خدا کو فیض ہوا مزار شاہ بلاقی "مراد آباد میں ہے۔

میاں دین محمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: سرکار عالم پناہ کے

دستِ حق پر داخلِ اسلام ہوئے۔ سیر و سیاحت میں وصال ہوا۔

میاں پناہ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ فیروزا بادی: صاحب

حال بزرگ تھے لکھنؤ میں وصال ہوا۔

میاں طالب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ: وطن پندورہ صاحب جذب مقلوب

الحال بزرگ تھے۔

میاں جنگلی شاہ صاحب وارثی: سیتا پوری آپ کو جوگ ابھیاس

کا غایت ذوق تھا۔ صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے۔ فتحور، بسوہ میں

مزار ہے۔

میان حسینی شاہ صاحب وارثی: وطن رہٹوئی تھا۔ سرکار عالم پناہ کی مدح سرائی آپ کا شغل دیوی شریف میں شاہردیس میں مزار ہے۔

میان مسکین شاہ صاحب وارثی: آپ دائم الصوم قائم اللیل بزرگ رشد و ہدایت و سعی پیمانے پر تھا۔ الہ آباد میں قیام تھا۔

میان تھور علی شاہ صاحب وارثی: شکوہ آبادی پنکھا کشی کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ نہایت باوضع بزرگ تھے۔ شاہردیس دیوی شریف میں مزار ہے۔

میان نادر شاہ صاحب وارثی: زمانہ شاہی میں کسی ممتاز عہدہ پر فائز تھے۔ فوجی زندگی اور ترک لباس کر کے احرام پوشی اختیار کی صاحب ریاضت بزرگ تھے۔ ضلع سلطان پور میں مزار ہے۔

میان ناصر شاہ صاحب وارثی: سرکار کے عاشق تھے۔ سیاحی میں وصال ہوا۔

میاں سلا رو شاہ صاحب وارثی صلی اللہ علیہ وساتھی محمود نگری: آپ

نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے۔ سوامی مرآت شاہ صاحب وارثی آپ کا
وطن محمود نگر تھا۔ مختار گیری کرتے کرتے سرکار کی محبت میں ترک لباس احرام
پوش فقیر ہوئے موحد تھے۔ غذا کے ترک میں یہ کمال حاصل ہتا آخر وقت
میں صرف میوه جات دیکھ کر زندگی بسر فرماتے تھے۔ اسی اطافت کے ساتھ
حاصل محبوب ہوئے۔ آپ کے ماننے والے بھاگلپور میں کافی تھے۔ مزار بھی
وہیں ہے۔

میاں کامگار شاہ صاحب وارثی صلی اللہ علیہ وساتھی: سرکار کی محبت میں ترک

لباس کر کے احرام پوش ہوئے۔ اور وصال فرمائے گئے۔ بھاگلپور ہی میں مزار
ہے۔

یہ حضرات انگریز سے مسلمان ہو کر خرقہ پوش فقیر ہونے۔

بڑے ذاکر شب زندہ دار دائم الصوم، قائم اللیل بزرگ ہوئے
ہیں۔ سرکار کی ایک نظر نے ہر ایک کو دولت عرفان سے مالا مال کر دیا۔ یعنی
حضرت میاں رومی شاہ صاحب وارثی، حضرت میاں ولایتی شاہ صاحب

وارثی، میاں عبداللہ شاہ صاحب وارثی پاکیزہ حضرات تھے۔ وصال فرمائے۔

میاں بنگالی شاہ صاحب وارثی رضی اللہ عنہ: آپ ہندو سے تھے۔ سرکار عالم پناہ کے فیضان نے دولتِ عرفان و ایمان سے مالا مال کر دیا تھا۔ خلعت فقر سے سرفراز فرمائے گئے۔ آپ کا توکل واستغنا ضرب المثل تھا۔ کلکتہ میں واصل الی اللہ ہوئے وہیں مزار اقدس ہے۔

میاں قلندر شاہ صاحب وارثی رضی اللہ عنہ: گونڈھ میں مزار ہے۔
میاں قاسم شاہ صاحب وارثی رضی اللہ عنہ: نہایت منکسر المزاج متواضع درویش تھے۔ کوئی گنگوارہ میں مزار ہے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن گنج ڈنڈ والڑہ تھا۔ بہت منکسر المزاج متواضع فقیر تھے۔ آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت کافی تھا۔ وصال فرمائے۔

میاں موتی شاہ صاحب وارثی: رند مشرب آزاد فقیر تھے۔ شاہ جہان پور میں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ پنڈت دیندار شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ اندوری: آپ

قوم کے براہمی تھے۔ پرتو جمال وارثی نے اپنا پرستار بنالیا۔ آپ نے
بے شمار ہندو مخلوق کو مسلمان کیا۔ سری کرش مہاراج کے درشن کرانا آپ کے
لئے ادنیٰ درجہ کی بات تھی۔ صاحب تصرفات ذاکر و شاغل قائم اللیل بزرگ
تھے۔ دیوی شریف میں وصال ہوا۔

حافظ احمد شاہ وارثی: جانباز، اکبر آبادی ریاست دھرم پور میں
منصرم ریاست تھے۔ آپ منشرع عالم متوجہ تھے۔ ترک لباس کرنے کے
بعد آپ سب سے آزاد ہو گئے۔ کوچہ محبوب میں استقلال سے کام لیا کہ
زیر سایہ روضہ انور جان دیکر پوندز میں ہو گئے۔

میان نادر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: بعد احرام پوشی سرکار عالم پناہ
نے سیاحت کا حکم دیا آپ نے سیاحت میں وصال فرمایا۔

میان نثار علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: فرخ آبادی، بعد خرقہ
پوشی سیر و سیاحت میں وصال فرمایا۔

میان ظہور شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا قیام مغل سرانے

میں تھا۔ آپ کو سرکار سے والہانہ محبت تھی۔ وہیں وصال فرمایا۔

میاں شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ اباوی: آپ صاحب تحرید و تفرید بزرگ تھے۔ عرصہ دراز تک مغلوب الکیف رہے۔ اور مزارات اولیاء اللہ پر حاضری دیتے رہے۔ بعد وصال سرکار عالم پناہ "وارث الاولیاء پیش آستانہ عالیہ ایک جگہ میں اقامت گزیں ہو کر مخصوص خدمات آستانہ اپنا شعار بنالیا۔ آپ شب بیدار تھے۔ رات کو سرکار میں مستعدی سے خدمات آستانہ شریف انجام دیتے تھے۔ مدارج و مناقب وارث پاک آپ کا شعار تھا۔ عشق وارث پاک میں ایسے مستقل مزاج رہے کہ بعد وصال بھی دربان وارث ہیں۔

میاں حاجی رحمت اللہ شاہ وارثی: وطن کلکتہ بحکم سرکار عالم پناہ "سیر و سیاحت میں بموقعہ حج بیت اللہ شریف وصال ہوا۔

میاں حاجی محبت شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: وطن آپ کا پنڈ دادن خان ضلع جہلم ہے۔ سرکار کے عاشق بڑے ذاکرو شاغل سراپا محبت مجسم عشق سیر و سیاحت میں ہمیشہ زندگی بسر کی پا پیادہ حج بیت اللہ شریف

کے علاوہ عراق، شام، فلسطین، ترکی، وغیرہ کی سیر و سیاحت بحکم سرکار گئے۔ بڑے مہمان نواز شاہانہ مزاج و شاہ خرچ طبیعت نزاکتہ و لطافت میں آپ اپنا جواب تھے۔ آپ نے سہوارہ میں وصال فرمایا۔ مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی: وطن آپ کا لدھیانہ پنجاب تھا۔ دربار وارثی سے آپ کو خلعت فقر کے ساتھ دولت ایمان بھی نصیب ہوئی۔ یعنی آپ نو مسلم تھے۔ سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں ڈاکٹر جان محمد شاہ صاحب وارثی: احرام بدست جناب عبداللہ شاہ صاحب پنجابی آزاد علاقہ کی طرف سے قیام نہایت سادہ مزاج مخلص صاحب ذکر و شغل درویش ہیں۔ آپ کے کافی وابستگان سلسلہ ہیں ہر سال آپ کے وابستہ ولایت حسین وارثی گوجرانوالہ میں سالانہ وارث الاولیاء کا عرس کرتے ہیں۔

میاں زرین شاہ صاحب وارثی بجنوری: بعد احرام پوشی بہت جلد وصال فرمائے گئے۔

میان ظہور شاہ صاحب وارثی رحمتہ غاریپوری: آپ صاحب رشد و ہدایت اہل سلسلہ بزرگ تھے۔ آپ کے دست حق پرست پہزاروں بندگان خدا نے بیعت کر کے راہِ سلوک طے کی مزار غازی پور میں زیارتگاہ عام ہے۔ آپ کا وطن اناو تھا۔

میان حاجی محمد شاہ صاحب وارثی: وطن ہمسیر پور تھا۔ بڑے ذاکروں عابد شاغل شب بیدار صاحب مقام بزرگ تھے۔ آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا۔ وصال فرمائے۔

میان ظہور شاہ صاحب وارثی: آپ نے سرکار کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ خرقہ فقر کے ساتھ دولت ایمان سے بھی مالا مال ہوئے۔

حضرت قبلہ و کعبہ بابائے طریقت میان الف شاہ صاحب وارثی رحمتہ گیاوی:

آپ نے محبت سرکار میں اپنے آبائی مذہب کو سرکار پر فتویں بان کر دیا اور مسلمان ہو کر سرکار کے دست حق پرست پر بیعت کے ساتھ ہی دولت

عرفان و خرقہ نظر سے سرفراز فرمائے گئے۔ صاحب اصدق بزرگ تھے۔ سرکار کی محبت میں محو و مخور رہنے والے تھے۔ آستانہ سید عبدالادشاہ صاحب وارثیؒ کی جملہ خدمات باحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔ بڑے صاحب کمال بزرگ تھے۔ پاکستان دورِ ملک غلام محمد وارثی گورنر جنرل پاکستان کی دعوت پر پاکستان میں دوبار تشریف لائے۔ اور بندگان خدا کو فیضِ معرفت سے سرفراز فرمایا۔

آپ کے ہزاروں مرید پاکستان و ہندوستان میں موجود ہیں مزار رانی پور ضلع اللہ آباد ہندوستان میں زیارتگاہِ خاص و عام ہے۔

میان قادر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بچھرائیوں میں مقیم اور اسی نواحی میں آپ کا سلسلہ بیعت جاری تھا۔ صاحب تصرفات بزرگ تھے۔ مزار بچھرائیوں میں ہے۔

میان ولی شاہ صاحب وارثیؒ: آپ مجسم اسم باسمی تھے۔ واقعی آپ کی ولایت میں کسی کو کلام نہیں تھا۔ آپ بحکم سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء امر وہہ میں مقیم ہوئے اور وصال ہوا۔

سید بے نظیر شاہ صاحب وارثی: آپ مخدوم سید شاہ

حام الحق چشتی نظامی مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیرزادگان میں سے تھے۔ مولانا فضل الرحمن صاحب نج مراد آبادی سے علم دین حاصل کیا قابل و فاضل ہونے کے علاوہ آپ بلند معیار نازک خیال شاعر خوش بیان بھی تھے۔ آپ کا کلام علی گڑھ یونیورسٹی کے کورس میں داخل تھا۔ حیدر آباد کن دل میں مقیم تھے وہیں وصال ہوا۔

مولوی محمد شفیع دلهن شاہ وارثی : آپ عالم دین واعظ خوش بیان تھے۔ آپ کے وعظ میں لوگ خاموش و محو ہو کر بیسٹھتے تھے۔ آپ سے سلسلہ عالیہ وارثیہ کی کافی ترقی ہوئی صاحب سلسلہ رشد و ہدایت تھے وصال فرمائے گئے۔

میاں حضرت حسن شاہ صاحب وارثی : آپ کا وطن کہیوںی ضلع بارہ بنکی تھا۔ آپ صاحب تصرفات بزرگ تھے۔ آپ نے سرکار عالم پناہ کے زمانہ میں ہی سلسلہ بیعت و رشد و ہدایت جاری رکھا تھا۔

بے شمار طالبان حق آپ سے فیضیاب ہوئے مزار اطیبہ میں ہے

میان چھنگا شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن الہ آباد تھا۔ آپ سیشن

نج تھے۔ سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کی نگاہِ کرشمہ ساز نے آپ کو صاحب

معرفت بنایا احرام پوشی کے بعد جذبی حالت میں گوالیار ریاست کی جانب

چلے گئے وہاں ایک پہاڑی پر قیام فرمایا صاحب سیف زبان قلندر صفت

بزرگ تھے۔ گوالیار کے لوگ آپ کے تصرفات و خوارق عادات کے ذکر

مناتے ہیں آپ ہمیشہ یہ صدالگاتے تھے۔

رسم تیرا ہر گھر ڈی درکار ہے

گر کرم کر دے تو بیٹھہ پار ہے

مزار ریاست گوالیار ہند میں مر جمع خاص و عام ہیں۔

میان پیرا شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن داہ میں

تھا۔ آپ نے مسلسل چھتیس سال روزے رکھے شب بیدار تھے آپ کی

ذات سلسلہ میں مغتنم شمار کی جاتی تھی۔ آپ نے تمام عمر ملامت کیشی میں

گذاری مزار ضلع ہردوئی میں ہے۔

پنڈت رام سہانے شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے محبت

وارث میں اسلام قبول کیا تمام عمر سیاحت میں بسر کی۔

میان حکیم احمد شاہ صاحب وارثی: آپ خاندان اطباء ننچپور میں تھے۔ بعد احرام پوشی جزو کیف غالب ہوا اور اسی حال میں وصال فرمایا۔

حضرت میان سید محروق شاہ صاحب وارثی: آپ سادات قصبه نیورہ میں تھے بعد وصال سرکار وارث الاولیاء آستانہ عالیہ پر مقیم رہ کر خدمات آستانہ عالیہ انجام دیتے رہے۔ صاحب ذکر و شغل و تأم اللیل بزرگ تھے۔ مزار شاہ دولیس دیوی شریف میں ہے۔

میان امیر شاہ صاحب وارثی، کرنالی میان بیدل شاہ وارثی: حیدر آبادی واحمد شاہ صاحب وارثی سیاحت میں وصال فرمایا۔

حضرت میان حاجی سید مطلوب شاہ صاحب وارثی: آپ پیرزادگان حضرت مندوم جلال الدین کبیر الاولیاء کے خاندان سے تھے۔ آپ سرکار کے ملامت کیش فقراء میں تھے۔ عشق سرکار میں محدود

مستغرق رہتے تھے۔ عشاں میں شان یکتاً رکھتے تھے۔ متواضع

خلیق، علیم اطیع، سلیم المزاجی تھے۔ سلسلہ رشد و ہدایت جا بجا جاری رکھتے

وصال پانی پت میں ہوا۔

حضرت قبلہ حاجی مستقیم شاہ صاحب وارثی: آپ

سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کی خدمت میں رہے۔ بحکم سرکار اجمیر شریف

میں مدار دروازہ پر مقیم ہوئے جمال وارث الاولیاء کو دیکھنے کے بعد آنکھیں

بند کر لیں تو پھر کسی کونہ دیکھا۔ ۱۳۵ سال کی عمر تک کبھی زمین کو پیٹھ نہیں

لگائی۔ بے شمار طالبین کو آپ سے دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل

ہوئے اسی گوشہ نشیمنی میں اجمیر شریف میں وصال ہوا آپ نے اکسیر کھائی

بھی اور بنائی بھی۔

حضرت قطب زمانہ قلندر وقت صاحبزادہ سید کلو باد شاہ میان

وارثی: آپ اجمیر شریف کے صاحبزادگان سلطان الہند میں سے

تھے۔ آپ قطب الوقت صاحب سیف زبان مخدوب مقلوب الیال

صاحب کیف بزرگ تمام علاقہ راجپوتانہ آپ کی ولایت کا عام شہرہ

تھا۔ حضور غریب نواز خواجہ گان دربار خصوصی میں ہمہ وقت آپ کی حاضری ہوتی تھی اور امتیازی مقام حاصل تھا آپ برہنہ رہتے تھے اجمیر شریف میں وصال ہوا۔ مزار اقدس چلہ سید سالار غازی پرزیارتگاہ خاص و عام ہے۔

حضرت قبلہ سید صاحبزادہ حیدر علی شاہ صاحب وارثی:

آپ بھی صاحبزادہ گان آستانہ عالیہ غریب نواز سے تھے۔ سرکار کی نظر پڑتے ہی ترک لباس کر دیا سرکار نے احرام عطا فرمایا بڑے ذاکرو شاغل تمام فقراء و مشائخین میں واجب الاحترام سمجھے جاتے تھے دربار وارث الاولیاء آپ کی خاص اہمیت تھی اجمیر شریف میں وصال ہوا۔

میاں حاجی نصیر شاہ صاحب وارثی: آپ ریاست بھوپال میں متوكانہ زندگی بسر فرماتے تھے وہیں وصال ہوا۔

میاں دین علی شاہ صاحب وارثی: حضور کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا لکھنؤ میں قیام تھا۔

میاں سید علی شاہ صاحب وارثی: آپ سادات ضلع موکریہ میں تھے۔ غفران شباب میں آپ کو سرکار سے احرام عطا ہوا محبذ و بانہ کیف کی

طرف چلے گئے۔

حضرت قبلہ سید نامدار شاہ صاحب وارثی رضه علیہ: آپ کا
وطن مہتو اصوبہ بہار تھا۔ آپ زاہد، متقیٰ، پرہیز گار، عابد، شب بیدار
متواضع، خلیق، ملنے ارب بزرگ تھے۔ سلسلہ رشد و ہدایت کافی تھا اپ سے
بکثرت گم کردہ راہ مستفیض ہوئے بہت اہل ہندو مشرف بالاسلام ہوئے
سلسلہ عالیہ وارثیہ میں آپ قابل احترام سمجھے جاتے تھے اپنے وطن میں
وصال فرمایا۔

میان حاجی نواب نادار شاہ صاحب وارثی رضه علیہ: آپ
نوائین اودھ میں تھے برطانیہ سے آپ کوششی طریق پروظیفہ ملتا تھا۔ آخر
زمانہ دیوبئی شریف آگئے ہیں وصال ہوا۔

میان خاک شاہ صاحب وارثی رضه علیہ: آپ بنگالی تھے بعد احرام
پوشی سیاحت عرب و عراق میں وصال فرمایا۔

جناب قبلہ پنڈت مہادیوبخش شاہ صاحب وارثی: آپ کا
وطن بجا گپورا بل ہندو میں تھے سرکار کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

سرکار کے عاشق و صادق تھے تو حیدر پرستی آپ کا مسلک تھا اور تبلیغ تو حیدر میں ہی زندگی تھی وصال فرمائے گئے۔

میان حکیم عظمت علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نہایت بافیض بزرگ تھے سلسلہ بیعت و سعیج پیمانے پر جاری تھا بابو پور میں وصال فرمایا۔

میان مولوی گمنام شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن نواح فتح پور ہوا تھا۔ بعد تکمیل علم ظاہری سرکار کے احرام عطا ہوا سیاحت میں وصال فرمایا۔

میان نبی شاہ صاحب وارثی: آپ ریاست بجے پور کے باشندے تھے۔ عین عالم شباب میں احرام پوش ہوئے سلسلہ بیعت کافی تھا سرکار سے آپ کو کمال درجہ محبت تھی ہزار ہا بندگان خدا نے آپ سے بدایت پائی وصال فرمائے گئے۔

میان نور شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن جالندھر پنجاب تھا لکھنؤ میں وصال ہوا۔

حضرت میاں کلی شاہ صاحب وارثی صلی اللہ علیہ وسلم فرخ آبادی : آپ

مجسمہ محبت تھے سرکار وارث الاولیاء سے والہانہ محبت تھی اور خاص نسبت

رکھتے تھے بہت حسین و خوبصورت تھے۔ خلیق متواضع پابند وضع درویش

تھے صاحب سلسلہ رشد و ہدایت تھے۔ مزار فرخ آباد میں زیارتگاہ خاص و

عام ہے۔

میاں خاکسار شاہ صاحب وارثی صلی اللہ علیہ وسلم : وطن رائے پور تھا جفا کش

شب بیدار متوكل صابر درویش تھے۔ آستانہ عالیہ وارثیہ کی خدمات انجام

دیتے رہے۔ دیوی شریف میں وصال ہوا۔

میاں حاجی ذاکر شاہ صاحب وارثی : نہایت خلیق، متواضع، حلیم

اطبع بزرگ تھے مستقل طور پر دیوی شریف میں رہے شاہ اویس میں مزار

ہے۔

میاں سید حاجی غفور شاہ صاحب وارثی : حامی آپ کا وطن گیا

تھا۔ نو عمری میں احرام پوش فقیر ہوئے۔ آپ سے معزز تعلیم یافتہ طبقے میں

سلسلہ وارثیہ کی تبلیغ و توسعہ ہوئی باوجود کم سنی فیوضات سرکار سے مستفید ہوئے۔

میان احمد علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ ستاریہ: آپ فن موسیقی میں کمال مہارت رکھتے تھے سرکار میں مقبول تھے بعد احرام پوشی سفر ببغداد شریف میں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ میان مسیح اللہ شاہ صاحب وارثی: آپ بڑے متول قانع صابر و شاکر مجاہدہ کش فقیر تھے۔ عیدگاہ بلرام پور ضلع گونڈھ میں شہر باہر فرد کش تھے۔ آپ کے فیضان سے ہزاروں بندگان خدا نے فیض حاصل کیا مزار بلرام پور میں ہے۔

میان حقواللہ شاہ صاحب وارثی: آپ بہت مشہور و معروف فقیر تھے جو اعلیٰ پور میں آپ کی خانقاہ تھی آپ سے سلسلہ عالیہ وارثیہ کی بہت توسعہ ہوئی۔ ہزاروں بندگان خدا نے راہ ہدایت پائی۔ مزار زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

میان صراط المستقیم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ ملک عرب کے باشندے تھے سرکار کے دست عطا پاش سے خرقہ احرام شریف سرفراز فرمائے گئے۔ مجسم صراط المستقیم تھے۔

میان بغدادی صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: ملک عرب سے آکر سرکار سے

خرقاہ احرام لیا دو رسایحت میں وصال فرمائے۔

میان خاک شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ: سرکار کے نصف پوش فقیر

تھے۔ صاحب سیف زبان مجدوب بزرگ تھے۔ موضع عجب گڑھ سلطان پور میں مزار ہے۔

میان عبدالرزاق شاہ صاحب وارثی: آپ ضلع بارہ بسکی کے

باشندے تھے۔ سرکار کے حکم سے تمام عمر خاموش رہے۔

میان بھیکا شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ صاحب جذب تھے۔

قیام بہرانج میں تھا۔ وہیں وصال ہوا۔

میان عزیز شاہ صاحب وارثی: قصبه ڈوائی ضلع بلند شہر میں قیام

تھا۔ صاحب سلسلہ بزرگ تھے۔

میان قاضی عبدالحی شاہ صاحب وارثی: آپ صاحب جذب

تصرفات بزرگ تھے۔ مکہ معظمہ میں وصال ہوا۔

میان قبلہ بھادر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بحکم سرکار مدینہ منورہ

میں مقیم تھے۔ وہیں وصال ہوا۔

میان رنگین شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ پنچابی: سرکار سے نصف
تہبند اور لنگوٹ عطا ہوا سیاحت میں وصال ہوا۔

میان چپ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: سرکار سے نصف تہبند عطا ہوا
ہمیشہ چپ رہتے تھے۔ اجمیر شریف میں وصال ہوا۔

میان معصوم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا مزار کٹیا بابا رحیم شاہ
پر ہے۔

احمد شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: مزار پاکپٹن شریف میں ہے۔

مولانا عزیز شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: مزار بانس بریلی میں ہے۔

میان رزا ق شاہ صاحب وارثی: آپ بانسہ شریف کے قریب کے
باشندے تھے۔

میان یکجھتی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ: آپ سرکار کی مدح میں بھجن
کہتے تھے۔

میان فسیم شاہ صاحب وارثی: ذاکرو شاغل فقیر تھے۔ ملا دل میں

مزار ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی: وطن جو نپور آپ کو سرکار سے
نصف تہینہ عطا ہوا تھا۔ صاحب رشد و ہدایت اہل سلسلہ بزرگ
تھے۔ سرکار کے زمانے میں بیعت کا سلسلہ جاری کیا کلکتہ میں مزار ہے۔

میاں فقیر شاہ وارثی: میاں امیر بخش صاحب وارثی سقہ آستانہ
عالیہ کے والد بزرگوار تھے۔ دیوی شریف میں وصال ہوا۔

میاں مدنی صاحب وارثی: آپ کا وطن پاک مدنیہ منورہ تھا۔ نہایت
صاحب کیف عشق تھے۔ بعد احرام پوشی اکبر آباد میں وصال ہوا۔

میاں مولوی بے ٹکٹ شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن
گور کھپور تھا۔ صاحب جذب و کیف بزرگ تھے۔ سیف زبان روشن ضمیر ہر
وقت مستغرق رہتے تھے۔

میاں مولوی غلام علی شاہ صاحب وارثی: عالم دین آزاد مشرب
قلندر صفت صاحب سلسلہ رشد و ہدایت اہل دل عاشق سرکار صاحب
تصرفات بزرگ تھے۔ بہت رنگین مزاج تھے۔

حضرت قبلہ سید صدر الدین شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن افغانستان تھا۔ فیضان وارثی نے یہ کر شمہ دکھایا کے پہلے آپ جذب ہوئے پھر شاہ ولایت ضلع گونڈھ مقرر ہوئے۔ اکابرین کاملین میں آپ کا شمار ہے۔ بے شمار مخلوق نے آپ سے فیضان حاصل کیا مزار اقدس گونڈھ پکھری میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

میان موسیٰ شاہ صاحب وارثی رض: آپ کو جس روز احرام عطا ہوا پھر نہیں اٹھے بیٹھے رہے۔ سنڈیلہ میں مزار ہے۔

میان فقیر شاہ صاحب وارثی رض: خیر کے باشندے تھے بعد وصال سرکار عالم پناہ صدمہ مفارقت سرکار میں وصال فرمایا۔

میان رسول شاہ صاحب وارثی: گروناں کے بیدی پنچ سے تھے۔ وصال سرکار عالم پناہ سے دو روز قبل مشرف بالاسلام ہو کر فقیر ہوئے دیار مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

میان گمنام شاہ صاحب وارثی: وطن بہوانی گنج تھا کوئی گنگوارہ میں قیام تھا۔

میان غریب شاہ صاحب وارثی: وطن رسول آباد تمام عمر سیاہی

میں بسر کی متوكل صابر و قانع فقیر تھے۔

میان کریم شاہ صاحب وارثی: وطن معلوم نہیں آپ متوكل مستور ع

درویش تھے۔ اکبر آباد میں وصال ہوا۔

میان کلی شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن جو پور تھا بعد احرام پوشی

دیوبئی شریف میں قیام کیا۔

حضرت قبلہ سید میر محمد علی شاہ صاحب وارثی: دہلوی

آپ سادات نجیب الطرفین تھے۔ سرکار عالم پناہ نے آپ کو بیعت فرمانے

کے بعد احرام عطا فرمایا۔ آپ نے اسے تبرگار کھا تمام عمر شب بیداری زہدو

تقویٰ و تجد و تفرید میں بسر کی صاحب تصرفات سیف زبان بزرگ

تھے۔ ہلکے ہلکے جملوں میں بڑے بڑے مسائل حل فرماتے تھے۔ مختصر

کلام جامعیت کے ساتھ مسائل حقیقت کا آئینہ دار ہوتی تھی۔ آپ کا حلقة

ارادت مندان بہت وسیع۔ جب طالبین نے بیعت کی درخواست کی تو

حضرت اوگھٹ شاہ صاحب وارثی کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرادیا

ہمیشہ اپنے آپ کو گوشہ نشینی میں مصروف رکھا۔ آپ کے ہم عصر بزرگ حضرت مولانا عبد السلام نیازیؒ، حضرت مولانا عبد الکریم شاہ صاحبؒ، یوسف شاہ تاجیؒ، قبلہ پیر جی سید عبدالرشید صاحبؒ، صاحب سجادہ نشینؒ، قلندر صاحبؒ، حضرت بیدم شاہ صاحب وارثیؒ، حضرت مسروور شاہ صاحب وارثیؒ، صوفی اجمیریؒ، حضرت سید محبت علی شاہ صاحب نظامیؒ، خواہزادہ محبوب الہیؒ، قبلہ مولانا عبد القادر صاحب نیازی، مولانا محمد ایوب صاحب پانی پتیؒ تھے۔

حضرت میر صاحب قبلہ کا رنگ سب سے اچھوتا تھا آپ کے مقابلہ پر کسی بزرگ کا کلام کرنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ اور اس فقیر نے بچشم خود دیکھا ہے کہ میر صاحب قبلہ بحیثیت جرنیل تھے۔ گوکہ آپ دنیاوی لباس میں رہتے تھے۔ لیکن آپ کی فقیری مسلم تھی۔ آپ متوكل باوضع صابر متحمل مزاج مہمان نواز خلیق متواضع حلیم الطبع نقیس المزاج بزرگان دین کے عرائس میں پابندی سے حاضری آپ کا اصول تھا۔

میر صاحب کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ آپ عاشق مزاج

صاحب ذوق سماع تھے۔

الله جمیل، ویحاب الجمال کے عامل باعمل تھے۔ آپ کا وصال دہلی

میں ہوا۔ حضور سلطان المشائخ محبوب الہی کے دربار میں آپ کا مزار ہے۔

ظل محبوبی میں آرام فرمائیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بنے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت قبلہ و کعبہ محمود شاہ صاحب وارثی رض وطن مراد آباد

تھا۔ آپ سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلعت احرام حضرت قبلہ ابو الحسن شاہ صاحب وارثی اٹاوی سے آپ کو عطا ہوا۔ لطافت پسند، نزاکت پرست تھے۔ ذاکر و شاغل شب زندہ دار تھے۔

(کیمیا، ایمیا و میمیا) کے علم کے مظہر اتم تھے۔ علوم تصوف پر کمال عبور تھا۔ باعمل فقیر تھے۔ بحر تجربہ و تفرید میں ضرب المثل تھے۔ اخلاق میں تواضع میں سمندر تھے۔ وضع داری میں مثل خورشید و قمر

تھے۔ فقیری میں شاہانہ انداز تھا۔ سرکاری احرام پوشوں کو آپ کا احترام کرتے دیکھا گیا۔ آپ اپنے زمانے کے آفتاب طریقت تھے۔ آپ نے قبلہ ابو الحسن شاہ صاحب وارثیؒ کے آستانہ شریف کی تعمیر پر لاکھوں روپے صرف کئے۔ بعد وصال شریف دربار عالیہ میں آرام فرمائے ابدی ہیں۔ آپ سے سلسلہ وارثیہ کی تمام ہند میں تبلیغ ہوئی آپ کے دستِ حق پرست پر بہت سی طوائفوں نے تائب ہو کر نکاح کر لئے اور پردہ نشین ہو گئیں۔

فهرست احرام پوش مستورات جنکو سرکار سے خرقہ فقراء عطا ہوا

محترمہ مستقیم شاہ صاحب وارثیہ: آپ صاحب کشف و کرامات تھیں۔ دربار وارثی میں تھیں عین شباب میں سرکار سے احرام عطا فرمایا۔ آپ کو دربار وارثیہ میں خاص رسوخ و قرب حاصل تھا۔ آپ کا مزار تحصیل فتح پور میں مر جمع خاص و عام ہے۔

محترمہ احمد شاہ صاحب وارثیہ: شکوه آبادی

محترمہ بی بی اللہ والی شاہ صاحبہ وارثیہ: اجمیر شریف

آپ سرکار عالم پناہ کی احرام پوش فقیر تھیں آپ کے صاحب تصرفات

ہوئے۔ تمام اجمیر شریف میں شہرت تھی۔ بعد وصال صحن مزار احاطہ چار یار دربار غریب نواز میں ابدی آرام گاہ ہے۔

محترمہ پانچی شاہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ وارثیہ: مجزوہ با فیض فقیر تھیں لکھنؤ میں مزار ہے۔

محترمہ ننهی بی بی شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: خواجگان اعظم گڑھ کے خاندان سے تھیں ہمیشہ سجد و مستغرق رہتی تھیں۔

محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ ضلع ریٹھ

محترمہ جن بی بی گمنام شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ جناب ماسٹر شمس الدین شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ تھیں۔ شب بیدار عابدہ آستانہ خواجہ صدر الدین شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ پر قیام تھا وہیں وصال ہوا۔

محترمہ گلزار شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: قیام تانپارہ میں تھا۔

محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: صائم الدھر تھیں۔

محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: نواح بارہ بنکی میں مقیم تھیں۔

محترمہ جن بکڑی دل شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: محمد آباد میں

وصال ہوا۔

محترمہ صادق شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آستانہ صدر الدین شاہ صاحب وارثی میں قیام تھا۔ وہیں وصال ہوا۔

محترمہ سیدہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ سید عبدالآد شاہ صاحب وارثی کی اہلیہ تھیں۔

محترمہ حسن محمود شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ:

محترمہ مقبولہ شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا وطن دیوی شریف ہے۔ سرکار نے آپ کو بیٹا کہہ کر مخاطب فرمایا۔ تو آپ کے داڑھی اور موچھیں نکل آئیں۔ قانع صابر متوكل کامل فقیر تھیں۔ مجاہدہ کش تھیں۔ دیوی شریف میں وصال ہوا۔

محترمہ رحیم شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: کچھ حال معلوم نہ ہوسکا۔

محترمہ بد مضا شاہ صاحبہ وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ: مجذوب سیف زبان بزرگ تھیں۔ سرکار کی خدمت گزاری کا شرف بھی حاصل تھا۔ سیاحت عرب میں وصال ہوا۔

محترمہ حجن شاہ صاحبہ وارثیہ: آپ بحکم سرکار تیس سال

مسلسل ایک ہی جگہ مقیم رہیں بہنگام سیاحت علیگڑھ میں وصال ہوا۔

محترمہ سکینہ شاہ صاحبہ وارثیہ: آپ گلاب شاہ صاحب

وارثی اکبر آبادی کی دختر تھیں۔ مزار آپ کا پچکوئیاں آگرے میں ہے۔

محترمہ نصیبین شاہ صاحبہ وارثیہ: آپ ہمیشہ تین دن کے

بعد غذ اتناول فرماتی تھیں۔

یہ مختصر فہرست درج ہے ورنہ اور بھی بہت مستورات فقیر ہیں جنہوں نے

تمام زندگی عبادت و ریاضت و تقویٰ میں بسر کی۔

خر و در عشق بازی کم زہندوزن مباش

کاں برائے مردہ سوز دزندہ جان خویش را

آجکل فقراء و ارثی ان سے سبق حاصل کریں۔ یہ عبرت اور درس کامフトام

ہے۔ فقراء کو سوچنا چاہئے کہ منزل عشق کیا ہے اور ہمیں کس قدر ثابت قدم

رہنا ہے۔ بوالہوں پاؤں نہ رکھنا کبھی اس راہ کے پیچ

منزل عشق ہے یہ رہگز رعامت نہیں

فہرست فقراء سداشہاگ

جو حضور وارث الاولیاء کے حلقوں بکوش غلامی تھے۔

میاں فقیر یار شاہ صاحب وارثی[ؒ]: سداشہاگ سیاح تھے۔

میاں فقیر طالب شاہ صاحب وارثی[ؒ]: سداشہاگ سیاح تھے۔

میاں فقیر جھاڑ و شاہ صاحب وارثی[ؒ]: مجدد سالک مقیم الہامی سیف زبان
بزرگ تھے۔

میاں فقیر رحم علی شاہ صاحب وارثی[ؒ]: سداشہاگ ملحق آباد۔

میاں فقیر مسکین شاہ صاحب وارثی[ؒ]: سداشہاگ۔

فہرست فقراءِ جنہے

مندرجہ ذیل فہرست اسماء مستند اکابرین سلسلہ وارثیہ کی تحقیق و مشاہدہ کے
بعد درج ذیل ہیں۔

میاں ذوالفقار علی شاہ صاحن وارثی[ؒ]: مسجد ذوالفقار علی، دیوبئی شریف۔

میاں سید زین العابدین صاحب وارثی[ؒ]: الحنفی مقیم مسجد دیوبئی شریف۔

میاں جعفر حسین شاہ صاحب وارثی[ؒ]: مقیم دیوبئی شریف۔

میاں کلو با دشاہ صاحب وارثی^ر : مقیم آستانہ شریف دیوی شریف۔
 میاں نیلم شاہ صاحب وارثی^ر : مقیم لکھنؤ
 اصل حقیقت یہ ہے کہ گروہ وارثی ایک نیسان لامتناہی ہے۔ اور میدان غیر
 محدود ہے۔ جہاں یہ پتہ چلنا قطعی ناممکن ہے کہ اس میدان میں کس کس قسم
 کے ذخائر اور خزانہ محفوظ ہیں۔ جہاں دیکھتے وہاں پر ستاراں وارثی^ر
 والا ولیاء کو پاؤ گے۔

السعی مُتّیٰ ولا تَمَامٌ مِّنَ اللّٰهِ

تحریر نمود عنبر علی شاہ وارثی، اجمیری

سوئے ما بسکر علی^ر ہجویر داتا گنج بخش^ر
 از طفیل خواجہ اجمیر^ر داتا گنج بخش^ر
 بندہ مسلکین عنبر^ر گوہر مقصود یافت
 بارگاہ تست دار الخیر داتا گنج بخش^ر

مہاجرین دیوی شریف

یہ جانشی ران تاریکیں وطن ہیں جو اپنے آبائی وطن چھوڑ کر دیوی شریف
میں آ کر آباد ہو گئے۔

حضرت قبلہ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی، حضرت توکل شاہ صاحب
جونپوری، مہاجر میاں شاہ کر شاہ صاحب وارثی اٹاواہ، مہاجر مولوی فضل
الرحمٰن صاحب وارثی بانکی پوری، مہاجر نواب نامدار شاہ صاحب وارثی
لکھنؤ، مہاجر حافظ احمد شاہ وارثی آگرہ، مہاجر مسٹر ٹامسون وارثی
افریقہ، مہاجر نشی امانت اللہ خان صاحب وارثی بنیشن کوتوال، مرزا مہاجر
پنڈت دیندار شاہ صاحب وارثی اندور، مہاجر صوفی پیارے شاہ صاحب
وارثی، مہاجر سید محروم ق شاہ صاحب وارثی بنورہ، مہاجر حاجی فیضو شاہ
صاحب وارثی موضع کبرا، مہاجر حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب وارثی، مہاجر
بسم اللہ شاہ صاحب وارثی فروخ آباد، مہاجر خاکسار شاہ صاحب وارثی
رائے پور، مہاجر حاجی چودھری ظہیر الدین صاب وارثی سترک، مہاجر
چودھری اطہر علی صاحب وارثی سترک۔

علاوہ انکے اور بہت سے حضرات ہیں جو وطن ترک کر کے دیوبئی شریف میں مقیم ہو گئے۔

قصہ گویاں دربار وارث الاولیاء، دیوبئی شریف
قبلہ تراب علی شاہ صاحب وارثی بہٹولی۔

قبلہ حاجی بخشش علی صاحب وارثی زمیندار، گلڈیہ۔

مندرجہ ذیل اسماء ان خوش بخت حضرات کے ہیں کہ قبل وصال پاک جن کی
جانب سے دو دو ماہ مہماں آستانہ عالیہ وارثیہ کی دعوت کا اہتمام ہوتا تھا۔
جناب راجہ دوست محمد خان صاحب وارثی مہونہ۔

جناب راجہ اودت نرائی سنگھ صاحب وارثی ریاست رامنگر۔

جناب راجہ محمد شیرخان صاحب وارثی ریاست رائے پور۔

جناب چودھری لطافت حسین خان صاحب تعلقدار راما دانہ۔

جناب بادشاہ حسین خان صاحب وارثی تعلقدار کبر

جناب حاجی عباس حسین خان صاحب وارثی تعلقدار بالو پور۔

فهرست

شعرائے دربار وارث الولیاء، دیوی شریف

- مولانا شالق دریا آبادی ، جنگل شاہ وارثی بڑا گاؤں
- قبلہ حافظ پیاری صاحب وارثی ، قبلہ بیدم وارثی اٹاوی -
- مولانا تھیر وارثی، گیاوی
- مرزا شید آوارثی، لکھنؤ
- مولانا فصیح وارثی بازید پور ، مولانا الطافت وارثی شیخو پوری
- حافظ احمد نیجان وارثی اکبر آباد ، استادالسان الہند ریاض وارثی خیر آبادی
- استاد مظفر وارثی خیر آبادی
- استاد حکیم جگر بسوانی وارثی
- حقیر وارثی اکبر آبادی
- محمد محمود وارثی سترک
- حیراں وارثی رامپوری
- مولانا اسحاق وارثی اٹاوہ

نادم وارثی اٹاواہ	،	تراب وارثی بھٹوی
نواب وارثی گلڈیہ	،	امین وارثی احمد پوری
گدا وارثی علیگڑھ	،	شاکر شاہ وارثی اٹاواہ
شاہ ابو الحسن وارثی اٹاواہ	،	مولانا فقر موهانی وارثی شاہ پوری
امجد وارثی بابو پوری	،	افسو وارثی ٹکیٹ گنج
مخمور وارثی دیوی	،	روشن وارثی شاہ جہان پور
حکیم منعم وارثی فتح پوری	،	غمی وارثی گیاوی

خیال یار نے تو آتے ہی گم کر دیا مجھ کو
یہی ہے ابتدا تو انہتا اس کی کہاں تک ہے

بیدم وارثی

دربار وارث الاولیاء دیوبی شریف میں

تبرکات عظیمہ و آثار قدیمہ

۱۔ غلاف کعبۃ اللہ شریف ۲۔ غلاف ذرین روضہ مبارک حضرت امیر حمزہ
 ۳۔ سنگ مبارک روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالین مزار مبارک ایک طاق میں
 نسب ہے۔ اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

درخت پاکھڑ شریف جس کے سایہ میں سرکار عالم پناہ امام
 الاولیاء وارث عالم نواز نور اللہ ضریحہ نے استراحت فرمائی جواب بھی گوشہ
 شمال بر بالین مزار اقدس سرسبز و شاداب ہے۔

چاہ متصل زینہ شرقی قدیم دولت سرا کے دروازہ پر تھا۔ اور جس کا پانی
 کھاراتھا۔ سرکار نے نوش فرمایا پناہ پا ہوا پانی کنوئیں میں گروایا تو پانی
 بہت شیریں اور لذیذ ہو گیا۔

پھاٹک باب عالی ہر سہ دروازہ ہائے چوبی جو ایوان عالی میں نسب
 تھے اور اب امام باڑے میں لگے ہیں۔

پاکی سرکار عالم پناہ، عصائی مبارک حضور وارث الاولیاء، دندان

مبارک، احرام شریف و ارث الاولیاء، فرد مبارک استعمالی و ارث الاولیاء

دربار و ارث الاولیاء کے سرکاری

قوالان

میاں بخش (مرحوم) میر قوالان، دربار دیوی شریف

میاں عبداللہ دارثی (مرحوم) بڑا گاؤں اور اب غلام حضرت حسن، عنلام رزاق صاحبان ہیں۔

خادم علی (مرحوم) سترک میاں صدر (مرحوم)، گذیہ

ان حضرات کے بعد ان کی آل اور اولاد جملہ حقوقِ میراث آستانہ شریف سے مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں۔

فہرست پر چگان دربار و ارث الاولیاء

بسیٰ ۱، پیر بخش ۲، حاجی مخدوم ۳، ۔۔۔ جام

فقیرے ۱، امیر ۲، بیچو ۳، ۔۔۔ بہشتی

نبی بخش ا، محمد علی ۲، ۔۔۔ خوشبوساز

آستانہ شریف مستفید ۱، ۔۔۔ مالی

ہو رہے ہیں

دوبئے، دھوپی

بختوار، بدلو، خاکروب

وارث الاولیاء سرکار عالم پناہ رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ مقامہ کا
ارشاد گرامی ہر وارثی کے لئے قابل عمل ہے۔
فرمایا!

سنسا میں منزل عشق رکھتا ہوں۔ ہماری منزل عشق ہے عشق میں
جائشیں و خلافت نہیں۔ جو ہم سے محبت کرے ہمارا ہے خاکروب ہو یا
چمار۔

جود عوی سجادہ نشینی و خلافت کرے وہ باطل ہے۔
اس ارشاد پاک کے تحت جو حضرات داخل سلسلہ ہوتے ہیں خواہ کسی
احرام پوش فقیر سے ہوں یا آستانہ شریف پرجا کر داخل سلسلہ ہوں سب
سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کے مرید ہیں۔ اگر کوئی اپنا مرید سمجھے تو وہ
مردود ہے۔ ہاں احرام پوش فقراء کی تعظیم و تکریم و خدمت سب پر فرض
ہے۔

آستانہ عالیہ وارث الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ دیوی شریف

صلع بارہ بنکی، بیوپی ہند

ہندوستان میں جس قدر اولیاء اللہ کی خانقاہیں اور عالی شان مقابر

ہیں انکی تعمیر عام طور پر شاہان وقت اور صاحبان، تمول و اقتدار کی خدمات و
نذر و کوشش سے تکمیل ہوئیں ہیں۔

لیکن آستانہ وارث الاولیاء ہی ایک ایسا آستانہ ہے جو باوجود داداں

درجہ طویل و عریض و پختہ ہونے کے حسن و خوبی میں بے مثال ہونے کے
صرف غلامانِ وارث الاولیاء ہی کی ہمت و سعی کا قابل فخر نمونہ ہے۔

وارث الاولیاء ان حضرات کو دو جہاں کی نعمتوں سے مالا مال

فرما دیں۔ اور فضل الہی ان پر حمتیں نچھا ورکرے۔ آمین۔

جن انتہک کوششوں سے روضہ اقدس کی تعمیر کامل ہوئی حق تو ہے کہ
جیسے صاحب آستانہ کی شان تمام عالم میں سب سے نرالی ہے اس طرح
آستانہ عالیہ بھی ہندو پاک میں آپ اپنی نظیر ہے۔

روضہ اقدس میں جن خوش نصیب حضرات نے حصہ لیا اور نمایاں طور پر

خدمت کیس ان کے اسمائے گرامی

۱۔ جناب شیخ عنایت اللہ وارثی، تعلقدار سید نپور۔

۲۔ نائب ریاست محمود آباد، منتظم تعمیر۔

۳۔ حاجی مولوی فخر الدین صاحب وارثی، رئیس اعظم وارثی دیوبئی شریف،
خزاںچی۔

۴۔ مولوی شیخ محمود احمد صاحب وارثی مینجر آستانہ شریف و سجادہ نشین حضرت
شاہ ولایت دیوبئی شریف۔

۵۔ قاضی بخشش علی صاحب وارثی قصہ گودر باروارث الاولیاء، نگران تعمیر

۶۔ شیخ متاز علی صاحب وارثی رئیس، دیوبئی شریف، محسر۔

۷۔ مشی شبرات علی صاحب وارثی متوطن دیوبئی شریف

۸۔ جکل میاں شیخ افی احمد صاحب وارثی مینجر آستانہ شریف وارث الاولیاء

۹۔ لاک تحسین ہیں کہ آپ کی جدوجہد اور محنت و کوشش سے آستانہ شریف کے

چاروں طرف پختہ حجرے تعمیر ہو گئے و نیز باب شیدا کی تعمیر ہوئی۔ نظم و ضبط

آستانہ بہت معقول طریقہ پر قائم ہے۔ آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ

آستانہ پر بھلی کا انتظام بھی ہو گیا و نیز عرس کار تک کی تقریبات میں ایک دن

کام زید اضافہ ہو گیا۔ سرکار و ارث ال اولیاء کا آپ پر خاص کرم رہے۔ اور

آپ کو عمر خضر نصیب ہو کہ آپ خدمات آستانہ عالیہ اسی طرح کرتے رہیں

- اللہ تعالیٰ آپ کو ہر آفت و بلا سے محفوظ رکھے آپ بہت پاک طینت نیک

سیرت خلیق متحمل مزاج، حليم الطبع، سليم الفطرت ہیں مہماں آستانہ کی

رہائش کے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کرتے ہیں۔ باصول بلند ہمت حوصلہ

مند ہیں۔

اہی بخت تو بیدار بادہ

ترا دولت ہمیشہ یار بادہ

پاکستان میں وارثی فقراء

حضرت قبلہ و کعبہ سید الحمد اللہ شاہ صاحب وارثی مدظلہ دہلوی آپ

ڈاکٹر عبدالوہاب سبحان اللہ شاہ صاحب وارثی کے بڑے صاحبزادے ہیں

جن کو شرف بیعت سرکار عالم پناہ سے حاصل تھا۔ اور احرام سید محمد ابراہیم شاہ

صاحب وارثی عطا ہوا تھا۔ الحمد اللہ شاہ صاحب وارثی قبلہ دور حاضر میں

آپ اپنی مثال ہیں آپ ہمشبیہ سرکار وارث الاولیاء ہیں آپ کو دیکھ کر فنا فی

اشیخ کی منزل کا پتہ ملتا ہے۔ آپ سلطان الاذکار کے عامل ہیں نہایت سادہ

مزاج معصوم فطرت پاک طینت عابدو شب بیدار صائم الدهر با وضع متوكل

صابروشا کرتسلیم و رضا پر قائم گوشہ نشین کم سخن چہرہ افتادس نور

سے منور، مقبول بارگاہ احادیث ہیں صاحب حال صاحب سوز و گداز سرکار

سے کامل عشق رکھنے والے اپنے چھوٹوں پر شفقت فرمائے نے میں اول

صاحب علم و فضل صلح کن فقیری کے اوصاف مجموعہ ہیں اس خادم کو حاضری کا

شرف ہوتا ہے تو دل کو سکون نصیب ہوتا ہے۔

آپ کے دو صاحبزادگان۔ سید مظہر اللہ شاہ وارثی و سید عرفان اللہ شاہ

وارثی اس فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں یہ حضرات بھی بہت سادہ مزاج
متواضع خلیق ملنسارنیک سیرت ہیں عشق سرکار میں مخمور ہیں۔ سید شبیر حسین
محبوب شاہ وارثی سہارپور کے رہنے والے پہلے ٹھیکیدار تھے۔ سرکار کی
محبت میں الحمد اللہ شاہ صاحب قبلہ سے احرام حاصل کیا بہت قابل ہیں شعر
گوئی میں کمال حاصل ہے۔ زیادہ تر سیاحت کرتے رہے۔

کامل شاہ وارثی انبالوی حضور او گھٹ شاہ صاحب وارثیؒ سے بیعت
ہیں۔ مصنف ہذا کے ہاتھوں خرقہ پوشی ہوئی سادہ لوح، سرکار کے عاشق
پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ نئی کراچی میں قیام ہے۔

میاں ساجد شاہ صاحب وارثی: میاں غالب شاہ صاحب وارثی سے خرقہ
احرام ملا صاحب حال کیف صاحب جذب فقیر ہیں۔ آپ سے سلسلہ کی
کافی تبلیغ ہوئی۔ ناظم آباد کراچی میں قیام ہے۔

سرور شاہ صاحب وارثی: آپ کا وطن حیدر آباد دکن ہے مرید آپ حضرت
خواجہ حسن نظامیؒ سے ہیں۔ اور احرام حضور فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ^۲
سے ملا ہے۔ سیاح ہیں پا کیزہ خصلت پابند صوم و صلوٰۃ ہیں کراچی میں قیام ہے۔

میاں ریاض شاہ وارثی کانپوری: میاں گلزار شاہ صاحب وارثی دیوی باشی کے فقیر ہیں سرکار کے عاشق ہیں ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔ گولی مار کراچی میں قیام ہے۔

حاجی امیر شاہ وارثی: حاجی مغفور شاہ صاحب وارثی مدنی رحمۃ اللہ سے فقیر ہیں سیاح ہیں۔

عارف شاہ وارثی: سجان شاہ وارثی ٹنڈو آدم سے فقیر ہیں صاحب علم و ادراک عاشق سرکار ہیں لیاقت آباد کراچی میں قیام ہے۔

سید عادل شاہ صاحب وارثی: حضور نامدار شاہ صاحب وارثی کے فقیر ہیں انتہائی سادہ مزاج خلیق مفکر المزاج فقیر کراچی میں قیام ہے۔

چھٹن شاہ وارثی: سید اعجاز حسین شاہ وارثی کے فقیر ہیں قیام کھوکھر اپار کالونی میں ہے۔

قاضی امانت شاہ وارثی: آزاد رند مشرب فقیر ہیں کراچی۔

نسبت شاہ وارثی: یہ بھی رندانہ مزاج فقیر ہیں آزاد سیاح ہیں۔

نور حسین شاہ وارثی: پابند صوم و صلوٰۃ باوضع عاشق سرکار فقیر ہیں۔

عاشق شاہ وارثی جالندھری: آزاد مشرب قلندر صفت فقیر ہیں۔ کراچی میں
قیام ہے۔ احرام بدست مصنف کتاب ہذا حاصل ہوا۔

عزیز امام علی شاہ صاحب وارثی: کراچی میں نصف تہمد بدست مصنف
کتاب ہذا سے۔ ہر دو کی ضلع وطن ہے میرے سادہ مزاج خدمت گار پابند
نمازو درود ووضاائف ہیں۔

محمد حنیف کرامت شاہ وارثی سلطانپوری: ان کو نصف تہمد بدست مصنف
ہذا ملا ہے بہت سادہ طبیعت سرکار کے نام کے عاشق تن من دھن سے قربان
ہیں انکو بس کے تصاصم سے سرکار نے اپنے دست مبارک سے بچایا انہوں
نے سرکار کو آنکھیں کھلے ہوئے دیکھا۔ کراچی لانڈھی نمبر ۳ میں قیام
ہے۔ سرکار کی زندہ کرامت ہیں۔

میاں ڈاکٹر محمود شاہ صاحب وارثی: فیروزہ آباد آپ سرکار وارث الاولیاء
کے دست حق پرست بیعت ہیں اور فقیر مصنف کتاب ہذا سے نصف تہمد
حاصل کیا۔ نئی کراچی میں مقیم ہیں۔

میاں فضل شاہ صاحب وارثی: نصف تہمد پوش سرکار کی محبت میں ثابت قدم

ہیں نئی کراچی میں ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔ محمد ارشاد عظمت شاہ
وارثی : یہ حضور حیرت شاہ صاحب وارثی کے صاحبزادے ہیں۔ بروز سوم
حیرت شاہ صاحب وارثی، ان کو نصف تہمد دیا گیا۔

میاں سید رفاقت شاہ صاحب وارثی : میاں سید رفاقت شاہ صاحب
وارثی حضور میاں حیرت شاہ صاحب وارثی "سے نصف تہمد پوش
ہیں۔ صاحب درد اور اہل عشق و محبت، متحمل مزاج، صلح کن اپنے پیر سے
کامل محبت رکھنے والے ہیں۔ کوئی نگی، کراچی میں قیام ہے۔

میاں جیا لے شاہ صاحب وارثی : آپ حضور حیرت شاہ صاحب وارثی " کے
خادم خاص ہیں صاحب جذب فقیر آزاد طبع رند مشرب ہیں بڑے پر خلوص
صاحب درد سوز ہیں۔

رحمت شاہ وارثی : حضور حیرت شاہ صاحب وارثی " احرام پوش فقیر ہیں سیاح
ہیں۔

حضرت مولانا قاری سید عبد المالک صاحب قادری محب اللہ شاہ وارثی :
آپ عالم دین نیک سیرت پاک طینت واعظ خوش بیان اولیاء اللہ کے

عاشق ذا کرو شاغل پابند شرع ہیں۔ آپ صاحب صالح فقیر ہیں۔ حضرت
سخنی سلطان منکھ ہیر صاحب خدمات آستانہ باحسن الوجوه انجام
دیتے۔ روزانہ لنگر کرتے ہیں۔ اس حقیر فقیر سے آپ کو نصف تہذیب حاصل
ہوا۔ اللہ آپ کے مراتب بلند و بالافرمائے۔ آپ کے جذبہ عشق میں ترقی
عطافرمائے۔

سید سخاوت حسین غوث علیشاہ وارثی: آپ گوالیار کے رہنے والے اس حقیر
فقیر سے نصف تہذیب حاصل ہے۔ صاحب عشق سادہ مزاج اہل دل سرکار کے
نام پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ کراچی لانڈھی میں قیام ہے۔

قاضی سید حیدر حسین نامدار شاہ وارثی دہلوی: نصف تہذیب بدست فقیر مصنف
کتاب ہذا آپ بہت صابر و شاکر پابند صوم و صلوٰۃ ہیں لانڈھی میں قیام
ہے۔

میاں سید حسن شاہ وارثی: نصف تہذیب پوش بدست مصنف کتاب ہذا۔ آپ
بڑے زندہ دل صاحب سوز و گداز عاشق وارث پاک ہیں ہرغم سے آزاد
مکیف صاحب حال فقیر ہیں ملیر کالونی میں مقیم ہیں۔

میاں اقبال شاہ وارثی کانپوری: آپ آزاد طبع لاابالی مزاج ہیں سرکار سے

خاصی محبت ہے ہر سال بڑے خلوص و محبت سے سرکار کا عرس کرتے ہیں۔

لنگرو محفل و سماع کا انتظام بہت شان سے کرتے ہیں۔ مصنف کتاب ہذا

سے نصف تہمد حاصل کیا ہے۔ ملیر کالونی میں قیام ہے۔

حافظ عزیز عارف اللہ شاہ وارثی: فقیر سے نصف تہمد حاصل ہے۔ عاشق

رسول صلی اللہ علیہ وسلم پا بند شرع عابدو ذا کر ہیں کراچی میں قیام ہے۔

عاشق شاہ وارثی: بدست فقیر مصنف کتاب ہذا نصف تہمد پوش ہیں۔ حضرت

بaba محبت شاہ وارثی کے آستانہ پر خدمت کرتے ہیں محبت لنگر میں مقیم ہیں۔

امین الدین خان نظام شاہ وارثی: یہ بھی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں۔ سرکار

کی محبت میں مگن ہیں قلندر صنف آزاد مرد ہیں۔ پولیس کی نوکری ترک

کر کے گوشہ نشین ہیں کراچی میں قیام۔

اصغر حسین محبوب شاہ وارثی: فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں۔ سرکار کی محبت

اپنے دل میں رکھتے ہیں، کراچی میں قیام۔

میاں ابرار شاہ وارثی: آپ بھی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں بہت زندہ دل

فقیر ہیں سرکار کی محبت میں سرشار ہیں۔ ہر دم ہر وقت سرکار کا نام و روزگار

ہے۔ سرکار کا عرس بہت دھوم دھام سے کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے تمام

سال کما کر سب خرچ کر دیتے ہیں۔ کورنگی میں قیام ہے۔

صادق شاہ وارثی: آپ کاظم گالیار ہے۔ فقیر کے ہاتھوں نصف تہہ پوش

ہیں۔ بہت سادہ مزاج سرکار کی محبت سے دل معمور

ہے۔ فرمانبرداری خدمت کے جذبہ بھر پور ہیں۔ ادب میں مجسم ادب ہیں

کراچی میں قیام ہے ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔

میاں یلسین شاہ صاحب وارثی: آپ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی سے

بیعت آستانہ سرکار وارث الاولیاء پر جا کر احرام حاصل کیا۔ حیدر آباد میں

قیام ہے۔

میاں سجحان شاہ صاحب وارثی: حضور او گھٹ شاہ صاحب وارثی کے

ذریعہ داخل سلسلہ ہوئے اور خراباتی شاہ صاحب وارثی سے احرام

مل۔ بڑے متوكل قانع صابر و شاکر فقیر ہیں۔ ٹنڈو آدم میں مقیم ہیں۔

مقبول شاہ وارثی انوار شاہ وارثی صاحب احرام بر مزار رفیق شاہ صاحب

وارثیؒ سکھر میں قیام ہے۔

کفایت شاہ وارثی سلیم شاہ صاحب وارثی گوندھوی سے احرام ہے سکھر میں مقیم ہیں۔

محترم حکیم سراج شاہ صاحب وارثیؒ: آپ دیوی شریف کے باشدے ہیں سرکار عالم پناہؒ کے مرید ہیں دیوی شریف کے آستانہ عالیہ سے احرام حاصل کیا۔ پاکیزہ خصلت نیک سیرت باوضع خلیق بزرگ ہیں کوئٹہ میں مقیم ہیں۔

ایاز وارث کلومیاں ابن حضور بیدم شاہ صاحب وارثیؒ: پاک طینت، نیک سیرت، خوش اخلاق متواضع، جلیم الطبع، منکسر المزاج ہیں نصف تہمد باندھتے ہیں لاہور میں قیام ہے۔

بیدار شاہ وارثیؒ: حضرت قبلہ محبت شاہ صاحب وارثی پنجابی کے دست گرفتہ حضور قبلہ عالم خوانج مقصود شاہ صاحب وارثیؒ کے فقیر ہیں صاحب حال اہل درد لاہور میں قیام ہے۔

میاں انور شاہ وارثی، انوار امرتسری: حضور قبلہ و کعبہ اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ سے مستند فقیر ہیں۔ سادہ مزاج خوش اخلاق فقیر ہیں۔ آپ سے

سلسلہ عالیہ کی کافی تشویر کتاب کی اشاعت طباعت کے دوران آپ کا
اچانک وصال ہو گیا۔ تاریخ وصال ۱۸ ربیع الاول مزار سوتھل واگہہ روڈ
لاہور ہے۔

محمد علی ذیشان شاہ وارثی نو عمر صاحبزادے ہیں حضرت قبلہ و کعب فقیر
حیرت شاہ صاحب وارثی منظور نظر ہیں اور حضور سے ہی دست گرفته ہیں۔
معشوق صورت ہیں سرکار وارث الاولیاء سے والہانہ محبت ہے۔ ہر سال
سرکار کا عرس کرتے ہیں۔ اپنی جان و مال سب سرکار ہی کا جانتے ہیں۔ فقیر
نے ان کو نصف تہمد معا جازت بیعت دیا ہے۔

بڑی خوبیوں کے انسان ہیں لاہور کرشن نگر بیرن روڈ پر قیام ہے۔
فرید شاہ وارثی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں۔ ہر سال سرکار کا عرس کر
ہیں لاہور میں قیام ہے۔

عزیز شاہ وارثی نصف تہمد پوش بذریعہ فقیر۔ لاہور میں قیام ہے۔
میاں علی حسین جمال شاہ وارثی نصف تہمد پوش فقیر ہیں سرکار کی محبت اپنا
ایمان سمجھتے ہیں ہر وقت سرکار کی یاد میں محو ہیں۔ گوجرانوالہ میں قیام ہے۔

محمد حسین اعظم شاہ وارثی: حضور قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثی کے دست

گرفتہ اور نصف تہمد مزار قبلہ پر بذریعہ فقیر باندھا گیا۔ گور انوالہ میں قیام ہے۔

میاں سید اسرار شاہ وارثی: بدست فقیر قید حیرت شاہ صاحب وارثی فقیر ہوئے۔ جڑ انوالہ میں قیام ہے۔

میاں دیدار شاہ صاحب وارثی: مولوی قاری ہیں میاں محبت شاہ صاحب پنجابی کے دست گرفتہ اور حضور پر نور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی کے فقیر ہیں۔ پابند شرع، صاحب ذکر و شغل، درس قرآن آپ نے قائم کیا ہوا ہے بچوں کو تجوید القرآن کی تعلیم آپ کا ذوق ہے۔ آپ مبلغ اسلام ہیں سرکار کی محبت اپنا ایمان جانتے ہیں۔ اخلاق متواضع سادہ لوح پاک سیرت نیک طینت فقیر ہیں۔ لاکل پور میں قیام ہے۔

میاں شفقت شاہ وارثی: نعت خواں عاشق وارث الاولیاء حضور محبت شاہ صاحب وارثی پنجابی سے دست گرفتہ اور حضور قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثی سے نصف تہمد پوش ہیں۔ لاکل پور میں قیام ہے۔

میاں سلامت شاہ صاحب وارثی: بدست مقصود شاہ صاحب وارثی احرام

عطای ہوا۔ لائل پور میں قیام ہے۔

میاں حیم شاہ صاحب وارثی: گوجرانوالہ صابر و شاکر فقیر ہیں۔ متوكانہ

زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک مسجد کے حجرے میں قیام اور احرام بدست فقیر

حیرت شاہ صاحب وارثی عطا ہوا۔

میاں عبداللہ شاہ وارثی: آپ بابا فیضو شاہ صاحب وارثی خادم سرکار کے

فقیر ہیں ہر رنگ مولا ہیں۔ آج کل مظفر آباد آزاد کشمیر میں ہیں۔ میں نے

۱۹۶۹ء سے پہلے اجمیر شریف میں ملاقاتیں کی ہیں۔ اب مدتوں سے نہیں

دیکھا ہے بڑے دلچسپ فقیر ہیں۔

میاں حکیم زاہد حسین مقصود شاہ وارثی: سنگھوتی ضلع جہلم، آپ سرکار کے

مسالک و مشرب کی بہت تبلیغ کی ہے آپ قاضی اکمل شاہ صاحب وارثی

کے بھتیجے ہیں۔ ہر اک کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ عنربیوں کی

خدمت کرتے ہیں پابند شرع ہیں فقیر کے ہاتھوں نصف تہذیب حاصل ہے

متواضع مہماں نواز صاحب علم مقرر صاحب شعور و فہم ہیں۔

میاں بشارت شاہ وارثی: حضور قاضی غلام مجی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں۔ صاحب علم شریعت پابند صوم و صلوٰۃ متول صابر متحمل مزاج صاحبزادے ہیں۔ فقیر کے ہاتھوں ب موقعہ عرس قاضی اکمل رکھی شاہ صاحب وارثی احرام پوش ہوئے بڑی مستعدی سے اپنے مسلک کی تبلیغ کر رہے ہیں موضع دھوک قاضی علاقہ تخت بڑی راولپنڈی میں قیام ہے۔

فقیر عزت شاہ میاں وارثی: آپ حضرت قبلہ و کعبہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثی کے فقیر ہیں حضرت فقیر خواجہ اکمل شاہ صاحب وارثی کے منتظم ہیں بڑے صاحب دل عاشق وارث پاک فقیر ہیں سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ آپ نے اپنی منکوحہ اہلیہ جن کی رخصت ہوئی جاتی تھی۔ احرام پوشی کے بعد ترک دنیا میں ثابت قدم رکھ راں کو طلاق دیدی تفرید تحرید میں آپ اپنی مثال ہیں متواضع خلیق سخاوت میں یکتا مزاج میں شاہانہ انداز، بے نیاز کائنات کسی دکھ اور درد کا اظہار کرنا بھی جائز نہیں سمجھتے ہیں۔ ہر تکلیف بڑے تحمل سے برداشت کرتے ہیں۔ پابند وضع میں ثابت قدم ہیں۔ صبر کی چٹان اور رضا کا پھاڑ ہیں آپ کی جدوجہد اور کوشش سے چھپر شریف کا

آستانہ مکمل ہوا۔ آپ نے ہزاروں روپیہ لگا کر آستانے کی تعمیر کی ہے اور
ابھی باقی ہے۔

آپ کے حوصلے بہت بلند ہیں حالانکہ اس آستانہ کی شہرت کا سہرا
حضرت خواجہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے سر ہے۔ اور تقریبات عرس
کے قیام حضرت عبداللہ شاہ صاحب وارثیؒ خادم آستانہ چھپر شریفؒ کی
کوشش کا نتیجہ ہے۔ لیکن بھائی عزت شاہ صاحب وارثیؒ کی خدمات بیجد
قابل ستائش لاکھ تحسین ہیں۔ آپ ہر سال بہت شان سے عرس کرتے ہیں
جس میں مہمانوں کے قیام و طعام کا معقول انتظام آپ ہی کا حصہ ہے۔ تن
تہا اسقدر انتظام کرنا یہ صاحب آستانہ کی آپ پر نظر کرم کا نتیجہ ہے۔

فقیر کو ہر سال حضور حیرت شاہ وارثیؒ کی جانب سے چادر شریفؒ
پیش کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ چادر شریفؒ کا جلوس وتابل دید ہوتا
ہے۔ تمام فقراء کا اجتماع اور وارثیوں کے جذبہ ایثار قابل داد ہوتا ہے۔ اللہ
تعالیٰ عزت شاہ صاحب وارثی کو دو جہاں کی عزت نصیب کرے اور آپ کو
صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ تایا آستانہ ثانی دیوبئی شریف ہو جائے۔

وَاعْلَمُنَا الْأَلْبَاغُ

فقیر عنبر علی شاہ وارثی اجمیری: اس فقیر کو سرکار وارث الاولیاء کے کرم خاص سے ۱۹۷۴ء بروز عید الفطر قبل نماز عید سرکار عالم پناہ کے چادر پیش کرتے وقت حضور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی زیب خانقاہ نشستگاہ عالیہ سرکار عالم پناہ میں پیش کر کے احرام عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا سنانا عنبر شاہ جہاں جاؤ ہمیں ساتھ لیکر جانا اور اپنے آپ کو سرکار کا غلام جانایا یہی تمہارے لئے فلاج دارین کا باعث بس جانو۔

نسبت وارث کوئین کے فتر بائی عنبر

اسی نسبت سے ہوا صاحب ایماں ہونمیں

خادم الفقراء عنبر

پاکستان میں وارثی خانقاہیں

علیحضرت فقیر کامل حضور پنور خواجہ قاضی اکمل شاہ صاحب وارثی

رحمۃ اللہ علیہ موضع چھپر شریف تحصیل گوجرانوالہ پنڈی۔ آپ سرکار

علم وارث الاولیاء کے عاشق صادق کامل و مکمل فقیر تھے۔ پابند شرع ذاکر

و شاغل، معصوم صفت تھائی پسند مجسمہ تسلیم و رضا، پیکر صبر و شکر و رجا، صاحب

کی خدمت کرنے والے بیکسوں کی دشگیری کرنے والے او گوں کو صراطِ
استقیمِ دکھانے والے علم حدیث و قرآن پڑھانے والے تبلیغِ دین میں ہمہ
تن مشغول فارغ وقت میں نوافل و اذکار کرنے والے توکل فقر و استغفار
میں کمال حاصل تھا۔ تمام عمر میں چالیس حج کئے سرکار میں سالانہ حاضری
معمولات میں تھی۔

آپ سے بہت سی کرامات کا ظہور ہوا صاحب سیف زبان بزرگ
تھے۔ آپ کا آستانہ ماذل کالونی کراچی میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔
سالانہ عرس ۲۹ رب جب کو ہوتا ہے جس میں آپ سے وابستگان سلسلہ پنڈی و
چکوال وغیرہ سے آتے ہیں۔ اس عرس کا انتظام جناب حاجی محمد حنیف
صاحب وارثی مالک نیوان بالہ سوئیٹ میٹ کراچی، بہت خوش اسلوبی سے
کرتے ہیں تمام رات محفل سماع صبح قل شریف ۳ بجے دن غسل مزار پاک
ہوتا ہے۔

خانقاہ وارثیہ

درگاہ بی بی آمنہ وارثیہ بالائے جونا دھوپی گھاٹ کراچی۔

مزار میاں انوار شاہ وارثی بیہاں ہر سال ۱۱ ربیع المرجب کو حضور
غیرب نواز کا عرس ہوتا ہے۔ اور ۱۱ صفر المظفر کو سرکار وارث الاولیاء، معہ
خدائی رات ہوتا ہے۔

۷ ارمضان المبارک مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کا عرس لکیم رمضان
وارث الاولیاء کی ولادت، ۱۳ اربع الاول خواجہ قطب صاحب کا عرس و دیگر
تقاریب ہوتی ہیں۔

آستانہ عالیہ بابا محبت شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

محبت نگر، ملیر سٹی

آپ خاص سرکار وارث الاولیاء نور اللہ ضریحہ کے بیعت تھے۔ بعد
نظامی وارث پاک سیاحت عرب کو چلے گئے واپسی پر چالیس سال قطب
الاقطاب سرکار کے آستانہ کی جاروب کشی کی۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی
ملیر میں قیام کیا آپ نے اس مقام کو گلزار بنادیا۔ ایک کنوں اپنے ہاتھ سے
خود کھودا چلہ گاہ تعمیر کی خانقاہ تعمیر کی۔ اور ہر سال سرکار کا عرس مبارک کرتے
تھے۔ بڑے متول قانع صاحب تسلیم و رضا بزرگ تھے۔

وصال شریف کے بعد اس فقیر کو غسل و تجهیز و تکفین کی خدمت اپنے

ہاتھ سے دینے کا فخر حاصل ہے۔ ۲۷، رمضان تاریخ وصال ہے ہر مہینے آپ کی ماہانہ فاتحہ ہوتی ہے۔

آپ سے حلقہ وارثیہ کی بہت تبلیغ ہوئی۔ ہزاروں بندگان خدا نے راہ پر ہدایت پائی ایک جگہ مصنف کتاب ہذا کے لئے محبت شاہ بابا صاحب سرکار نے اپنی حیات میں مقرر کر دیا تھا۔

آپ کامل عاشق تھے۔ سات سات دن تک کچھ نہ کھانے پینے پر آپ کو ملکہ تھا۔ میرا بچپن کا زمانہ حضرت کی خدمت میں گزرा اور محبت وارثیہ کی بنیاد آپ ہی کی ذات ہے۔ جب میں حاضر ہوں معلوم ہوتا ہے بابا سرکار بیٹھے مجھ سے بدستور گفتگو فرمار ہے ہیں۔ مجھ پر حضرت کا بہت کرم تھا اور کرم ہے۔

العشق هو الله هو الله هو الله کی تکملہ تفسیر تھے۔

گلزار صاحب وارثی: آپ بڑے صابر و شاکر متوكل فقیر تھے۔ بذریعہ مصنف کتاب ہذا الحرام پایا کوئی نگی جے ایریا مارکیٹ کے پاس مزار زیارتگاہ ہے۔ آپ کے مزار کی خدمت میاں نور علی شاہ وارثی اکبر آبادی بہت خلوص سے

کرتے ہیں۔ ہر سال عرس ہوتا ہے۔

علیحضرت حضور قبلہ و کعبہ شیخ المعرفت الحاج فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ

حیرت آئینے ہوئے حسیرت

آئینے رو کو رو برو کر کے

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۳۲ء، ۱۶، رب المجب کو ایک رات

دربار خواجگان سلطان الہند غریب نوازؒ کے عرس کے موقعہ پر میں حضرت

حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے بستر پر سو گیا صبح ۲ بجے خواب دیکھتا ہوں

ایک بزرگ وجیہہ سراپا بقعہ نور ذات اور آپ کے ہمراہ چند اور بزرگ

تشریف لائے ان بزرگ نے مجھے بیعت کیا اور کچھ گلاس میں شربت کی قسم

کی الحیضر شیریں مجھے اپنے منہ سے لگا دیا جس نے مجھے مکیف کر دیا۔ آنکھ

کھلی تو سرہانے قبلہ عالم خواجہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کو پایا آپ نے

ایک روپیہ دیا ۵ آنے کی شیرینی منگائی اور ۵ آنے کے پھول جب لیکر آیا

تو حضرت نے شربت بناؤ کر مجھے دوز انو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ہاتھ میں ہاتھ

لیکر ارشاد ہوا پڑھو بسم اللہ الرّحمن الرّحيم۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرّسُولُ اللّٰهُ ۖ بَارَ مِنْ نَّزَّلَ بِهِ ۖ

ہاتھ پکڑتا ہوں پیر کا پختن پاک کا خدا اور رسول کا دو مرتبہ کہنے کے بعد کہا ہاتھ پکڑتا ہوں وارت پاک کا بذریعہ حیرت شاہ وارثی ہاتھ پکڑتا ہوں پختن پاک، خدا اور رسول ﷺ کا کہ کر گلے سے لگای کر فرماما۔ سنو سنو جو تم نے خواب دیکھا تھا یہ اسکی تعبیر ہے۔ حالانکہ میں نے خواب ابھی کسی سے بیان نہیں کیا تھا۔ میں قدم بوس ہوا۔ اس دن سے جب کبھی آپ اپنے حلقة بگوشوں میں جلوہ افروز ہوتے تو فرماتے ناسنا ایے ایے یہ شاہ میاں ہمارے اور تمہارے دونوں کے پیر بھائی ہیں۔

حضور قبلہ عالم نے اس خادم کو ہمیشہ شاہ میاں کہکر مناطب فرمایا۔ کبھی میرا نام نہیں لیا یہ کرم نوازی تھی یہ ایک واقعہ کیا پھر ۳۵ سالہ زندگی میں ہزاروں واقعات حیرت انگیز رونما ہوئے۔ اکثر اوقات کوئی شخص آیا تو حضور نے اس کی قلبی کیفیت میری طرف متوجہ ہو کر فرمادی۔

باں باں میں کدھر جا رہا ہوں سرکار کا اسم گرامی

(الحیرت)

ایک مکمل کتاب ایک مکمل مشرب ایک مکمل مسلک۔ ایک ارفع و

اغلے مقام، ایک شخصیم سے شخصیم تر کتاب ہے۔

کوئی کہے تو کیا کہے۔ کہے تو کہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ جالندھر
شہر میں ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر میں
ہوئی اس کے بعد لا ہور یاد بیلی میں تعلیم تکمل ہوئی۔ کچھ زمانے ملازمت کی
شادی ہوئی۔ ایک لڑکا محمد ارشاد پیدا ہوا تو بیوی صاحبہ داع غ مفارقت دے
گئیں۔ تلاش شیخ میں دیوی شریف پہنچے۔ حضور میاں بیدم شاہ صاحب
وارثی[ؒ] کی فیضیاب نظر کے اثر سے رحیم بخش مجسم حیرت بن گئے۔ جیسا کہ
خود ارشاد فرمایا۔

حیرت ہی اکیلانہیں کچھ آپ کا حیران
حیرت سے وہاں پھرتے ہیں حیران ہزاروں
بعد احرام پوشی سرکار نے ایک عرصہ حضرت محمد و معاشر الدین
جالندھری کے مزار پر مجاہدات و ریاضت کے لئے اور سیاحت کو نکلے تو
زمیں کا چپہ چپہ کھوند مارا۔ عرب و عراق روم و شام مصر و سوڈان شرق اردن
فلسطین غرض جس طرف گئے ہزاروں پروانے پروان چڑھے۔

اے شمع ازل آپ کے انوار پہ مٹ کرا!

پروانے وہاں چڑھتے ہیں پروان ہزاروں

شیخ کے نام پر جان و مال سب شارکرنے کے لئے پیدا ہوئے تھے۔ جس راہ سے گزرتے اڑدہام ہو جاتا۔

عقل آمد دین و دنیا شد حسراب
عشق آمد ہر دو عالم کامیاب

آپ سراپا تصویرِ عشق تھے۔ وارث پاک کے نام پر سب کچھ قربان کے ہوئے تھے۔ صاحب حال بنانے والے فقیر تھے۔ سیف زبان نہیں بلکہ سیف نظر تھے۔ جس پر نظر پڑی گویا کام تمام کر گئی۔

آپ نے قریباً ۲۷ حج کئے صحیح کے لئے کبھی کچھ نہ رکھا۔ حسن پرست ایسے کہ مٹی کا حسین پلاٹجائے تو غرق حیرت انوار ہو جائیں۔ خود حسین ایسے کہ جو دیکھے محو حیرت ہو جائے۔

جس طرف سے وہ اگر بانیِ شرح باتا ہے۔

فتنہ حشر نگاہوں سے اتر جاتا ہے

۳۵ سال یہ فقیر سفر و حضر میں حتیٰ کے حجاز پاک حج بیت اللہ شریف

میں بھی ہم رکاب رہا ہے۔ آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ لیکن یہ

تلش محبوب حقیقی کا متلاشی آخر ایک دن اپنی جستجو میں کامیاب ہوا۔

بھر انوار حیرت میں غرق ہو کر فنا فی الذات ہو گئے۔

تاریخ وصال ۲۸، جمادی الاول ہے مزار پاپوش نگر قبرستان کراچی

میں نامکمل ہے۔

کیونکہ آپ کے صاحبزادے ارشاد میاں وارثی نے اس سلسلہ میں

ہمیشہ روڑے اٹکائے۔ سرکار کے دفن کے بعد قریباً سات رپیہ جمع ہوئے

۔ حاجی جمیل خازن مقرر ہوئے۔ ارشاد صاحب ان سے وقت لا کر خرچ کر

بیٹھے۔ حاجی جمیل صاحب قبلہ چار چادریں ٹین کی اس وقت مزار پڑا لئے کو

پیش کیں وہ بھی ارشاد صاحب نے عبدالکریم گورکن پاپوش نگر کو فرودخت

کر دیں۔

سلسلہ عالیہ وارثیہ میں گوسجادہ نشینی نہیں ہے۔ اور سرکار کا ارشاد ہے کہ

فقیر کا کوئی وارث نہیں ہے۔

لیکن ارشاد صاحب بدستور با انداز سجادہ نشین مختار بنے ہوئے ہیں۔

شاہ صاحب قبلہ وابستگان بھی کچھ تو غافل و بے خبر ہیں اور کچھ ان حالات

سے کبیدہ خاطر ہیں بہر حال آپس میں اتفاق مقصود ہے۔ شاہ صاحب قبلہ کا مزار بھی مثل تنازعہ کشیر ہے۔ اس شیر پیشہ فقیر کا مزار آج بے سایہ ہے۔ کیونکہ محمد ارشاد صاحب وارثی نے تمام زندگی اپنے والد بزرگوار کو چین نہیں لینے دیا۔ شاہ صاحب قبلہ ہمیشہ ان سے بیزار رہے۔ انہوں نے شاہ صاحب قبلہ کو جی بھر کر ستایا اور آپ کا مزار بھی ان کے ستم بے پایاں کا شاخانہ ہے۔ اللہ ان کو نیک ہدایت دے آپ کے دو مجموعہ کلام ”نقش حیرت“ اور ”عکس حیرت“ آپ نے اپنی حیات میں ہی شائع کر دئے تھے۔

حضرت قبلہ ابر شاہ صاحب وارثی صلی اللہ علیہ وسالم حالندہر

آپ حضرت قبلہ و کعبہ بیدم شاہ صاحب وارثی[ؒ] کے نصف تہہ پوش فقیر تھے۔ نعت گو عاشق رسول ﷺ شیریں کلام جادو بیان پنجابی روپ میں آپ کا کلام شاہکار ہے۔ اور بہت مقبول ہے۔ مزار ملتان میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

تاریخ وصال ۱۲ صفر المظفر ہے۔

جلال الدین شاہ صاحب وارثی: حضور محبت شاہ صاحب

وارثی پنجابی کی بولتی تصویر تھے۔ کراچی پاپوش نگر قبرستان میں مزار ہے۔

سید عبدالغنی شاہ فقیر وارثی: بڑے حکیم تھے۔ بہترین شاعر تھے۔ محمود دہلوی شاہ صاحب وارثی اٹاوی سے نصف تہر ملا تھا۔ تمام زندگی پابندی وضع

سے گزاری مزار لیاقت آباد کراچی میں ہے۔

میاں انور شاہ وارثی علی گڑھی

مهدی شاہ صاحب وارثی وابستہ سلسلہ تھے۔ فقیر مصنف کتاب بذا

سے احرام پایا تھا۔ بہت وضع دار آزاد نہنگ فقیر تھے۔ دربار وارث الاولیاء جونا دھوپی گھاٹ، کراچی میں مزار ہے۔

دلدار شاہ میاں وارثی دہلوی: حاجی محبوب شاہ وارثی مہاجر اردن سے داخل

سلسلہ تھے۔ فقیر مصنف کتاب بذا سے احرام تھا۔ دربار وارث الاولیاء جونا دھوپی گھاٹ قبرستان میں مزار ہے۔

صوفی شرف الدین شاہ صاحب سرشار شاہ وارثی: آپ حافظ پیاری شاہ

صاحب وارثی کے احرام پوش تھے۔ بڑے قابل ہر علم پر آپ کو عبور تھا۔

آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں جسمیں میلاد صوفی بہت مقبول ہے۔ آپ کا
کلام طبع نہ ہوسکا۔ مزارِ مژنگ قبرستان لاہور میں ہے۔

سلام بحضور سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء نور اللہ ضریحہ

سلام اے حق شناس وارث سلام اے تاجدارِ دیوا

سلام اے مشعلِ حقیقت نگارِ دیوا بہارِ دیوا

نبی کے جانی علیٰ کے پیارے وقاریز ہر اور وحشیشیر

سلام اے سید زمانہ اسمیر دیں شاہ کارِ دیوا

ہمارے داتا ہمارے آقا ہمارے مولا حسین سیرت

سلام اے دشیگر عالم سلام اے گل عز ار دیوا

سلام صحیحے قبول شاہ طفیل آل رسول شاہ

سلام اے سرورِ باغ وحدت فقیر اعظم نگارِ دیوا

وں یہی تمنا ہے۔ ابو عنبر کہ باب وارث ہو اور مرا سر

ز ہے مقدر کہ میری ہستی ہو خاک را غبارِ دیوا

شکر یہ

ہزار ہزار شکر اس خالق کوں و مرکان وارث دو جہاں رب العالمین کا
کہ جس کے قبضہ میں کل مخلوقات و ارض و سموات ہیں جس نے مجھ سے زردہ
ناچیز کو اتنی اہم ترین کتاب کی تصنیف و تالیف کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ
میرے امکان سے بعید سے بعید تر تھا۔ جسے اُس مسبب الاسباب نے غیبی
امداد سے آسان سے آسان تر کر دیا۔ اُس کی تعریف کی جائے اسی کاشکرا دا
کیا جائے۔

ونیز برادر طریقت میاں عبدالغفار خاں وارثی صاحب مالک وارثی
ہوٹل کے لئے دست بدعا ہوں سرکار وارث پاک^۱ کے صدقے میں آپ کو
رب العالمین دو جہاں کی فلاج و بہبود عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے تصنیف
وارث الاولیاء^۲ کے تحت دام درمے قدمے سخنے ہر طرح مجھ سے تعاون
کیا۔

ونیز نواب خان صاحب وارثی مالک ظفر آرت پریس راولپنڈی جن کی
حوالہ افزائی نے شیر دل بنادیا۔

الہی بحق بنی فاطمہ

کہ برقول ایں ما کنی خاتمے

اللہ ان حضرات کو دو جہاں کی فلاج عطا فرمائے۔ آمین

ونیز دعا گو ہوں برادر م عطا اللہ شاہ سا گر وارثی اروپ گوجرانوالہ و

میاں علی حسین وارثی، جمال شاہ وارثی، گوجرانوالہ۔

ومیاں عزت شاہ وارثی چھپر شریف۔

میاں بشیر صاحب موضع فتو منڈ، گوجرانوالہ۔

جناب الحاج سلامت اللہ صاحب پانی پتی، گوجرانوالہ۔

ان سب حضرات نے حسب الاستطاعت میری کوشش میں حتی المقدور

تعاون کیا۔

سبحان الله عما يصفون وسلام على المرسلين

والحمد لله رب العالمين

للحمد کہ من بندہ حیدر ہستم

از میکدہ عشق سکندر ہستم

مخور شد از باده عرفان عنبر

در دیر خرابات قلندر هشتم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شجرہ عالیہ

قادریہ، وارثیہ، رضوان اللہا جمعین

اس شجرہ کو جو شخص بعد نماز فجر ایکبار پڑھے گا تو رب العالمین ہر بام مصیبت سے اس کو محفوظ رکھے گا اور دینی و دنیوی فلاج و بہبود اس کو نصیب ہوگی۔

اللَّٰهُمَّ صَلِّ وَسِّلْمْ بَارَكْ عَلَى بَحْرِ آنَوَارِ جَهَالِكَ وَأَخْسَنْ لِقَائِكَ وَضِيَاءَ
نُورِقَدِيمِكَ وَأَعْظَمْ صِفَاتِ قُدْسِكَ وَتَمَامِ وَصْفِكَ بِكُلِّ صِفَاتِكَ وَخَزَائِنِ
رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَمِمْكُنُونِ سِرَّكَ وَبِتَوْحِيدِ وَحْدَانِيَّتِكَ وَبِيَقَائِكَ وَبِجَمِيلِ
سِرَّكَ وَبِجَمِيلِ سِرَّكَ وَبِعِزَّةِ رَبُوبِيَّتِكَ وَمُتَهَاهِءِ عِلْمِكَ وَرَحْمَتِكَ وَجَمِيعِ بَرَكَاتِكَ
وَحَسَانِكَ وَعِرْفَانِكَ وَإِحْسَانِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَمُحبَّتِكَ وَأَفْعَالِكَ وَسَيَارَتِكَ
وَعَطْفِكَ وَلُطْفِكَ وَجُودِكَ الْأَعْلَى وَبِحَقِّ حَقَائِقِ حَقَائِقِيَّتِكَ وَبِفَيْضِ كَمَالِكَ
وَعَدَدِ تُورَاتِكَ وَزَبُورِكَ وَإِنْجِيلِكَ وَفُرْقَانِكَ وَعَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ عَالَمِ مَوْجُودَاتِكَ
وَعَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ الصَّطَّافِيَّ وَعَلَى إِمامِ المَسَارِقِ وَالْمَغَارِبِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عَلَيْهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَعَلَى سَيِّدِ النَّسَاءِ
فَاطِمَةِ الزَّهْرَاءِ وَعَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا إِمامِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبِيِّ وَعَلَى

سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا إِمامُ الْحُسَينِ الشَّهِيدِ كَرْبَلَاءَ مُعَلَّمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمِيعُ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ
 بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِمامِ الْعَارِفِينَ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَبَاقِرَ
 وَجَعْفَرَ وَكَاظِمَ وَمُوسَى رَضَا وَمَعْرُوفَ وَجُنَيْدَ وَشِيلَيْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَأَبْوَ
 الْفَرَحِ وَبُوْ سَعِيدٍ وَعَلَيْ شَيْخِ مُحَمَّدِ الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدِ الْقَادِيرِ الْمَكِينِ وَرَزَاقَ
 سَيِّدٍ وَعَلَيْ مَوْسَى وَحَسَنِ وَبَاهَاءِ الدِّينِ وَجَلَالَ وَفَرِيدُ الْمِلَةِ وَالدِّينِ
 وَإِبْرَاهِيمَ وَعَلَى إِبْرَاهِيمِ أَمَانُ اللَّهِ الْحُسَينِ وَعَلَى هِدَايَةِ الصَّمَدِ الرَّزَاقِ إِسْمَاعِيلَ
 وَشَاكِرٍ وَنَجَاتُ اللَّهِ عَلَى سَيِّدِنَا خَادِمِ عَلَى الْأَعْلَى الشَّيْخِ الْعَالَمِينَ سُلْطَانَ
 الطَّرِيقَةِ وَإِمامِ الشَّرِيعَةِ وَارِثِ الْكَوْنَيْنِ مَقْصُودَ وَسِلْتَنَا فِي الدَّارَيْنِ عَلَى
 سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا خَاتِمِ النَّبِيِّنَ إِمامِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدَ رَسُولِ اللَّهِ
 وَجَمِيعِ أُولَيَاءِ أَحَبَّهُ وَأَحِبَّاهُ وَأُمَّتِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

هُوَ الْوَارِثُ

شجرة عاليه سلسله چشتیه، نظامیه، وارثیه

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہمَ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ

ربنا بہر محمد مصطفیٰ مرتضیٰ
هم حسن هم عبد الواحد هم فضیل باصفا

بہر ابراهیم ادهم هم حذیفہ مرجعی

هم امین الدین علوم مشاد و ابو اسحاق احمد متقی

بہر شاہ بو محمد ناصر الدین ذی وفار
از پئے سلطان مودود شریف رازداں

بہر عثمان و معین الدین قطب الدین ولی

هم فرید الدین نظام الدین نصیر الدین سخنی

هم کمال الدین سراج الدین علم الدین شاہ
بہر محمود وجہال الدین محمد دیں پناہ

هم محمد بہر سیجے هم کلیم حق پرست

هم نظام الدین فخر الدین و قطب الدین مست

ہم جمال الدین عباد اللہ بلند خادم و عالم پناہ

بہر لطف خویش کن اے وارث مایک نگاہ

الصلوٰۃ والسلام اے خواجگان چشتیاں

کعبہ مقصود ما اے وارث کون و مکاں

ھوَالوارث

سلام بحضور وارث علیہ السلام

سلام علی نور رب العلائے

سلام علی وارث دوسرائے

سلام علی شمع بزم ہدایت

سلام علی فخر خیر الورائے

سلام علی الیں و طلحہ

سلام علی روح مشکل کشائے

سلام علی نور چشم ان حیدر

سلام علی حبان خیر النسائے

سلام علی روح حسین و وارث

سلام، علی سید الاولیاء
 سلام، علی تاجدارِ ولایت
 سلام، علی مظہرِ کبریائے
 سلام، علی حق نگر حق نمائے
 سلام، علی عنقرِ انوارِ وحدت
 سلام، علی اکمل الاصفیاء
 سلام، علی کل مقصودِ عنبر
 سلام، علی شاہ گلگوں قبائے

رباعی

وارث دو جہان کے صدقے
 شہر کون و مکان کے صدقے
 حاکم عنبر کور کر دیا اکسیر
 خواجہ خواجگان کے صدقے

حضرت وارث چراغ خاندان پختن یادگار پختن نام و شان پختن
 نیز برج سیات گوہر تاج شرف اے گل زہرا بہار بوستان پختن
 بیدم شاہ وارثی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بحضور مولائے کائنات علیہ السلام

قم ہیں عرش بریں پر تیری صفات علیٰ
 ہے فخر کش و کونین تیری ذات علیٰ
 ہوئے ہیں آپ کے کردار سے عیاں بخدا
 رموزِ حق کے حقیقت نمائکات علیٰ
 سراپا مظہر انوارِ حق تیری صورت!
 ہیں مہروماہ میں تیری تجلیات علیٰ
 فدائے روئے منور نشار نقشِ قدم
 یہ میرا دل میرا ایمان میری حیات علیٰ
 مجی نے بر سرِ ممبر کہا ہے اے عنبر
 امام اولِ مولائے کائنات علیٰ

بحضور سیدنا امام حسن علیہ السلام

کس قدر افضل و اعلیٰ ہیں حسن ابن علیٰ یعنی تو حیدر سراپا ہیں حسن ابن علیٰ
جان احمد دل زہر اور وفاتِ حیدر اب خدا جانے کہ کیا کیا ہیں حسن ابن علیٰ

سلام بحضور سیدنا امام حسین علیہ السلام

سلام	نور رب العالمین
سلام	ابن حیدر بنت زھرہ
سلام	انت سجنی بن سجنی
سلام	وارثہ ارش محمد
سلام	شاه تسلیم و رضا
سلام	تسلیم و کوثر
سلام	حافظنا دین الاسلام
سلام	اکبر و عباس و اصغر
سلام	عبد و کلثوم و زینب
سلام	یا شہید ان حقیقت
سلام	حسین
سلام	سرای حسن مکنی
سلام	امام الحق امام المتقین
سلام	شہید شاہد عین الیقین
سلام	مالک الحنفی اسبری
سلام	ناصر الدین لمبین
سلام	وتاسم نور لمبین
سلام	الخنز العالمین
سلام	جبار نثار ان الحسین

أنا عبدك عنبر آنت هادی
اللشني خذ يدی وارش معینی

هو الواث المعين العالمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللهم صل على سيدنا محمد وعلی اہل سیدنا محمد وعلی وارثنا علیہ السلام

شجره عاليه خاندان مقدس نسبيه جديه، پختگانی و ارشيه

سیده خاتون جنت فاطمہ خیر النساء

المدخل على سيد محمد مصطفى

مستایم و رضا و صبر و حلم و اتفاق

المدداء سید الشهداء شہید کر بلا

یادگار فاطمه هم یادگار مصطفی

المدد اے شاہزادین العابدین خوش لقا

قاسم و سید علی مهدی و جعفر پیشوای

باقر و عفی جناب موسی کاظم رہنماء

فَاسْمٌ وَسِدْلٌ مُهَدِّدٌ وَجَعْفَرٌ پیشوای

ساقر و جعفر حناب موسی کاظم رہنماء

عمر وزين العابدين سيد عمر عالي مقام

شاه علاء الدین عبد الاواد واحد نگ نام

عبدالاحد احمد میراں شاہ کرم اللہ سخنی

شـاه سـلامـت سـپـیدـی قـربـان عـلـی وـارـث عـلـی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هـوـالـوـارـثـ الـکـرـیـمـ الـحـقـ الـمـبـیـنـ

مندرجہ ذیل مناجات نسبت پنجتینی شجرہ عالیہ حضور وارث الاولیاء کی
بارگاہ میں شاہ کر صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا۔ حضور سرکار
عالیہ پناہ نے بہت پسند فرمایا اس کا ورد بصورت مناجات سلسلہ عالیہ میں
جاری و ساری ہے۔ اگر روزانہ اس کو طالب ایک بار صحیح پڑھے تو دل انوار
ذات سے معمور ہو جائے۔ اور جملہ مفتاصد دینی و دنیوی میں فلاح و بہبود
پائے۔

مناجات

دارثا خذ بیدی بہر رسول عربی	مدنی القرشی ہاشمی و مطبلی
دارثا از په خاتون قیامت مددے	پئے زہرا شمر باغ سالت مددے
دارثا بہر علی ساقی کوثر مددے	پئے مولاۓ جہاں فالخ خیر مددے
دارثا بہر حسن سبط رسول دوجہاں	عالم علم لذن واقف اسرار نہاں
دارثا بہر حسین ابن علی حبان بتول	گوہر بحر ولایت گل بستان رسول
دارث مانظر بر کرم خویش بکن	بشنو فریاد روا حاجت درویش بکن

وارثِ مانظر بر کرم خویش بکن بشو فرید روا حاجت درویش بکن
شاکر خسته جگر سوز دراں می خواهد بہر نظارہ تو شوق فنزوں می خواهد

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ وارثیہ نسبت اویسیہ

لے ایڈھ میں سرکار وارث الاولیاء حضور سرکار مخدوم الاولیاء
صابر پاک کے عرس میں حاضری کلیر شریف کے موقع پر ایک طالب حاضر
خدمت ہوا اور عرض کی کہ سرکار مجھے سلسلہ صابریہ میں بیعت فرمائیں۔ حضور
نے فرمایا اچھا۔ اور اسی وقت آپ نے مراقبہ کیا اور چند لمحے بعد اسکو سلسلہ
عالیہ صابریہ میں بیعت فرمایا۔

غلامان نے عرض کی کہ حضور کیا سلسلہ صابری کی بیعت بھی ہمارے
سلسلہ میں لینا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا ہم نے ابھی سرکار سیدنا مخدوم
الولیاء حضور صابر پاک سے اجازت لے کر اس کو داخل سلسلہ کیا ہے اب
سرکار صابر پاک کے نام کے بعد ہمارا نام سلسلہ صابریہ پڑھا جائے۔ اور
آپ نے شجرہ اس طرح طالب کو عطا فرمائی کہ خستہ کیا۔ فقیر نے اس سلسلہ
کونظم کر کے سرکار میں پڑھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اے مظہر تو رخدا ارحم لنا ارحمنا	یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم لنا ارحمنا
اے تاجدار حل اتی ارحم لنا ارحمنا	یا مرتضیٰ مشکل کشا ارحم لنا ارحمنا
اے پیر کامل پیران ما ارحم لنا ارحمنا	خواجہ حسن بصری وہم واحد فضیل با صفا
خواجہ امین الدین ما ارحم لنا ارحمنا	بہر ابراہیم او حم ہم شہ حذیفہ مرعشی
بہر محمد پیشو ما ارحم لنا ارحمنا	یا شہہ علوم شاد و بو الحق احمد متقدی
از بہر عثمان با حیا ارحم لنا ارحمنا	یا ناصر الدین خوش لقا سلطان مودود و شریف
از بہر قطب الاولیاء ارحم لنا ارحمنا	یا خواجہ کل خواجگان خواجہ معین الدین حسن
یا شاہ زہد الانبیاء ارحم لنا ارحمنا	خواجہ فرید الدین ولی محبوب حق گنج شکر
اے آفتاب اولیاء ارحم لنا ارحمنا	محمد صابر کلیری خواجہ علاء الدین سخنی
قطب زماں غوث الوری ارحم لنا ارحمنا	اے وارث دنیا و دیں اے آل ختم المرسلین
	اے وارث عالم پناہ مقصود کل اولیاء
	عنبر ہے بندہ آپ کا ارحم لنا ارحمنا

سلام بحضور حضرت مقصود شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

السلام اے نورِ حق نورِ نبی نورِ علیٰ السلام اے وارث عالم پناہ وارث علیٰ

السلام اے واقف رازِ خفی سرِ حبلی السلام اے حضرت مقصود شاہ کامل ولی

چند ضروری ہدایات

مریدِ کوشاخ کی تابع داری میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہئے۔

مریدِ کوشاخ کے احکام پر پوری مستعدی اور خلوص و محبت سے عمل کرنا چاہئے۔

مرید وہ ہے جو کہ خود کو شاخ کی ملک سمجھے۔

مرید وہ ہے کہ شاخ کو ہر وقت اپنے ساتھ تصور کرے اور شاخ کی مکمل صورت ہو جائے۔

مرید شاخ کی بارگاہ میں با ادب با احترام رہے۔

مرید شاخ کی کیفیات پر نظر نہ کرے بلکہ احکام شاخ پر عمل کرے۔

مرید کو شاخ کی محبت اپنے دل میں رکھنی فرض ہے۔

مرید کو چاہئے کہ نماز کی پابندی کر کے ہر وقت لا الہ الا اللہ قلب سے جاری

رکھے۔ اور ہر دس بار کے بعد محمد رسول اللہ ضرور کہے۔

مرید کو چاہئے کہ بحضور شیخ ہمیشہ نیچی نظر رکھے۔ اور جب شیخ کے چہرہ پر نظر پڑے درور شریف پڑھتے ہوئے نظر رکھے۔

صورتِ انس خدارا دیدہ ام

من خدا را آشکارا دیدہ ام

ہر مومن کا فرض ہے کہ ہر وقت اپنے ہر عمل کا جائزہ لے اور حق و باطل کا امتیاز کرے محبت سے دل کثافت دور ہو جاتی ہے۔

محبتِ حنکَر کو اسیر بناتی ہے۔

محبت ہی وحہ تحلیق کائنات ہے۔

محبت ہی انسان کو انسان کامل بناتی ہے۔

محبت است کہ کس رانہ دید آرام

و گرسہ کیست آسودگی نہی خواهد

قطعہ

وہ ملکے تو خبیط کی طاقت نہیں رہی جلوؤں نے اس مقام پر پہنچا دیا جہاں
ساحل پر آکے موج سلامت نہیں رہی مجھ کو تمیز وحدت و کثرت نہیں رہی

غزل

تجھی بتاں سے کی حرم میں روشنی ہم نے
بایں صورت بدلتا مزاق زندگی ہم نے
کسی صورت نہ پایا جب سکون دائی ہم نے
تو محجوراً بدلتا نظام زندگی ہم نے
تیرے ہوتے ہوئے جانِ دو عالمِ بزمِ امکاں میں
بڑی مجبوریوں سے ہائے کائی زندگی ہم نے
خیالِ شکوہ بے التقاطی بھی نہیں آیا
تمہاری یادِ کو جب سے بنایا زندگی ہم نے
دل اکثر سوزِ محرومی سے بہلاتے رہے عنبر
نے کی لیکن گوارا محسن کی بے پر دلگی ہم نے

غزل

جو تیری نظر مجھ سے براہم نہیں ہے زمانہ مخالف رہے غم نہیں ہے
 مجت کی چشم عتاب اللہ اللہ وہ براہم بھی ہے اور براہم نہیں ہے
 غم عشق نے رنگ بدلا ہے شاید سکوں کا وہ پہلا سا عالم نہیں ہے
 مزہ جب ہے خورشید کو جذب کرے جو کنوں سے کھلے وہ شب نہیں ہے
 تصور میں اکثر وہ آتے ہیں عنبر
 کرم انکا مجھ پر یہ کم نہیں ہے

قطعہ

ازل میں درحقیقت راز دار کن فکاں ہم تھے
 باندازِ گرتخلیقِ گل کے نقطہ داں ہم تھے
 ہماری اک توجہ سے ہوئی تخلیق دو عالم
 شریک کارواں ہو کر امید کارواں ہم تھے

غزل

ادراک سے بلند ہے وہم و مگاں سے دور لمبیں جو ایک راز ہے لفظ بیان سے دور
 ارض و فلک سے دور مکان و زماں سے دور پہنچا ہوں جستجو میں تیری لامکاں سے دور
 وہ ہر ادا سے ہیں میری ہستی میں جلوہ گر چاہے مکاں سے دور ہوں یا لامکاں سے دور
 یہ بھی ہے اک فریب تنگ طرہ نگاہ ورنہ سر نیاز اور اس آستاں سے دور
 اس طرز بندگی میں ہے دیوانگی کی شان سجدے تو کر رہا ہوں مگر آستاں سے دور
 شاید انہیں پہ ختم ہو رو داد آشیاں چمکیں تھیں بجلیاں جو بھی آشیاں سے دور
 ذوق طلب شعور طلب پر ہے منحصر
 عنبر وہیں سے پاس ہے منزل جہاں سے دور

رباعی

ایک جلوہ اسرارِ نہانی ہوں میں رازِ ہمہ گیری ہمہ دانی ہو میں
 مُجود ملائک ہوں ازل سے عنبر وہ حضرت آدمؑ کی نشانی ہوں میں

معزز قارئین کرام

اسلام و علیکم!

اللہ وحده لا شریک کا صد شکر و احسان ہے کہ جس نے ہمیں توفیق
بخشی کہ ہم اپنے رہبر و پیشوائی تحریر کردہ "خدا کا وجود گوہ مقصود" کی
اشاعت دوئم کے بعد ادب سلسلہ وارثیہ کے عظیم پیشوائی سیدی سرکار عالم پناہ
حضور وارث پاک اور انکے فقراء کی سیرت و حالات کے بارے میں ایک
معلوماتی نسخہ "وارث الاولیاء فی تذکرة الفقراء وارثیہ" کی اشاعت دوئم کی
طباعت سے سرفراز ہوئے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جن حضرات کا
خاص تعاون حاصل رہا ان میں سرفہرست جناب ڈاکٹر انعام الحق
وارثی (محبت منزل) اور جناب محمد عنایت وارثی (لانڈھی) کا خصوصی
ممنون و مشکور ہوں اور دعا اور خیر کا طلبگار ہوں۔

قارئین کرام! میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ اس
کتاب کی طباعت میں کوئی نقطہ کم ہونہ زیادہ۔ لیکن انسان خطاط سے محفوظ
نہیں۔

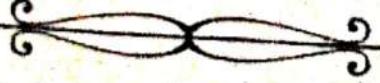
اگر کوئی کمی یا زیادتی ہو تو ناتجربہ کار سمجھ کر اصلاح فرمائیں گا۔

طالب دعا

سید صوفی عبدالماجد وارثی

صدر ٹرسٹ و ناظم خانقاہ

حضرت بابا خواجہ سید عنبر علی شاہ وارثی



اظہار تشکر

میں محمد ارشد عزیزی سلیمانی چشتی بہت مشکور ہوں جناب محترم
 سید عبد الماجد وارثی صاحب کا اور جناب ڈاکٹر انعام الحق وارثی (محبت
 منزل) کا اور محترم جناب عنایت وارثی بھائی کا کہ انہوں نے مجھے اس
 متبرک کتاب ”وارث الاولیاء فی تذکرة الفقراء“ کی اشاعت کا کام سر
 انجام دینے کا موقع فراہم کیا۔

گو کے وقت بہت ہی مختصر تھا۔ مگر یہ سوچتے ہوئے کہ جن بزرگ
 ہستی کی تحریر کردہ یہ کتاب ہے وہی اس کام کو سرانجام کروائیں گے۔ اور ایسا
 ہی ہوا۔ میری خوش نصیبی ہے کہ یہ کتاب حضور حضرت خواجہ سید عنبر علی شاہ وارثی
 اجمیریؒ کی ایک نادر و نایاب کتاب ہے۔ اور اس میں سیدی سرکار عالم پناہ
 حضور وارث پاکؒ اور اسی سلسلہ وارثیہ کے فقراء کی سیرت و حالات کے
 بارے میں گر انقدر معلومات خوبصورتی سے تحریر ہیں۔

قارئین کرام! میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب
 کی کپیوزنگ اور طباعت خوب سے خوب تر ہو۔ اللہ پاک ہماری اس کاوش کو
 بحق جملہ بزرگان دین قبول فرمائے۔ (آمین)

طابع
عزیز یہ پر نظر
کوئنگی

0311-1095366
a4arshad2001@gmail.com

رابطہ:

۲۹ فان
فیضان بخت و امانت
سلسلہ وارثتہ
ایفین کوپر پارک قادریہ

بیدم تھی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
خیر النساء حسین و حسن مصطفی علی

اشاعت دوم

وابستگان خانقاہ بابا حضرت خواجہ سید عزیز علی شاہ وارثی چشتی اجمیری
(مرت ۲۷۰)